عربی ادب کے سات منظوم شاہکار

السبع المعلقات

مع اردو ترجمہ و شرح

از

مولانا قاضی سجاد حسین

قدیمی کتب خانہ - مقابل آرام باغ - کراچی

عربی ادب کے سات منظوم شاہکار

السبع المعلقات

مع اردو ترجمہ وشرح

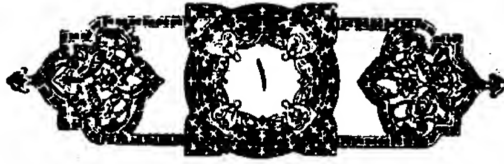
از

مولانا قاضی سجّاد حسینؒ

قدیمی کتب خانہ۔ مقابل آرام باغ۔ کراچی

المعلقات السبع





المعلقة الاولیٰ **لامرىء القيس بن حجر الكندي**

قال امرؤ القيس بن حجر بن عمرو الكِنْدي :

قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكرَى حَبِيبٍ ومَنزِلِ
بِسِقْطِ اللِّوَى بَينَ الدَّخولِ فحَوْمَلِ (۱)

فَتُوضِحَ فالمِقْراةِ ، لَمْ يَعْفُ رَسْمُها
لمَا نَسَجَتْها مِنْ جَنُوبٍ وشَمْأَلِ (۲)

تَرَى بَعَرَ الأرْآمِ في عَرَصاتِها وقِيعانِها كأنَّهُ حَبُّ فُلفُلِ (۳)

كأني غَداةَ البَيْنِ يومَ تحَمَّلوا لَدَى سَمُرَاتِ الحيِّ نَاقِفُ حَنْظَلِ (٤)

یہ معلقہ امرؤالقیس بن حجر بن عمرو کندی کا ہے۔

(۱) **ترجمہ** :۔ (اے دونوں دوستو!) ذرا ٹھہرو تاکہ ہم محبوبہ اور (اس کے اس) گھر کی یاد کرکے رولیں جو ریت کے ٹیلہ کے آخر پر مقامات دخول اور حومل ۔

(۲) **ترجمہ** :۔ اور توضح و مقراۃ کے درمیان واقع ہے جس کے نشانات اس وجہ سے نہیں مٹے کہ اس پر جنوبی اور شمالی ہوائیں (برابر) چلتی رہیں۔ **مطلب**۔ اگر بادِ جنوبی کچھ مٹی اڑاکر لے جاتی تھی تو بادِ شمالی پھر اس مٹی کو وہاں لاکر ڈال دیتی تھی۔ اس وجہ سے وہ آثار قائم رہے۔

(۳) **ترجمہ** :۔ سفید ہرنوں کی مینگنیاں اُس (مکان) کے میدانوں اور ہموار زمینوں میں تو ایسی (بڑی) دیکھے گا جیسے سیاہ مرچ کے دانے۔ **مطلب**۔ شاعر دیارِ محبوب کے اُجاڑ ہوجانے کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ معشوقہ کے کوچ کرجانے کی وجہ سے وہ مکانات وحشی جانوروں کا مسکن بن گئے ہیں۔ چنانچہ کسی جگہ وحشی جانوروں کی مینگنیوں کا پایا جانا اس کے ویران ہو جانے کی ظاہر دلیل ہے اور ارآم کی تخصیص اس لئے کی گئی کہ سفید ہرن بہ نسبت دوسرے جانوروں کے زیادہ ویرانہ میں رہتا ہے۔

(۴) یوم فراق کی صبح کو جب کہ وہ (معشوقہ کے ہمراہی) روانہ ہوئے تو گویا میں قبیلہ کے ببول کے درختوں کے نزدیک اندرائن توڑنے والا تھا۔ **مطلب** اس تشبیہ سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ فراق محبوبہ میں بے اختیار آنسو جاری تھے جیساکہ حنظل توڑنے والے کی آنکھ سے بے اختیار پانی جاری ہوجاتا ہے۔

وُقوفاً بها صَحْبي عَليَّ مَطِيَّهمْ ... يَقُولونَ: لا تَهلِكْ أسىً وتجمَّل (۱)

وإنَّ شِفائي عَبْرَةٌ مُهراقةٌ ... فهَلْ عِنْدَ رسمٍ دارسٍ منْ معوَّل (۲)

كدَأبكَ منْ أمِّ الحوَيرثِ قبْلَها ... وَجارَتِها أمِّ الرَّبابِ بمأسلِ (۳)

إذا قامَتا تضوَّعَ المسْكُ مِنْهُما ... نَسيمَ الصَّباجاءتْ بريَّا القرَنفُل (۴)

ففَاضتْ دُموعُ العَيْنِ مني صبابَةً ... على النَّحرِ حتى بلَّ دَمعِي مِحملي (۵)

ألا رُبَّ يومٍ لَكَ مِنْهُنَّ صالح ... ولا سيَّما يومٌ بدارَةِ جُلْجُل (۶)

ويومَ عقرْتُ للعَذارَى مَطِيَّتي ... فيَا عَجبًا مِنْ كورِها المتَحمَّل (۷)

(۱) (میں رورہا تھا) اور احباب میرے پاس اُن میدانوں میں اپنی سواریوں کو روکے ہوئے کہہ رہے تھے کہ (غم فراق سے) ہلاک نہ ہو اور صبرِ جمیل اختیار کر۔

(۲) (جواباً کہتا ہے کہ میں رونے سے کیسے باز آسکتا ہوں جب کہ) میری شفا (یہی) بہے ہوئے آنسو ہیں (پھر ذرا ہوش میں آکر کہتا ہے کہ) کیا (ان) مٹے ہوئے نشانوں کے پاس کوئی قابلِ اعتماد (فریادرس) ہے؟ (نہیں ہے تو رونا بھی بے سود ہے)۔

(۳) (تیری عادت عنیزہ کے عشق میں ٹھیک) اس عادت کے مانند ہے جو اس سے پہلے امّ الحویرث اور اس کی پڑوسن اُمّ رباب کے ساتھ (کوہ) ماسل میں تھی۔ مطلب۔ عشق کی ان پہلی داستانوں کو ذکر کرنے سے شاعر کا مقصد اپنے رنج کو ہلکا کرنا ہے۔

(۴) جب وہ دونوں (اُمّ حویرث اور اُمّ رباب مستانہ انداز سے) کھڑی ہوتی تھیں تو (اُن دونوں سے (مشک) (کی خوشبو) ایسی مہکتی تھی گویا بادِ صبا لونگ کی خوشبو لے آتی ہے۔

(۵) ترجمہ۔ پس عشق کی وجہ سے میری آنکھ کے آنسو بہاں تک سینہ پر بہے کہ میرے آنسوؤں نے میری (تلوار کے) پرتلہ کو تر کردیا۔ مطلب یہ ہے کہ دوستوں کی یاد میں اس قدر رویا کہ سیلِ اشک نے تلوار کے پرتلہ کو بھی تر کردیا۔

(۶) ترجمہ۔ سنو! بہت سے دن ان (حسین عورتوں) کی جانب سے بہت اچھے تھے خصوصاً وہ دن جو دارۃ جلجل میں گزرا۔ مطلب۔ شاعر چونکہ پہلے دردِ عشق کی داستان بیان کرچکا ہے اس لئے اب بمقتضائے "حکایت درد تا کجے" اپنے نفس سے خطاب کرتے ہوئے کچھ ایامِ گزشتہ کے عیش کا ذکر کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ اے امرؤ القیس! اگر تجھے ان دوستوں سے رنج وغم پہنچا تو کیا مضائقہ انہی سے بہت سی مرتبہ تو مسرت وصال بھی حاصل کرچکا ہے۔ خاص کر دارۃ جلجل میں وہ دن بہت کیف افزا گزرا۔

(۷) ترجمہ۔ اور (یہ وہ) دن تھا کہ جب میں نے دوشیزہ لڑکیوں کے لئے اپنی ناقہ ذبح کردی تھی تو اے لوگو! میری حیرت کو دیکھو جو اُس (ناقہ) کے (اُس) کجاوہ سے (پیدا ہوئی) جو (دوسرے ناقہ پر) لدا ہوا تھا۔ مطلب دارۃ جلجل میں امرء القیس نے جب اپنی ناقہ دوشیزہ عورتوں کے لئے ذبح کردی تو اس کا کجاوہ عورتوں کے ایک اُونٹ پر لادا گیا اور عنیزہ نے بمجبوری امرء القیس کو اپنی اونٹنی پر سوار کرلیا۔ آگے اُسی کا ذکر ہے۔

فظَلَّ العَذارَى يرتَمينَ بِلحمِها وشحمٍ كهُدَّابِ الدِّمَقسِ المُفَتَّلِ (۱)

ويومَ دَخلْتُ الخِدْرَ خِدرَ عُنيزةٍ
فقالتْ لكَ الوَيلاتُ إنكَ مُرجِلي (۲)

تَقولُ وَقدْ مالَ الغَبيطُ بِنا معاً
عقرتَ بَعيري يا امرأَ القيسِ فانزلِ (۳)

فقلتُ لها: سِيري وأرخي زِمامَهُ ولا تُبعِديني مِن جَناكِ المعَلَّلِ (۴)

فمِثلِكِ حُبلى قد طَرَقتُ ومُرضِعٍ فأَلهيتُها عنْ ذي تمائمَ مُحوِلِ (۵)

إذا ما بَكى مِن خَلفِها انصرَفتْ لهُ بشِقٍّ وتحتي شِقُّها لمْ يُحوَّلِ (۶)

(۱) ترجمہ۔ یعنی وہ دوشیزہ عورتیں اس کے گوشت اور اس چربی کو جو بٹے ہوئے ریشم کی جھالر کی طرح تھی۔ (بغایتِ سرور) آپس میں ایک دوسرے پر پھینکنے لگیں۔

(۲) ترجمہ۔ اور جس دن کہ میں ہودج میں یعنی عنیزہ کے ہودج میں داخل ہوا (وہ کیسا بھلا دن تھا) تو اس نے مجھ سے کہا تیرا بُرا ہو تو مجھے پیادہ پا کرنے والا ہے۔ مطلب میری ناقہ دو سواریوں کا بوجھ نہ برداشت کر سکے گی اور اسکی کمر زخمی ہو جائے گی تو مجبوراً پیدل چلنا پڑے گا۔

(۳) ترجمہ۔ درانحالیکہ ہودج ہم دونوں کو جھکا دے رہا تھا۔ وہ کہنے لگی اے امرؤ القیس! تو نے میرے اونٹ کی کمر لگا دی پس تو اُتر پڑ۔

(۴) ترجمہ۔ میں نے اس (عنیزہ) سے کہا کہ چلی چل اور اونٹ کی مہار کو ڈھیلی چھوڑ اور مجھ کو اپنے مکرر چنے ہوئے (یا مجھ کو بہلانے والے) میوہ سے دور نہ کر۔ مطلب یعنی جب عنیزہ نے مجھ کو اُتر جانے کے واسطے کہا تو میں نے التجا کی کہ ایسا نہ کر اور مجھ کو اپنے میوہ ہائے بوس و کنار سے لطف اندوز ہونے دے۔

(۵) ترجمہ۔ (معشوقہ کو غرورِ حسن سے باز رکھنے کے لئے کہتا ہے کہ حسن و جمال میں) تجھ جیسی بہت سی حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں ہیں جن کے پاس میں رات کے وقت گیا اور ان کو تعویذ والے یک سالہ بچہ سے غافل بنا دیا۔ مطلب۔ عنیزہ کے کنارہ کش ہونے پر اپنی بڑائی جتلاتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نے حاملہ اور مرضعہ تک کو جو جماع سے متنفر ہوتی ہیں اپنی طرف مائل کر لیا۔ عنیزہ کی حاملہ اور مرضعہ سے مثلیت حاملہ اور مرضعہ ہونے میں نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ بہت سی عورتیں جو خوبصورتی اور حسن و جمال میں عنیزہ کے مثل ہونے کے ساتھ ساتھ حاملہ اور مرضعہ بھی تھیں۔

(۶) ترجمہ۔ جب وہ (بچہ) اس کے پیچھے رونے لگتا تھا تو وہ اپنے ایک حصہ کو اس کی طرف پھیر دیتی تھی اور ایک حصہ میرے نیچے رہتا تھا جو نہیں پھیرا جاتا تھا۔ مطلب یعنی بدن کا بالائی حصہ دودھ پلانے کے لئے بچہ کی جانب پھیر لیتی تھی اور زیرین حصہ مجھ سے غایت اُلفت کی بنا پر نہیں ہٹاتی تھی۔

وَيَوْماً عَلَى ظَهْرِ الكَثِيبِ تَعَذَّرَتْ ··· عَلَيَّ وَآلَتْ حَلْفَةً لَمْ تَحَلَّلِ (١)

أَفَاطِمَ مَهْلاً بَعْضَ هَـذَا التَّدَلُّلِ ··· وَإِنْ كُنْتِ قَدْ أَزْمَعْتِ صَرْمِي فَأَجْمِلِي (٢)

أَغَرَّكِ مِنِّي أَنَّ حُبَّكِ قَاتِلِي ··· وَأَنَّكِ مَهْمَا تَأْمُرِي القَلْبَ يَفْعَلِ (٣)

وَإِنْ تَكُ قَدْ سَاءَتْكِ مِنِّي خَلِيقَةٌ ··· فَسُلِّي ثِيَابِي مِنْ ثِيَابِكِ تَنْسُلِ (٤)

وَمَا ذَرَفَتْ عَيْنَاكِ إِلَّا لِتَضْرِبِي ··· بِسَهْمَيْكِ فِي أَعْشَارِ قَلْبٍ مُقَتَّلِ (٥)

وَبَيْضَةِ خِدْرٍ لَا يُرَامُ خِبَاؤُهَا ··· تَمَتَّعْتُ مِنْ لَهْوٍ بِهَا غَيْرَ مُعْجَلِ (٦)

(۱) **ترجمہ**۔ اور ایک روز اس (معشوقہ) نے ایک ریت کے ٹیلے پر مجھ سے سختی کی اور (جُدائی کی) ایسی قسم کھائی جس میں کوئی استثناء نہ تھا۔ **مطلب**۔ عنیزہ کے اس وقت سختی کرنے پر شاعر کو اس کی وہ پُرانی سختی بھی یاد آگئی جو کسی ٹیلہ پر اس کے ساتھ کی تھی۔ قسم غیر محلّل کے معنی یہ ہیں کہ وہ قطعی قسم تھی جس میں انشاء اللہ وغیرہ نہیں کہا گیا تھا اور جس سے گریز کی کوئی شکل نہ تھی۔

(۲) **ترجمہ**۔ اے فاطمہ! اس ناز و انداز کو ذرا چھوڑ اور اگر تو نے مجھ سے قطع تعلق کا پختہ ارادہ کر لیا ہے تو بھلمنسی کے ساتھ کر۔ **مطلب**۔ یعنی اگر مجھ سے تعلق رکھنا ہے تو ناز و انداز میں کمی کر ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے اور اگر قطع تعلق ہی کرنا مقصود ہے تو وہ بھی بھلائی کے ساتھ ہونا چاہیئے۔

(۳) **ترجمہ**۔ یقیناً میری جانب سے تجھ کو یہ گھمنڈ ہو گیا ہے کہ تیری محبت مجھے قتل کئے دیتی ہے اور یہ کہ جو کچھ تو میرے دل کو حکم دے گی وہ (ضرور) کرے گا۔ **مطلب**۔ چونکہ تجھ کو میری مجبوریٔ عشق کا پوری طرح احساس ہو گیا ہے اس لئے تو نے اور زیادہ ستانا شروع کر دیا ہے۔

(۴) **ترجمہ**۔ اور اگر میری کوئی عادت تجھ کو بُری معلوم ہوتی ہے تو اپنے کپڑوں (یا اپنے دل) کو میرے کپڑوں (یا میرے دل) سے کھینچ لے تاکہ جدا ہو جائے۔ **مطلب**۔ ثیاب سے جامہ اور قلب دونوں مراد ہو سکتے ہیں جیسا کہ عنترہ نے اس شعر میں ثیاب سے دل مراد لیا ہے۔ ؎

فشککت بالرمح الاصم ثیابہ ٭ لیس الکریم علی القنا بمحرم

خلاصہ یہ کہ میں ہر حال میں تیرا مطیع ہوں اگر تو جدائی پسند کرتی ہے تو میں بھی راضی ہوں اگرچہ وہ میرے لئے ہلاکت کا سبب ہے۔

مصرع:۔ سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے۔

(۵) **ترجمہ**۔ تیری دونوں آنکھیں اشکبار نہیں ہوتیں مگر صرف اس لئے کہ تو اپنی دونوں (نگاہوں کے) تیروں کو (میرے) شکستہ دل کے ٹکڑوں میں مارے۔ (ترجمہ ثانی) تیری دونوں آنکھوں نے صرف اس لئے آنسو بہائے تاکہ تو اپنے دونوں تیروں (معلیٰ اور رقیب) کو میرے دل زار کے دسوں حصّوں پر مار کر (مجموعۃً) دل کی مالک بن جائے۔

(٦) **ترجمہ**۔ اور بہت سی (ایسی) پردہ نشین عورتیں ہیں جن کے خیمہ کا (بھی) قصد نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے بہت دیر ان کی دل لگی سے فائدہ اٹھایا۔ (بیضۂ خدر سے حسین عورتیں مراد ہیں)۔

تجاوزتُ أحراساً إليها ومَعْشراً — عليَّ حِراصاً لو يُسِرُّونَ مقتَلي (١)

إذا ما الثريّا في السماء تعرّضتْ — تعرُّضَ أثناءِ الوشاحِ المُفصَّلِ (٢)

فجئتُ وقدْ نضتْ لِنوْمٍ ثيابَها — لَدى السِّترِ إلا لِبسةَ المُتفضِّلِ (٣)

فقالتْ : يمينُ اللهِ مَالكَ حيلةٌ — ومَا إنْ أرى عنكَ الغوايةَ تنجَلي (٤)

خرجتُ بها أمشي تجرُّ وراءَنا — على أثرينا ذَيلَ مِرْطٍ مُرحَّلِ (٥)

فلما أجزْنا ساحةَ الحيِّ وانتحَى — بنا بطنُ خبتٍ ذي حقافٍ عقنقَلِ (٦)

(۱) ترجمہ۔ ایسے نگہبانوں اور قبیلہ سے بچ کر اس تک جا پہنچا جو میرے متعلّق اس کے خواہشمند تھے کہ کاش وہ پوشیدہ طور سے مجھ کو قتل کر ڈالیں۔ **مطلب**۔ پوشیدہ طور سے قتل کی تمنّا اس وجہ سے کرتے تھے کہ یہ شہزادہ تھا جس کو علی الاعلان نہیں قتل کیا جا سکتا تھا۔

(۲) ترجمہ۔ (میں اس کے پاس ایسے وقت پہنچا) جب کہ ثریّا کے کنارے آسمان پر اس طرح ظاہر ہو گئے تھے جیسے کہ (تھوڑے تھوڑے) فصل سے پروئے ہوئے موتیوں کے ہار کے کنارے۔ **مطلب**۔ وشاحِ مفصّل سے وہ ہار مراد ہے جس میں آبدار موتیوں کے درمیان سیاہ پوتھ کے دانے پرو دیئے گئے ہوں۔ ثریّا کی تشبیہ ایسے ہار سے نہایت لطیف ہے کیونکہ ان چھوٹے چھوٹے ستاروں کے درمیان تاریکی حائل ہوتی ہے۔

(۳) ترجمہ۔ میں اس کے پاس ایسے وقت میں پہنچا جب کہ وہ چلمن کے پاس جامۂ خواب کے علاوہ سونے کے لئے اپنے (سب) کپڑے نکال چکی تھی۔ **مطلب**۔ وہ چلمن کے پاس میرے انتظار میں تھی اور کپڑے محض اہلِ قبیلہ کو یہ جتانے کے واسطے اُتار دیئے تھے کہ سونے کا ارادہ کر رہی ہے۔

(۴) ترجمہ۔ (جب میں اس کے پاس پہنچا) تو وہ بولی خدا کی قسم تیرے لئے اب کوئی عذر نہیں اور میں نہیں خیال کرتی کہ تجھ سے یہ (عشق کی) گمراہی زائل ہو جائیگی۔ **مطلب** "مالکَ حیلۃٌ" کا ایک یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ اب میرے پاس تجھے ٹلانے کا کوئی حیلہ اور بہانہ نہیں ہے۔ اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اگر تو اس وقت یہاں گرفتار ہو گیا اور اہلِ قبیلہ جاگ اُٹھے تو اپنے یہاں آنے کا (یا بچنے کا) کوئی حیلہ و تدبیر نہیں کر سکے گا۔ یہ شعر شاعر کے بہترین اشعار میں سے سمجھا گیا ہے اس قصیدہ میں بھی اس کی نظیر نہیں۔

(۵) ترجمہ۔ میں اس کو ایسے حال میں لے کر نکلا کہ وہ چل رہی تھی اور ہم دونوں کے نشاناتِ (قدم) پر ہمارے پیچھے منقّش چادر کے دامن کو کھینچ رہی تھی۔ **مطلب**۔ وہ اپنی چادر کے پلّوں کو زمین پر کھینچتی ہوئی چل رہی تھی تاکہ کوئی ہمارے پیروں کے نشانات سے پتہ نہ لگا لے اس لئے کہ عرب علمِ قیافہ میں کمال رکھتے تھے۔

(۶) ترجمہ۔ پس جب ہم قوم کی آبادی سے نکل گئے اور ایک وسیع ریگستان کے درمیان میں جو ٹیلوں والا تھا پہنچے۔ (لمّا کا جواب اگلے شعر میں ہے)۔

هَصَرْتُ بِفَوْدَيْ رَأْسِهَا فَتَمَايَلَتْ — عَلَيَّ هَضِيمَ الكَشْحِ رَيَّا المُخَلْخَلِ (۱)

مُهَفْهَفَةٌ بَيْضَاءُ غَيْرُ مُفَاضَةٍ — تَرَائِبُهَا مَصْقُولَةٌ كَالسَّجَنْجَلِ (۲)

كَبِكْرِ المُقَانَاةِ البَيَاضِ بِصُفْرَةٍ — غَذَاهَا نَمِيرُ المَاءِ غَيْرُ المُحَلَّلِ (۳)

تَصُدُّ وَتُبْدِي عَنْ أَسِيلٍ وَتَتَّقِي — بِنَاظِرَةٍ مِنْ وَحْشِ وَجْرَةَ مُطْفِلِ (۴)

وَجِيدٍ كَجِيدِ الرِّئْمِ لَيْسَ بِفَاحِشٍ — إِذَا هِيَ نَصَّتْهُ وَلَا بِمُعَطَّلِ (۵)

(۱) **ترجمہ**۔ تو میں نے اس کی دو زلفوں کے ذریعہ (اس کو اپنی طرف) جھکایا۔ چنانچہ وہ باریک کمر، گداز پنڈلی والی (معشوقہ) میری طرف جھک آئی۔ **مطلب** میں نے اس کو اپنی طرف کھینچا وہ بلا عذر میری طرف کھیچ آئی۔ باریک کمر اور گداز پنڈلی ہونا معشوقہ کی بہترین خوبیوں میں سے ہے۔

(۲) **ترجمہ**۔ وہ معشوقہ نازک کمر، خوبرو، کسے ہوئے بدن کی ہے۔ اس کا سینہ آئینہ کی طرح درخشاں ہے۔ **مطلب** معشوقہ کے واسطے لوازم حسن ثابت کرتا ہے اور ترائب کو بلفظ جمع لانے سے مقصود سینہ کی وسعت کی طرف اشارہ کرنا ہے۔

(۳) **ترجمہ**۔ (وہ محبوبہ) اس موتی کی طرح ہے جس میں زردی اور سفیدی ملی ہوئی ہو جس کو (ایسے) صاف پانی نے سیراب کیا ہو جس پر لوگ نہ اترے ہوں۔ **مطلب**۔ چونکہ عورتوں میں سفید رنگ جو زردی کی طرف مائل ہو زیادہ پسند ہے اس وجہ سے محبوبہ کو ایسے موتی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ نمیر الماء غیر محلل کی تخصیص اس بنا پر ہے کہ رنگ کی خوبی میں صاف پانی کو بہت زیادہ دخل ہے اگر گدلا پانی پیا جائے تو رنگ نہیں نکھرتا۔ شعر کے دوسرے معنے بھی بیان کئے گئے ہیں، جس کی طرف عربی کے حل میں اشارہ کر دیا گیا ہے۔

(۴) **ترجمہ**۔ وہ اعراض کرتی ہے اور ایک دراز رخسار ظاہر کرتی ہے اور مقام وجرہ کے بچہ والے وحشی (ہرن) کی آنکھ کے ذریعہ بچتی ہے۔ **مطلب**۔ جب وہ ہم سے روگردانی کرتی ہے تو اس کا ایک حسین دراز رخسار ہمارے سامنے ہوتا ہے۔ لیکن اپنی مست نگاہوں کے ذریعہ ہمیں محو حیرت بنا کر اپنے دیدار سے محروم کر دیتی ہے۔ معشوقہ کی چشم مست کو وجرہ کے وحشی ہرن کی آنکھ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ وجرہ کے ہرن عموماً زیادہ حسین ہوتے ہیں۔ اور پھر جب کہ ہرن بچہ والا ہو اور اپنے بچہ کو دیکھے تو اس کی آنکھ میں ایک خاص کیف محسوس ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے شاعر نے ان قیودات کا اضافہ کیا ہے۔ اسی مضمون کو ایک اردو کے شاعر نے ادا کیا ہے جس سے اس شعر کے سمجھنے میں زیادہ سہولت ہوگی ؎

او نشیلی آنکھ والے تیری آنکھیں دیکھ کر
خود بتا دے اس بھری محفل میں کس کو ہوش ہے

(۵) **ترجمہ**۔ اور ایک ایسی گردن (کو ظاہر کرتی ہے) جو گردن آہو کی مثل ہے جب کہ وہ اس کو بلند کرے تو لمبی (بے ڈول) اور بے زیور نہیں ہے۔ **مطلب**۔ ہرن کی گردن کے ساتھ تشبیہ دینے سے جو شبہ پیدا ہوتا تھا اس کو "لیس بفاحش" اور "لا بمعطل" کے ذریعہ سے دور کر دیا۔ یعنی محبوبہ کی گردن مناسب درازی اور زیور سے مزین ہے۔

وَفرعٍ يزينُ المتنَ أسودَ فاحمٍ
أثيثٍ كقِنو النَّخلةِ المُتعَثكِلِ [۱]

غَدائرُهُ مُستَشزِراتٌ الى العُلاَ
تَضِلُّ العقاصُ في مُثَنًّى ومُرسَلِ [۲]

وكشحٍ لطيفٍ كالجديلِ مُخصَّرٍ
وساقٍ كأنبوبِ السّقيِّ المذلَّلِ [۳]

وتُضحي فَتيتُ المسْك فوْق فراشِها
نَئومُ الضُّحى لمْ تنتَطِقْ عن تَفَضُّلِ [٤]

وَتعطو برَخصٍ غيرِ شَثنٍ كأنهُ
أساريعُ ظَبْيٍ أو مَساويكُ إسحِلِ [۵]

(۱) ترجمہ۔ اور ایسے بال (دکھاتی ہے) جو کمر کو زینت دیتے ہیں سخت سیاہ ہیں۔ اتنے گھنے ہیں جیسے پھلدار کھجور کا خوشہ۔ مطلب۔ محبوبہ کے بالوں کی درازی، سیاہی، اور کثرت کو بیان کیا ہے۔ بالوں میں یہ تین صفتیں نہایت حسن افزا ہوتی ہیں۔

(۲) ترجمہ۔ اس (محبوبہ) کی مینڈھیاں اوپر کو چڑھی ہوتی ہیں۔ جوڑا گندھے ہوئے اور چھوٹے ہوئے بالوں میں غائب ہو جاتا ہے۔ مطلب۔ عورتیں عموماً بالوں کو تین حصّوں میں منقسم کرتی ہیں۔ سر کے اگلے چھوٹے چھوٹے بالوں کو بٹ لیتی ہیں جن کو غدائر کہا جاتا ہے اور سر کے اگلے لمبے بال مُرسَل کہلاتے ہیں۔ پچھلے بڑے بڑے بالوں کا جوڑا باندھا جاتا ہے جس کو عقیصہ کہتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ سر کے اگلے بال گندھے اور بلا گندھے اس قدر کثرت سے ہیں کہ جب محبوبہ اُن کو سر کے پچھلے حصّہ پر ڈالتی ہے تو جوڑا غائب ہو جاتا ہے۔

(۳) ترجمہ۔ اور ایسی نازک کمر جو مہارِ (شتر) کی طرح ہے اور پنڈلی جو نرم اور تر بانسی کی پوری کی طرح ہے (دکھاتی ہے)۔ مطلب۔ محبوبہ کی کمر کو مہارِ شتر اور پنڈلی کو سبز و شاداب نَے کے سے تشبیہ دی جو عرب کے ذوق کے موافق نہایت خوب ہے۔

(۴) ترجمہ۔ وہ (سوتے سوتے) دن چڑھا دیتی ہے درآنحالیکہ مُشک کے ٹکڑے اس کے بستر پر پڑے ہوتے ہیں۔ چاشت کے وقت تک خوب سونے والی ہے اور اس نے (کام دھندے کیلئے) معمولی کپڑے پہننے کے بعد پٹکا نہیں باندھا۔ مطلب۔ زیادہ دیر تک سوتے رہنا یہ بھی ایک ریاست کی شان ہے۔ مُشک کے ریزوں کا بستر پر ہونا ناز و نعمت میں زندگی گزارنے کی علامت ہے۔ اور آخری مصرعہ میں بھی اسی کا اثبات مقصود ہے کیونکہ میلے لباس پر پٹکا خدام باندھتے ہیں نہ کہ مخدوم۔

(۵) ترجمہ۔ وہ ایسی نرم و نازک (انگلیوں) سے (چیزیں) پکڑتی ہے گویا کہ وہ (انگلیاں) (مقامِ) ظبی کے کینچوے یا اسحل (درخت) کی مسواکیں ہیں۔ مطلب انگلیوں کو مقامِ ظبی کے کینچوؤں سے تشبیہ دی جن کے سر سُرخ اور بقیہ جسم سفید ہوتا ہے۔ اور اسحل کی مسواکوں کو بھی نعومت و نرمی میں اُن کا مشبّہ بہ قرار دیا۔

تضيءُ الظَّلامَ بالعِشاءِ كأنّها   منارةُ مُمسَى راهبٍ مُتَبَتِّلِ (١)

إلى مثلِها يرنو الحليمُ صبابةً   إذا ما اسبكرّتْ بين دِرعٍ ومِجوَلِ (٢)

تسلّتْ عماياتُ الرجالِ عن الصِّبا   وليس فؤادي عن هواكِ بمنسلِ (٣)

ألا رُبَّ خصمٍ فيكِ ألوى رددتُهُ   نصيحٍ على تعذالِهِ غيرِ مؤتلِ (٤)

وليلٍ كموجِ البحرِ مُرخٍ سدولَهُ   عليَّ بأنواعِ الهمومِ ليبتلي (٥)

فقلتُ لهُ لمّا تمطّى بصُلبِهِ   وأردفَ أعجازاً وناءَ بكلكلِ (٦)

(١) **ترجمہ** - (حسین چہرہ کے ذریعہ) شام کے وقت تاریکی کو روشن کردیتی ہے گویا کہ وہ تارک الدّنیا راہب کا شام کا چراغ ہے۔ **مطلب**۔ راہب لوگ رات کے وقت کسی بلند جگہ پر آگ روشن کردیتے تھے تاکہ گم گشتہ راہ مسافروں کی رہنمائی ہو۔

(٢) **ترجمہ** - اس جیسی محبوبہ کی طرف بُردبار (انسان بھی) عشق کی وجہ سے نظر جما کر دیکھتا ہے جب کہ وہ قمیص پہننے والی (عورتوں) اور کُرتی پہننے والی (بچیوں) کے درمیان کھڑی ہو۔ **مطلب** - محبوبہ کا حُسن و جمال اتنا تقوٰی شکن ہے کہ عقلمند سے عقلمند انسان بھی اس کو دیکھ کر محو تماشا ہو جاتا ہے۔ ثانی مصرعہ کی غرض یہ ہے کہ محبوبہ کا سن موزوں و متوسط ہے، نہ کامل السّن عورتوں کی صف میں داخل ہے اور نہ نابالغ بچیوں کی بلکہ اس کی اُبھرتی جوانی ہے۔ اسی مضمون کو ایک ہندی شاعر بیان کرتا ہے ؎

کون رکھتا ہے بھلا ایسا جگر دیکھیں تو
یار ہو سامنے دیکھے نہ اِدھر دیکھیں تو؛

(٣) **ترجمہ** - لوگوں کی نوخیز عمر کی (عاشقانہ) گمراہیاں زائل ہوگئیں (مگر اے محبوبہ!) میرا دل تیری محبّت سے جُدا ہونے والا نہیں ؎

مر کر بھی ہمارا دلِ بے تاب نہ ٹھہرا
کشتہ بھی ہُوا تِس پہ یہ سیماب نہ ٹھہرا؛

(٤) **ترجمہ** - سُن! تیرے (عشق کے) معاملہ میں بہت سے مخالف سخت جھگڑالو اپنی ملامت گری میں خیر خواہ (بننے والے) اور کوتاہی نہ کرنے والے (ایسے ہیں کہ) میں نے ان کو (ناکام) واپس لوٹا دیا (اور ان کی ایک نہ سُنی)۔ **مطلب** اپنے عشق کا استحکام جتا کر محبوبہ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتا ہے۔

(٥) **ترجمہ** - اور بہت سی موجِ دریا کی طرح (خوفناک) راتیں ہیں جنھوں نے اپنے پردے طرح طرح کے غموں سمیت میرے اُوپر چھوڑ دیئے تاکہ (وہ مجھے) آزمائیں۔

(٦) **ترجمہ** - تو میں نے اس (رات) سے اس وقت کہا جب کہ اس نے اپنی کمر دراز کی اور سُرین پیچھے کو نکالے اور سینہ کو اُبھارا (قُلتُ کا مقولہ اگلے شعر میں ہے)۔ **مطلب** شبِ ہجراں کی درازی کو بیان کرتا ہے۔ رات کو حیوان قرار دے کر جو حیوان کے جسم کی کیفیت انگڑائی لیتے وقت ہوتی ہے رات کے لئے ثابت کی۔ کیونکہ انگڑائی لیتے وقت حیوان کے جسم میں کھچاؤ اور لمبائی بہت زیادہ پیدا ہو جاتی ہے۔

أَلاَ أَيها اللَّيْلُ الطَّوِيلُ أَلاَ انجلي
بِصُبْحٍ وَما الإِصْبَاحُ مِنْكَ بأَمْثَلِ (۱)

فَيا لَكَ مِنْ لَيْـلٍ كَأنَّ نُجُومَهُ
بِأَمْراسِ كَتَّانٍ إِلى صُمٍّ جَنْدَلِ (۲)

وَقِرْبةِ أَقْوامٍ جَعَلْتُ عِصَامَها
عَلى كاهِلٍ مِني ذَلُولٍ مُرَحَّلِ (۳)

وَوَادٍ كجَوْفِ العِيرِ قفرٍ قَطَعْتُهُ
بهِ الذِّئبُ يَعْوي كالخليعِ المُعَيَّلِ (٤)

فقُلْتُ لهُ لمَّا عوَى: إنَّ شَأنَنـــا
قَليلُ الغِنَى إنْ كُنتَ لمَّـــا تَموَّلِ (٥)

(۱) ترجمہ (میں نے اس شبِ درازِ ہجر کی شب سے کہا اے (ہجر کی) شبِ دراز صبح بن کر روشن ہو جا (پھر ہوش میں آکر کہتا ہے) اور صبح بھی تجھ سے کچھ بہتر نہیں ہے۔ **مطلب**۔ غیر ذوی العقول سے خطاب کرنا عاشق کی انتہائی مدہوشی پر دال ہے۔ ابتداءً رات سے صبح بن جانے کی فرمائش کرتا ہے۔ پھر کہتا ہے کہ میرے لئے تو صبح بھی شبِ ہجراں ہی کی طرح ہے۔ وہی مصائبِ شبینہ دن کو بھی موجود ہیں ؎

جسے نصیب ہو روزِ سیاہ میرا سا
وہ شخص دن نہ کہے رات کو تو کیونکر ہو

(۲) ترجمہ۔ اے رات تجھ پر تعجب ہے۔ گویا کہ اس کے ستارے نشر کے رسّوں کے ذریعہ ٹھوس پتھروں سے باندھ دیئے گئے ہیں۔ **مطلب**۔ یعنی ستارے اپنی جگہ سے نہیں ٹلتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ رسّی سے بندھے کھڑے ہیں۔ اسی وجہ سے رات دراز ہے۔ صبح ہونے میں نہیں آتی۔

(۳) ترجمہ۔ قوموں کے بہت سے ایسے مشکیزے ہیں جن کی جُوتی کو میں نے اپنے مطیع اور بارکش کاندھے پر اُٹھایا ہے۔ **مطلب**۔ شاعر اپنے خادم القوم ہونے پر فخر کرتا ہے۔ کیونکہ قوم کا خادم ہی قوم کا سردار ہوتا ہے۔ (سَیِّدُ القومِ خادِمُہم)۔

(۴) ترجمہ۔ میں نے بہت سے ایسے جنگلوں کو (سفر میں) قطع کیا جو گدھے کے پیٹ کی طرح یا حمار بن مویلع کے جنگل کی طرح خالی تھے۔ اُن میں بھیڑیا ہارے ہوئے کثیر العیال جُواری کی طرح رو رہا تھا۔ (اپنی جفاکشی کی تعریف کرتا ہے)۔

(۵) ترجمہ۔ جب وہ بھیڑیا چلّایا تو میں نے اس سے کہا ہم دونوں کی شانِ بے مائگی ہے بشرطیکہ تو (اب تک کبھی) تو انگر نہ ہوا ہو (بھیڑیئے کے چلّانے کو کم مائگی پر محمول کر کے اپنی بے مائگی دکھلا کر اس کو دلاسا دیتا ہے)۔

كِلاَنا إذَا مَا نالَ شَيْئاً أفاتهُ
ومنْ يَحْتَرِثْ حَرثي وحَرثكَ يُهْزَلِ (١)

وَقدْ أغْتَدِي والطَّيْرُ في وُكُنَاتِهَا
بِمُنجَردٍ قَيْدِ الأوابِدِ هَيْكَلِ (٢)

مِكَرٍّ مِفَرٍّ مُقْبلٍ مُدْبِرٍ مَعاً
كجُلْمُودِ صَخْرٍ حطَّهُ السَّيْلُ مِنْ عَلِ (٣)

كُمَيْتٍ يَزِلُّ اللِّبْدُ عن حالِ مَتْنِهِ
كمَا زَلَّتِ الصَّفْواءُ بالْمُتَنَزَّلِ (٤)

عَلى الذَّبلِ جَيَّاشٍ كأنَّ اهتِزامهُ
إذاجاشَ فِيهِ حَمْيُهُ غَلْيُ مِرْجَلِ (٥)

(۱) ترجمہ۔ ہم دونوں میں سے جب کسی کے کوئی چیز ہاتھ لگتی ہے تو وہ کھو بیٹھتا ہے جو شخص میری سی اور تیری سی کمائی کرے گا (ضرور) لاغر ہو جائے گا۔ **مطلب**۔ میں اور تو یکساں آزاد منش ہیں جہاں کچھ حاصل ہوا خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اس لئے ایسے آزاد لوگوں کو افلاس سے دوچار ہونا پڑے گا۔

قرار در کفِ آزادگاں نگیرد مال ؛ نہ صبر در دلِ عاشق نہ آب در غربال

(۲) ترجمہ۔ میں اتنے سویرے اٹھ کر کہ پرندے اس وقت اپنے گھونسلوں میں ہوتے ہیں ایک ایسے کم بال والے گھوڑے کو لے کر سفر کرتا ہوں جو وحشی جانوروں کی قید اور نہایت قوی ہے۔

(۳) ترجمہ۔ بیک وقت بڑا حملہ آور۔ تیزی سے پیچھے ہٹنے والا۔ آگے بڑھنے والا۔ پُشت پھیرنے والا ہے اس پتھر کی طرح جس کو سیلاب (کے بہاؤ) نے اوپر سے گرایا ہو۔ **مطلب** نہایت تیز و چالاک گھوڑا ہے۔ اس قدر پھرتی سے ضرورت کے وقت آگے پیچھے ہٹتا بڑھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ صفاتِ متضادہ ایک ہی وقت میں اس میں پائی جاتی ہیں۔ اس قدر تیزی سے دوڑتا ہے جیسے سَیل کے دباؤ سے پتھر اوپر سے نیچے گرتا ہے۔

(۴) ترجمہ۔ کمیت (رنگ کا) اور ایسی چکنی کمر والا ہے کہ نمدہ کو کمر سے اس طرح پھسلا دیتا ہے جیسے چکنا سخت پتھر بارش کو۔ **مطلب**۔ چونکہ اس کی پُشت نہایت پُر گوشت اور چکنی ہے اس لئے نمدہ اس پر نہیں جمتا۔ کمر کا ان صفات سے متصف ہونا گھوڑے کی قوت پر دال ہے۔

(۵) ترجمہ۔ باوجود چھریرے پن کے نہایت گرم رَو ہے جب اس میں اس کی گرمی (رفتار) جوش مارتی ہے تو اس کی آواز ہانڈی کے اُبال کی طرح (سُنائی دیتی) ہے۔ **مطلب** گھوڑے کے گرم (رفتار) ہو جانے پر جو کیفیت آواز پیدا ہوتی ہے اس کو ہانڈی کے جوش سے تشبیہ دی جو نہایت مناسب ہے۔

مِسَحٍّ اذا ما السّابحاتُ عَلى الوَنى
أثرنَ الغُبارَ بالكَديدِ المُركَّلِ (۱)

يزِلُّ الغُلامُ الخِفُّ عنْ صهواتِـهِ
وَيُلوي بِأثوابِ العَنيفِ المُثقَّلِ (۲)

دَريرٍ كخُذرُوفِ الوَليدِ أمَرَّه   تتَابُعُ كفَّيْهِ بخيطٍ مُوَصَّلِ (۳)

لهُ أيطَلاَ ظَبيٍ وَساقَا نَعـــامةٍ
وَإرخاءُ سِرحانٍ وَتقْريبُ تَتفُلِ (٤)

ضَليعٍ إذا استَدبرتَهُ سَدَّ فرجَهُ
بضافٍ فُوَيقَ الأرضِ ليسَ باعزَلِ (٥)

كأنَّ على المَتنَينِ مِنهُ إذا انتَحى
مدَاكَ عرُوسٍ أوْ صَلاَيةَ حَنظَلِ (٦)

(۱) ترجمہ۔ جب تیزرو گھوڑیاں تھکن کی وجہ سے سخت روندی ہوئی زمین میں غبار اُڑانے لگیں (تب بھی وہ) بارانِ رفتار ہے۔ (یعنی پے در پے) مختلف چالیں دکھاتا ہے)۔

(۲) ترجمہ۔ سُبک تن لڑکے کو اپنی کمر سے پھسلا دیتا ہے اور بھاری کرڈیل سوار کے کپڑے پھینک دیتا ہے۔ **مطلب** اس قدر تیز رَو ہے کہ نا تجربہ کار تو اس کی پُشت پر جم ہی نہیں سکتا۔ اور تجربہ کار شہسوار کو بھی کپڑے سنبھالنے اور سمیٹنے کی مہلت نہیں دیتا۔

(۳) ترجمہ۔ اس قدر تیز (کاٹے کاٹا) ہے جیسے بچے کی پھرکی۔ جس کو اس بچّہ کی پے در پے ہاتھوں کی حرکت نے بٹے ہوئے دھاگے کے ذریعہ گھمایا ہو۔ **مطلب**۔ گھوڑے کو سرعتِ رفتار میں پھرکی سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۴) ترجمہ۔ اس کی کوکھیں ہرن کی سی ہیں اور پنڈلیاں شُترمُرغ کی سی۔ بھیڑیئے کا سا دوڑنا ہے اور لومڑی کے بچّہ کا سا پویا۔ **مطلب**۔ گھوڑے کی کوکھوں کو ہرن کی کوکھوں سے اور پنڈلیوں کو شُترمُرغ کی پنڈلیوں سے اور بھاگنے کو بھیڑیئے کی دَوڑ سے اور پویا چلنے کو لومڑی کے بچّہ کے پویا سے تشبیہ دی ہے۔ غرض ایک شعر میں چار تشبیہیں جمع کر دی ہیں۔

(۵) ترجمہ۔ (وہ گھوڑا) چوڑے سینہ والا ہے۔ جب تم اسے پیچھے سے دیکھو تو وہ اپنی ٹانگوں کی درمیان کی کُشادگی کو ایسی دُم سے پُر کر دیتا ہے جو گھنی اور زمین سے تھوڑی اونچی ہے (اور وہ) کج دُم نہیں ہے۔ **مطلب** سینہ کی کُشادگی، اور دُم کے گھنے اور طویل ہونے کو بیان کرتا ہے۔ یہ دونوں باتیں گھوڑے میں بہت زیادہ پسند کی گئی ہیں۔

(٦) ترجمہ۔ جب وہ گھر کے پاس کھڑا ہوا ہوتا ہے۔ تو اس کی کمر دُلہن کی خوشبو پیسنے کے پتھر یا حنظل توڑنے کی سِل (کی طرح معلوم ہوتی) ہے۔ **مطلب**۔ گھوڑے کی پُشت کو مضبوطی، چوڑائی اور چکناہٹ میں اس سِل سے جس پر دُلہن کے لئے خوشبوئیں پیسی جاتی ہیں، یا اُس چوڑی سِل سے جس پر اندرائن توڑا جائے تشبیہ دی ہے۔

كأنّ دماءَ الهادياتِ بنحرِهِ — عصارةُ حنّاءٍ بشيبٍ مُرجّلِ (۱)

فعنّ لنا سربٌ كأنّ نعاجَهُ — عذارى دوارٍ في مُلاءٍ مُذيّلِ (۲)

فأدبرنَ كالجزعِ المُفصّلِ بينَهُ — بجيدٍ مُعمٍّ في العشيرةِ مُخولِ (۳)

فألحقنا بالهادياتِ ودونَهُ — جواحرُها في صرّةٍ لم تزيّلِ (۴)

فعادى عداءً بينَ ثورٍ ونعجةٍ — دراكاً ولم ينضحْ بماءٍ فيُغسلِ (۵)

فظلّ طُهاةُ اللحمِ من بينِ مُنضجٍ
صفيفَ شواءٍ أو قديرٍ مُعجّلِ (۶)

(۱) **ترجمہ**۔ (گلّے کے) اگلے وحشی جانوروں کا خون جو اس کے سینہ پر لگ گیا ہے کنگھی کئے ہوئے سفید بالوں میں مہندی کے عرق کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ **مطلب**۔ یعنی گھوڑا اتنا تیز رو ہے کہ جب گاوانِ وحشی کے گلہ پر اس کو چھوڑا جاتا ہے تو سب سے اگلے جانوروں سے جا ملتا ہے۔ اور شکار کرتے وقت اُن جانوروں کے خون کی چھینٹیں اس کی چھاتی پر پڑتی ہیں۔

(۲) **ترجمہ**۔ ہمارے سامنے ایک ایسا ریوڑ آیا جس کی گاوانِ وحشی گویا درازدامن چادروں میں (ملبوس) دُوار (بُت) کی دوشیزہ عورتیں ہیں (جو اس کے گرد گھومتی ہیں)۔ **مطلب**۔ بقرات وحشی کو دُوار بُت کی باکرہ حسین لڑکیوں سے تشبیہ دی ہے اور اُن کی دُم و گردن کے کثیر بالوں کو دراز چادروں سے۔

(۳) **ترجمہ**۔ سو وہ گاوانِ دشتی ایسے حال میں پلٹ کر بھاگیں گویا وہ خرمہروں کا ایسا ہار ہیں جس کے درمیان اور موتیوں سے فصل کیا گیا ہے اور جو کنبہ میں سے ایسے بچہ کے گلے میں پڑا ہے جو ننہال اور ددھیال کے اعتبار سے شریف ہے۔ **مطلب**۔ مہرہ یمانی کے دونوں کنارے سیاہ ہوتے ہیں اور باقی سفید۔ اسی طرح گاوانِ دشتی کے پاؤں اور گردن سیاہ اور باقی بدن سفید ہوتا ہے اس لئے یہ تشبیہ بہت لطیف ہے بچّہ کے نجیب الطّرفین ہونے سے اس کے نازپروردہ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اس لئے اس کی گردن میں جو ہار ہوگا اس کے موتی بہت زیادہ خوبصورت و بیش قیمت ہوں گے۔

(۴) **ترجمہ**۔ تو اس (گھوڑے) نے ہمیں گلّہ کے گاوانِ پیش رو سے اتنی جلد ملا دیا کہ پچھلی گائیں ایسی جماعت میں تھیں جو متفرق نہ ہونے پائی تھی۔ **مطلب**۔ اس گھوڑے نے ایسی برق رفتاری کے ساتھ اگلے گاوانِ وحشی کو جا دبایا کہ پچھلوں کو متفرق ہونے اور بھاگنے کا ہوش بھی نہ آیا تھا۔

(۵) **ترجمہ**۔ اس نے پے در پے ایک ہی جھپٹ میں ایک نر گاؤ اور ایک مادہ گاؤ کو دبا لیا اور اتنا پسینہ نہ لایا کہ نہا جاتا۔ **مطلب**۔ اتنا قوی تھا کہ باوجود پے درپے دو جانوروں کو شکار کرنے کے بھی وہ نہ گرمایا۔

(۶) **ترجمہ**۔ قوم کے گوشت پکانے والے یا گرم پتھروں پر پھیلائے گوشت کو کباب کرنے والوں یا ہانڈی کے جلد پکائے ہوئے گوشت کے پکانے والوں میں منقسم ہوگئے۔ **مطلب** شکار کے گوشت کی اس قدر کثرت تھی کہ ہر شخص نے اپنے مذاق کے موافق اس کو پکانا شروع کر دیا۔ بعض نے انگاروں یا پتھروں پر کباب بنانے شروع کر دیئے۔ اور جو زیادہ بھوکے تھے انھوں نے بہت سا گوشت جلد اور بیک وقت پکانے کے لئے ہانڈیاں چڑھا دیں۔

وَرُحنَا يكادُ الطَّرْفُ يقصُرُ دُونَهُ
مَتى ما تَرَقَّ العَيْنُ فيهِ تَسَفَّلِ (١)

فباتَ عليهِ سرجُهُ وَلجامُهُ وَبَاتَ بعَيْني قائمًا غيرَ مُرسَلِ (٢)

أصاحِ ترَى برْقًا أُريكَ وَميضَهُ كلَمْعِ اليدَيْنِ فِي حَبيٍّ مُكَلَّلِ (٣)

يُضيءُ سَناهُ أَوْ مصابيحُ راهبٍ أمالَ السَّليطَ بالذُّبالِ المُفتَّلِ (٤)

قعَدْتُ لهُ وَصُحْبَتِي بينَ ضارجٍ وَبيْنَ العُذَيبِ بُعدَ ما مُتَأَمَّلي (٥)

علىَ قَطَنٍ بالشَّيمِ أيْمنُ صوْبِهِ وَأيسرُهُ على السِّتارِ فيذْبُلِ (٦)

فأضْحَى يسُحُّ المـاءَ حوْلَ كُتَيْفَةٍ
يكُبُّ علَى الأذْقانِ دَوْحَ الكَنَهْبَلِ (٧)

(١) ترجمہ۔ اور (کھاپی کر) ہم شام کو لوٹے۔ درانحالیکہ ہماری نگاہ اس پر نہیں جمتی تھی۔ جب نظر اوپر کو جاتی تھی تو فورًا نیچے اُتر آتی تھی۔ **مطلب**۔ باوجود تمام دن کی دوڑ دھوپ کے پھر بھی گھوڑے کے حُسن وجمال کی یہ کیفیت تھی کہ اس پر نظر نہیں جمتی تھی۔ جب ہم اس کا بالائی حصّہ دیکھتے تھے تو فورًا اس کے زیرین حصّہ کے دیکھنے کے مشتاق ہو جاتے تھے۔ گویا ہماری نظر اوپر سے پھسلتی تھی۔

(٢) ترجمہ۔ سو وہ گھوڑا رات بھر اس حالت میں رہا کہ اس کا لگام اور زین اُسی پر (کسا ہوا) تھا اور وہ تمام شب میرے سامنے ایسے حال میں کھڑا رہا کہ (اس کو چراگاہ میں) نہیں چھوڑا گیا تھا۔ **مطلب**۔ گھوڑے کی مضبوطی اور جفاکشی کے ساتھ اس کے ہمہ وقت آمادہ سفر رہنے کو بیان کرتا ہے۔

(٣) ترجمہ۔ اے یار (کیا) تو بجلی کو دیکھ رہا ہے (آ) تجھے میں اس بجلی کی تہ بتہ ابر میں دونوں ہاتھوں کی حرکت کی طرح چمک دکھاؤں۔ **مطلب**۔ بجلی کے چمکنے اور کوندنے کو ہاتھوں کی حرکت سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(٤) ترجمہ۔ (کیا یہ) بجلی کی روشنی چمک رہی ہے یا اس راہب کا چراغ جس نے بٹی ہوئی بتیوں پر تیل جھکا دیا تھا۔ **مطلب**۔ بجلی کے کوندنے کی تشبیہ سابق شعر میں گزری۔ اس شعر میں اس کی روشنی کو راہب کے چراغوں کی روشنی سے تشبیہ دیتا ہے۔

(٥) ترجمہ۔ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ضارج اور عُذیب کے درمیان غور کرنے کے بعد (بجلی کا نظارہ کرنے کے لئے) بیٹھ گیا۔

(٦) ترجمہ۔ دیکھنے سے اس ابر کی بارش کی دائیں جانب کوہ قطن اور بائیں جانب کوہ ستار اور یذبل پر معلوم ہوتی تھی۔

(٧) ترجمہ۔ تو وہ ابر پانی کو مقام کُتیفہ پر اس زور شور سے برسانے لگا کہ کنہبل کے درختوں کو اوندھا گرا دیا۔

وَمرَّ علی القَنَانِ مِنْ نفیَانِــهِ
فأَنزَلَ مِنهُ العُصْمَ مِنْ کُلِّ منزِلِ (١)

وَتَیماءَ لَمْ یَترُكْ بِها جِذْعَ نَخلةٍ ۔۔۔ وَلا أُطماً الا مَشیداً بِجنْدَلِ (٢)

کأنَّ ثَبیراً فِي عَرانِینِ وَبْلِهِ ۔۔۔ کَبیرُ أُناسٍ فِي بِجادٍ مُزَمَّلِ (٣)

کأنَّ ذُرَا رَأسِ المُجَیمِرِ غُدْوَةً
مِنَ السَّیْلِ والغُثاءِ فَلْکَةُ مِغزَلِ (٤)

وأَلقَی بِصَحْراءِ الغَبِیطِ بَعَاعَهُ
نُزُولَ الیمانيِ ذِي العِیابِ المُحَمَّلِ (٥)

(١) ترجمہ۔ اس ابر کے کچھ چھینٹے کوہ قنان پر بھی پڑے تو اس نے کوہ قنان کی ہر جگہ سے بکروں کو نیچے اُتار دیا۔ (اس خوف سے کہ کہیں مینہ زور کا نہ برسنے لگے)۔

(٢) ترجمہ۔ قریہ تیمار میں اُس ابر نے کسی کھجور کے تنہ اور عمارت کو (سالم) نہ چھوڑا مگر (صرف وہ عمارت) جس کو پتھر اور چُونے سے مضبوط چنا گیا ہو۔ (یعنی صرف چُونے اور پتھر کی بنی ہوئی عمارتیں سالم رہ گئیں۔ خام عمارتیں سب منہدم ہو گئیں)۔

(٣) ترجمہ۔ کوہ ثبیر اس ابر کی ابتدائی موٹی موٹی بوندوں والی بارش میں گویا انسانوں کا بڑا سردار ہے جو دھاریدار کملی میں لپٹا ہوا ہے۔ **مطلب**۔ بارش کی کثرت کو بیان کرتا ہے۔ کوہ ثبیر پر جب بارش ہوئی تو نالیوں سے اس کے اطراف میں .... پانی بہنے سے بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی بڑا سردار دھاریدار چادر اوڑھے ہوئے بیٹھا ہے۔ ثبیر کو کبیرُ اناس سے اور نالیوں سے جو پانی بہہ رہا تھا اس کو چادر کی دھاریوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(٤) ترجمہ۔ ٹیلہ مجیمر کے سر کی چوٹیاں، بہاؤ اور جھاگ (وغیرہ) کی وجہ سے صبح کے وقت گویا تکلے کا دمڑکا تھیں۔ **مطلب**۔ کثرت سیلاب کی وجہ سے تمام ٹیلہ غرق آب ہو گیا اور چاروں طرف پانی ہی پانی ہونے کی وجہ سے چوٹیاں دمڑکے کی طرح نظر آتی تھیں۔

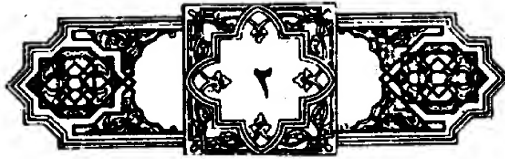
(٥) ترجمہ۔ دشت غبیط میں اُس ابر نے اپنا تمام بوجھ لا ڈالا جس طرح کہ یمنی تاجر بھاری گٹھریوں والا اُترتا ہے۔ **مطلب**۔ بارش کی وجہ سے اس جنگل میں مختلف قسم کے بیل بوٹے اُگ آئے تو تمام جنگل میں یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی یمنی تاجر نے اپنے رنگ برنگ کے کپڑے پھیلا دیئے ہیں۔

كَأَنَّ مَكَاكِيَّ الجِواءِ غُدَيَّةً
صُبِحْنَ سُلافاً مِنْ رَحِيقٍ مُفَلْفَلِ (۱)

كَأَنَّ السِّبَاعَ فِيهِ غَرْقَى عَشِيَّةً
بِأَرْجَائِهِ القُصْوَى أَنَابِيشُ عُنْصُلِ (۲)

(۱) ترجمہ۔ گویا کہ مقام جواء کی چہچہانے والی سفید چڑیاں صبح کے وقت صاف شراب فلفل آمیز پلا دی گئی تھیں۔ مطلب مقام جواء کے سفید پرندے اس قدر مستی میں چہچہا رہے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ انھیں مرچ ملی ہوئی صہبو پلا دی گئی ہے۔ فلفل آمیز کی تخصیص کی یہ وجہ ہے کہ بولنے والے پرندوں کو جب گرم اور تیز چیز کھلا دی جاتی ہے تو وہ زیادہ چہچہاتے ہیں اور آواز بھی صاف ہو جاتی ہے۔

(۲) ترجمہ۔ پانی میں ڈوبے ہوئے درندے شام کے وقت جواء کے اطراف بعیدہ میں ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے جنگلی پیاز کی جڑیں۔ **مطلب**۔ اس قدر کثرت سے بارش ہوئی کہ درندے بکثرت مر گئے۔ مُردہ درندوں کو جنگلی پیاز کی جڑوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔



المعلقة الثانية لطرفة بن العبد البكري

قال طرَفة بنُ العبد البكْريّ :

لِخوْلَةَ أَطْلالٌ بِبُرْقَةِ ثَهْمَدِ
تَلوحُ كَباقِي الوشْمِ في ظاهِرِ اليَدِ (١)

وُقوفاً بِها صَحْبِي عَليَّ مَطِيَّهُمْ يَقُولُونَ: لا تَهلِكْ أسًى وَتَجلّدِ (٢)

كأنَّ حُدُوجَ المالِكيّةِ غُدْوَةً خَلايا سَفِينٍ بالنَّواصِفِ منْ دَدِ (٣)

عَدَوْلِيَّةٌ أوْ مِنْ سَفِينِ ابنِ يامِنٍ
يَجُورُ بِها المَلاّحُ طَوْراً وَيَهْتَدِي (٤)

یہ معلقہ طرفہ بن العبد البکری کا ہے۔

(۱) ترجمہ۔ ثہمد کی پتھریلی زمین میں خولہ کے گھر کے نشانات ہیں جو کہ پشتِ دست پر گودنے کے باقی ماندہ نشان کی طرح چمک رہے ہیں۔ **مطلب**۔ خولہ کے گھر کے کھنڈر کو گودنے کے اُن نشانوں سے تشبیہ دی گئی ہے جو زمانہ کے گزرنے سے کچھ کچھ باقی رہ جاتے ہیں۔

(۲) ترجمہ۔ (وہ نشان اس حال میں چمک رہے تھے کہ) میرے یار احباب میری وجہ سے اُن کھنڈرات میں اپنی سواریوں کو تھامے ہوئے کہہ رہے تھے کہ غم فراق سے ہلاک نہ ہو اور صبر و ہمّت سے کام لے۔

(۳) ترجمہ۔ (کوچ کی) صبح کو محبوبہ مالکیہ کے کجاوے وادیٔ دَدْ کے وسیع اطراف میں گویا کہ بڑی بڑی کشتیاں تھیں۔ **مطلب**۔ اُن اونٹوں کو جن پر ہودج تھے بڑی کشتیوں سے تشبیہ دی ہے یا اگر دَدْ کے معنے لہو کے کئے جائیں تو **مطلب** یہ ہوگا کہ فرطِ نشاط کی وجہ سے وہ اونٹنیاں بڑی کشتیاں نظر آتی تھیں۔

(۴) ترجمہ۔ (وہ کشتیاں) عدولی ہیں یا ابن یامن کی (بنائی ہوئی) کشتیوں میں سے ہیں کہ ان کو ملاح کبھی ٹیڑھا لے جاتا ہے اور کبھی سیدھا۔ **مطلب**۔ چونکہ وہ سواریاں راستہ کے غیر مستقیم ہونے کی وجہ سے سیدھی نہیں چل رہی تھیں۔ لہٰذا ان کو ایسی کشتیوں سے تشبیہ دیتا ہے جن کو ملاح کبھی سیدھا کھیتا ہو اور کبھی ٹیڑھا۔

يَشُقُّ حَبَابَ المَاءِ حَيزُومُهَا بِهَا
كَمَا قَسَمَ التُّرْبَ المُفَايِلُ بِاليَدِ (١)

وَفِي الحَيِّ أَحْوَى يَنْفُضُ المَرْدَ شَادِنٌ
مُظَاهِرُ سِمطَي لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدِ (٢)

خَذُولٌ تُرَاعِي رَبْرَبًا بِخَمِيلَةٍ
تَنَاوَلُ أَطرَافَ البَرِيرِ وَتَرْتَدِي (٣)

وَتَبْسِمُ عَنْ أَلْمَى كَأَنَّ مُنَوَّرًا
تَخَلَّلَ حُرَّ الرَّمْلِ دِعصٌ لَهُ نَدِي (٤)

لَقَتْهُ إِيَاةُ الشَّمْسِ إِلَّا لِثَاتِهِ أُسِفَّ وَلَمْ تَكْدِمْ عَلَيْهِ بِإِثْمِدِ (٥)

(١) **ترجمہ**۔ اُس کشتی کا سینہ پانی کی پٹاروں کو اس طرح پھاڑ رہا ہے جس طرح کوڑی چھپوّل کھیلنے والا (بچہّ) مٹی کو ہاتھ سے (دوؔ حصّوں میں) تقسیم کرتا ہے۔

(٢) **ترجمہ**۔ قبیلہ میں ایک گندم گوں ہونٹوں والی نوجوان ہرنی ہے جو (گردن اُونچی کرکے گویا) پیلو کے پھل جھاڑتی ہے اور موتیوں اور زبرجد کے دوؔ ہار اوپر تلے پہنے ہوئے ہے۔ **مطلب**۔ محبوبہ کو ہرن سے تعبیر کرکے اس کے لئے ہرن کی گردن کے مانند طول اور ہونٹوں کی گندم گونی ثابت کی۔ دوسرے مصرع سے اس امر کو صاف کردیا کہ ہرن سے مراد محبوبہ ہے نہ کہ حقیقی ہرن۔

(٣) **ترجمہ**۔ (وہ معشوقہ ایسی ہرنی ہے جو) اپنے بچوں سے بچھڑی ہوئی ہے اور گلّہ آہو کے ہمراہ ایک سبزہ زار میں چررہی ہے۔ پیلو کے پھلوں کو توڑتی ہے اور (کبھی اس کے پتوّں کی) چادر اوڑھتی ہے۔ **مطلب**۔ تناول اطراف البریر الخ یہ قید اس لئے بڑھائی گئی کہ پیلو کے پھل توڑتے وقت ہرن جب گردن اُبھارتا ہے تو گردن کا پورا طول اور حُسن ظاہر ہوجاتا ہے یعنی معشوقہ کی گردن بھی ایسی ہی دراز اور حسین ہے۔

(٤) **ترجمہ**۔ (وہ محبوبہ) گندم گوں ہونٹوں والے (آب دار) دانت ظاہر کرکے مسکراتی ہے گویا کہ (اس کے دانت) ایسا پُرغنچہ درخت بابونہ ہے جس کا نمناک ٹیلہ خالص ریتے کے بیچ میں آگیا ہے۔ **مطلب**۔ ٹیلہ کو نمناک اور ریت کو خالص قرار دینے سے مقصود یہ ہے کہ ایسے مقام کا گُل اقحوان نہایت ہی شاداب اور تروتازہ ہوگا۔

(٥) **ترجمہ**۔ (محبوبہ کے) دانتوں کو آفتاب کی شعاع نے سیراب کیا ہے مگر مسوڑھوں کو (چھوڑ کر) اور اُن پر سفوف اثمد چھڑک دیا گیا ہے اور (اس کے بعد) محبوبہ نے دانتوں سے کچھ چبایا نہیں۔ **مطلب**۔ محبوبہ کے دانت اتنے روشن ہیں کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید آفتاب نے اپنی شعاعیں عاریت پر دیدی ہیں۔ مسوڑھوں کے استثناء کی وجہ یہ ہے کہ اُن کا حُسن سیاہی مائل ہونے ہی میں ہے۔ اسی لئے سفوفِ اثمد عرب میں اور ہندوستان میں مسّی کا استعمال ہے جس کی وجہ سے دانتوں کی تابانی میں اضافہ ہوجاتا ہے لو تکدم کی قید بھی اسی لئے لگائی ہے کہ کسی چیز کے دبانے یا چبانے سے رنگ میں تغیر نہیں ہوا ہے۔

وَوَجهٍ كأنَّ الشَّمسَ حلَّتْ رداءَها
عليهِ نقِيُّ اللونِ لم يتخدَّدِ (۱)

وإني لأُمضِي الهمَّ عِندَ احتِضارهِ بعوجاءَ مرقالٍ تروحُ وتغتدي (۲)

أمونٍ كألواحِ الإرانِ نصأتُها على لاحبٍ كأنَّهُ ظهرُ بُرجدِ (۳)

جُمالِيَّةٍ وَجناءَ تردِي كأنَّها سفنَّجةٌ تبري لأزعرَ أربدِ (۴)

تُباري عِتاقاً ناجياتٍ وأتبعتْ وظيفاً فوقَ مورٍ مُعبَّدِ (۵)

تربَّعتِ القُفَّينِ في الشَّولِ ترتعي حدائقَ مولِيَّ الأسرَّةِ أغيدِ (۶)

(۱) ترجمہ۔ وہ ایسے چہرے سے ہنستی ہے جو صاف رنگ ہے اس پر جھرّیاں نہیں۔ گویا کہ سورج نے اپنی (نور کی) چادر اس پر ڈال دی ہے۔ مطلب۔ اس کا چہرہ آفتاب عالمتاب کی طرح چمکتا دمکتا ہے اس پر کسی قسم کا نہ داغ ہے نہ دھبہ۔

(۲) ترجمہ۔ ارادہ ہو جانے پر اس کو ایسی متبختر انہ چلنے والی اونٹنی کے ذریعہ ضرور پورا کرتا ہوں جو سب سے زیادہ دَوڑنے والی ہے اور شام و صبح چلتی پھرتی رہتی ہے۔ مطلب۔ اگر کسی وقت میرا ارادہ سفر مصمم ہو جاتا ہے تو اس ارادہ کو ایک تیز رو اونٹنی کے ذریعہ پورا کر لیا کرتا ہوں۔

(۳) ترجمہ۔ (وہ اونٹنی) ٹھوکر کھانے سے محفوظ بڑے صندوق کے تختوں کی طرح (سپاٹ سینہ اور چوڑی کمر والی ہے۔ میں نے اسے ایک ایسے وسیع راستہ پر دوڑایا جو دھاری دار کملی کی پشت کی طرح تھا۔ مطلب۔ وسیع راستہ کو دھاری دار چادر کے سیدھے رُخ سے تشبیہ دے کر اپنی تجربہ کاری اور راستوں سے واقفیت کو بیان کیا ہے اس لئے کہ راستہ جب مختلف اور کثیر سڑکوں پر مشتمل ہو جیسا کہ اس کو مخطط چادر سے تشبیہ دینے سے معلوم ہوتا ہے تو راہگیر کا ایسے راستہ پر سواری کو دَوڑاتے ہوئے گزر جانا اور نہ بھٹکنا یقیناً اس کے کثرتِ اسفار اور راستوں سے واقفیت کی دلیل ہے۔

(۴) ترجمہ۔ وہ اونٹنی (قوت میں) اونٹ جیسی ہے بڑے کلّے جبڑے کی ہے اس طرح دَوڑتی ہے کہ گویا وہ ایک شتر مرغی ہے جو خاکستری رنگ، کم بال والے شتر مرغ کے سامنے آگئی ہے (شتر مرغ مستی میں اس کا پیچھا کرتا ہے اور جس قدر وہ بھاگتا ہے اس سے بچنے کے لئے اس سے زیادہ تیزی سے وہ شتر مرغی دَوڑتی ہے)۔

(۵) ترجمہ۔ (وہ ناقہ) تیز رَو اور اصیل اونٹنیوں سے (تیز رفتاری میں) مقابلہ کرتی ہے اور (یا درانحالیکہ راہ جاری میں (پچھلے) قدم کو (اگلے) قدم پر برابر رکھتی جاتی ہے۔ مطلب۔ ناقہ کی اصالت اور تیز روی کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ ناقہ ہمیشہ دوسری اچھی نسل والی قوی اور چالاک اونٹنیوں پر مقابلہ میں غالب رہتی ہے اور چلتے ہوئے اس کا پچھلا قدم اگلے قدم کی جگہ پڑتا ہے جو تیز روی کی خاص علامت ہے۔

(۶) ترجمہ۔ اُس ناقہ نے موسم بہار مقام قُفّین میں ایسی خشک تھن والی اونٹنیوں کے ہمراہ چرتے ہوئے گزارا جو اُس وادی کے باغات میں چر رہی تھیں جس کی زمین (بوجہ سیرابی) نرم تھی اور سبزہ زار بارانِ دوم سے سیراب

تَريعُ إلى صَوْتِ المُهيبِ وتتَّقِي
بذِي خُصَلٍ رَوْعاتِ أكلفَ مُلْبِدِ (۱)

كأنَّ جنَاحيْ مَضْرَحِيٍّ تكنَّفَا
حِفَافَيْهِ شُكَّا في العسيبِ بمِسْرَدِ (۲)

فطَوْراً بهِ خلفَ الزميلِ وتارةً
على حشَفٍ كالشَّنِّ ذَاوٍ مُجدَّدِ (۳)

لها فخِذانِ أكمِلَ النَّحْضُ فيهما
كأنَّهما بابَا مُنيفٍ مُمرَّدِ (٤)

وَطيٌّ محالٍ كالحَنِيِّ خُلوفُهُ
وأجرنةٌ لُزَّتْ بدَأْيٍ مُنَضَّدِ (٥)

کیے جا چکے تھے۔ **مطلب**۔ یعنی وہ ناقہ تمام موسم بہار میں آزادی سے عمدہ سبزہ زاروں میں چرتی رہتی ہے جس کی وجہ سے نہایت موٹی قوی اور جاندار ہے فی الشول ترتعی الخ کی قید کا یہ فائدہ ہے کہ جب وہ اپنے ساتھ کی اونٹنیوں کو چرتے دیکھے گی تو اس میں چرنے کا زیادہ جذبہ پیدا ہو گا۔

(۱) **ترجمہ**۔ اپنے پکارنے والے چرواہے کی پکار کی طرف (فوراً) لوٹتی ہے (یعنی بڑی چوکنّی ہے) اور عنابی رنگ میلے کچیلے مست اونٹ کے پریشان کن حملوں سے گچھے دار دُم کے ذریعہ بچتی ہے۔ **مطلب**۔ یعنی ناقہ اتنی سدھی ہوئی اور چوکنّی ہے کہ چرواہے کی آواز پر فوراً پہنچتی ہے اور مست اونٹ جب اس سے جُفتی کھانا چاہتا ہے تو اپنی دُم بیچ میں حائل کر لیتی ہے اور اس کو قابو نہیں پانے دیتی تاکہ حمل کی وجہ سے ضعیف نہ ہو جائے۔ خلاصہ یہ کہ غیر حاملہ ہونے کی وجہ سے اس ناقہ کے تمام قُوی مجتمع ہیں اور بدن پُرگوشت اور قوی ہے۔

(۲) **ترجمہ**۔ گویا کہ سفید گِدھ کے دو بازو (اس اونٹنی کی) دُم کی دونوں جانب ہو گئے ہیں اور دُم کی ہڈی میں سُتالی کے ذریعہ سِی دیئے گئے ہیں۔ **مطلب**۔ ناقہ کے دُم کے بالوں کی کثرت بیان کرنا مقصود ہے یعنی بال اس قدر گھنے اور کثیر ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کرگس کے دو بازو دُم کی ہڈی کی دائیں بائیں جانب سُتالی سے چھید کر کے سی دیئے گئے ہیں۔

(۳) **ترجمہ**۔ کبھی (وہ ناقہ) اس دُم کو ردیف کے پیچھے (اپنے سُرین پر) مارتی ہے اور کبھی اپنے سوکھے سمٹے تھنوں پر جو پرانے مشکیزہ کی طرح ہیں یعنی ان کا دودھ خشک ہو گیا ہے۔ **مطلب**۔ فرطِ نشاط سے دُم ہلاتی ہوئی چلتی ہے۔ کبھی اوپر اُٹھا کر سُرین پر مارتی ہے اور کبھی اپنے پستان پر۔ دودھ سے خالی پستان کو پرانے مشکیزہ سے تشبیہ دی ہے۔

(۴) **ترجمہ**۔ اس کی دو ایسی رانیں ہیں جن میں گوشت پُر کر دیا گیا ہے۔ گویا کہ وہ دونوں (رانیں) چکنے، بلند محل کے دروازہ کے دو کواڑ ہیں۔ **مطلب**۔ رانوں کو پُرگوشت اور چوڑی چکلی ہونے میں قصرِ عالی کے دروازہ کے دو بازوؤں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۵) **ترجمہ**۔ اس کی کمر کے مُہرے پیچیدہ (گٹھے ہوتے ہیں) جن کی پسلیاں کمانوں کی طرح (خمیدہ) ہیں اور اس

كأنَّ كِناسَيْ ضالةٍ يكْنُفَانِها وأُطرَ قسيٍّ تحتَ صُلْبٍ مُؤَيدِ (۱)

لها مِرفقانِ أفتلانِ كأنَّما تمرُّ بسلْمَيْ دالجٍ مُتشدِّدِ (۲)

كقنطرةِ الرُّوميِّ أقسمَ ربُّها لتُكْتَنَفَنْ حتى تُشادَ بقرمدِ (۳)

صُهابيَّةُ العُثْنونِ مُوجَدةُ القرا

بعيدةُ وَخْدِ الرِّجلِ موَّارةُ اليدِ (۴)

أُمِرَّتْ يداها فتلَ شزْرٍ وأُجنحتْ

لها عضُداها في سقيفٍ مُسنَّدِ (۵)

جَنوحٌ دِفاقٌ عندلٌ ثمَّ أُفرعتْ لها كتِفاها في مُعالىً مُصعَّدِ (۶)

کی گردن کا اگلا حصہ گردن کے تہ بتہ مُہروں سے (مضبوطی کے ساتھ) چمٹا دیا گیا ہے۔ **مطلب**۔ ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ نہایت مضبوط اور پسلیاں کمانوں کی طرح کڑی اور خم دار ہیں۔ گردن نہایت مضبوطی کے ساتھ مُہروں میں جڑی ہوئی ہے۔

(۱) ترجمہ۔ گویا جھڑبیری کی (بنی ہوئی) ہرن کی دو خوابگاہوں نے اس ناقہ کو (دائیں بائیں جانب سے) گھیر لیا ہے اور خم دار کمانیں مضبوط پُشت کے نیچے ہیں۔ **مطلب**۔ پُشت نہایت مضبوط ہے اور اس کے نیچے پسلیاں خمیدہ کمانیں ہیں۔ اور وسعت کی وجہ سے اس کے دونوں پہلو برتنوں کی دو خوابگاہیں معلوم ہوتی ہیں۔

(۲) ترجمہ۔ اس ناقہ کی دو مضبوط کہنیاں پسلیوں سے اس قدر جُدی ہیں گویا کہ وہ قوی ڈول والے کے دو دو ڈول لئے ہوئے گزر رہی ہے۔ **مطلب**۔ جب قوی انسان دو بھاری ڈول لے کر چلتا ہے تو اس کے ہاتھوں اور پہلوؤں کے درمیان کافی فاصلہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ناقہ کے ہر دو دست کے درمیان کافی فاصلہ ہے۔

(۳) ترجمہ۔ وہ اونٹنی رومی کے اس پُل کی طرح (مضبوط) ہے جس کے مالک نے یہ قسم کھا لی ہو کہ اس وقت تک اس کی ضرور حفاظت کی جائے گی جب تک کہ اس کی لپائی چونے سے کی جائے۔ **مطلب**۔ جب کہ مالک خود اُس پُل کی نگرانی کی قسم کھا چکا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کی تعمیر نہایت مضبوط ہو گی۔ ناقہ کو ایسے پُل سے تشبیہ دیتا ہے۔

(۴) ترجمہ۔ اس کی ٹھوڑی کے نیچے کے بال سُرخی مائل ہیں، کمر کی مضبوط ہے لمبے قدم رکھنے والی تیز رفتار ہے۔

(۵) ترجمہ۔ بھنوا دھاگا بٹنے کی طرح اس کے دونوں ہاتھ (گویا) مضبوط بٹ دیئے گئے ہیں۔ اور اس کے دونوں بازو تہ بتہ (اینٹوں والی) چھت میں جُھکا کر لگا دیئے گئے ہیں۔ **مطلب**۔ جس تاگے کو اُلٹا بٹ دیا گیا ہو وہ نہایت مضبوط ہو جاتا ہے۔ ہر دو بازوئے ناقہ کو ایسے مضبوط دھاگے سے تشبیہ دی۔ اس کے اگلے دھڑ کو سقفِ مسند سے تشبیہ دے کر بتایا کہ اس کا دھڑ ہر دو دست پر اس طرح ٹھہرا ہوا ہے جیسے ستونوں پر چھت۔ بازوؤں کے مفتول ہونے سے یہ غرض بھی ہے کہ وہ گُتے ہوئے ہونے کی وجہ سے سینہ کے اُس سخت حصّہ سے الگ رہیں گے جس پر اُونٹ بیٹھتا ہے۔

(۶) ترجمہ۔ (نشاط سے) ٹیڑھی ہو کر چلتی ہے، اُچھلنے کودنے والی۔ بڑے سر کی ہے پھر اس کے دونوں شانے بلند اونچی کمر میں اُبھار کر لگا دیئے گئے ہیں۔ **مطلب**۔ مستی اور

كأنَّ عُلوبَ النِّسْعِ في دَأَياتِهـا
مَوارِدُ مِنْ خَلْقَاءَ في ظَهْرِ قَرْدَدِ [١]

تَلاقى وَأَحيانـاً تَبينُ كأنَّها بَنائقُ غُرٌّ في قَميصٍ مُقَدَّدِ [٢]

وَأَتْلعَ نَهَّاضٍ إذا صَعَّدَتْ به كسُكَّانِ بُوصيٍّ بدَجْلةَ مُصْعِدِ [٣]

وَجُمْجُمَةٌ مِثْـلُ العَلاةِ كأنَّمـا
وَعيَ المُلتَقَى مِنهَا إلى حَرْفِ مِبردِ [٤]

وَخدٌّ كقِرْطاسِ الشَّآمي وَمِشْفَرٌ
كسِبْتِ اليَماني قَدُّهُ لَمْ يُجرَّدِ [٥]

نشاط کی حالت میں کود کر اور مُنہ موڑ کر چلنا قوّت پر دال ہے جو ناقہ کی خوبی کی علامت ہے۔

(۱) ترجمہ۔ تنگ کے نشانات اس ناقہ کی کمر کے جوڑوں میں اس چکنے پتھر کی نالیاں ہیں جو سخت زمین پر (پڑا) ہے۔ مطلب۔ جن تسموں سے کجاوہ کسا جاتا ہے اُن کے نشانات کو پتھر کی نالیوں سے اور سپاٹ کمر کو چکنے پتھر سے اور جسم کو سخت زمین سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۲) ترجمہ۔ تنگ کے نشانات اس ناقہ کے (چلنے میں) کبھی باہم مِل جاتے ہیں (بند ہوجاتے ہیں) کبھی کُھل جاتے ہیں گویا وہ لمبے پھٹے ہوئے کُرتے کی سفید کلیاں ہیں مطلب ناقہ کے چلنے میں کھال کے کھنچنے اور ڈھیلا پڑنے سے وہ نشانات کبھی بند ہوجاتے ہیں اور کبھی جُدا ہوجاتے ہیں اس لئے وہ پھٹی ہوئی قمیص کی کلیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں جو کبھی ہوا سے مِل جاتی ہیں اور کبھی الگ الگ ہوکر اُڑنے لگتی ہیں کلی کی تخصیص اس لئے ہے کہ اس کا سرا باریک اور نیچے کا حصّہ وسیع ہوتا ہے اسی طرح مختلف تسمے جو کجاوے کے مختلف حصوں میں باندھے گئے ہیں وہ مجتمع ہوکر شکم پر ایک حلقہ میں آملے ہیں۔

(۳) ترجمہ۔ اس کی گردن لمبی اور بار بار اُٹھنے والی ہے جب وہ ناقہ (چلتے وقت) اس کو خوب اُٹھا لیتی ہے تو وہ دریائے دجلہ میں رواں کشتی کے دُنبالہ کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ مطلب۔ لمبی اور سریع الحرکت گردن کو رواں کشتی کے دُنبالہ سے تشبیہ دی ہے۔

(۴) ترجمہ۔ اور اس کی کھوپری سندان کے مانند (سخت) ہے گویا کہ اس کھوپری کا جوڑ سوہان (کے مانند سخت ہڈی) سے مِل گیا ہے۔ مطلب۔ کھوپری کو سختی اور مضبوطی میں لوہا کے گھن سے تشبیہ دی جس پر لوہا کوٹا جاتا ہے اور سر کے اُس حصّہ کو جس سے کھوپری مِلی ہوئی ہے سوہان (ریتی) کے کناروں سے سختی میں اور دھاردار ہونے میں تشبیہ دی ہے۔

(۵) ترجمہ۔ اس کا رخسار شامی (کاریگر کے) کاغذ کے مانند (چکنا اور صاف) ہے اور اس کا ہونٹ یمنی (تاجر کی) نری کی طرح (نرم) ہے جس کی تراش ٹیڑھی نہیں کی گئی۔ مطلب۔ شام میں کاغذ عمدہ بنتا تھا اس لئے رخسار کو قرطاس سے تشبیہ دی اور ہونٹ کو سیدھے قطع کئے ہوئے یمنی چمڑے سے تشبیہ دی۔ یمن کا چمڑا مشہور تھا اس لئے اس کی تخصیص کی۔

وَعَيْنَانِ كالماوِيَّتَيْنِ اُسْتَكَنَّتَا
بِكَهْفَيْ حِجَاجَيْ صَخْرَةٍ قَلْتِ مَوْرِدِ (١)

طَحُورَانِ عُوَّارَ القَذَى فَتَرَاهُمَا
كَمَكْحُولَتَيْ مَذْعُورَةٍ أُمِّ فَرْقَدِ (٢)

وَصَادِقَتَا سَمْعِ التَّوَجُّسِ لِلسُّرَى
لِهَجْسٍ خَفِيٍّ أَوْ لِصَوْتٍ مُنَدَّدِ (٣)

مُؤَلَّلَتَانِ تَعْرِفُ العِتْقَ فِيهِمَا
كَسَامِعَتَيْ شَاةٍ بِحَوْمَلَ مُفْرَدِ (٤)

وَأَرْوَعُ نَبَّاضٌ أَحَذُّ مُلَمْلَمٌ
كَمِرْدَاةِ صَخْرٍ فِي صَفِيحٍ مُصَمَّدِ (٥)

(١) **ترجمہ**۔ اوراس ناقہ کی دونوں آنکھیں دو آئینوں کے مانند (چمک دار) ہیں جو پتھر کے یعنی پانی کے گڑھے والے پتھر کے (بنے ہوئے) استخوانہائے ابرو کے دو غاروں میں جاگزیں ہیں۔ **مطلب**۔ آنکھوں کو آئینوں اوراس پانی سے جو پتھر کے گڑھے میں ہوتا ہے تابانی میں تشبیہ دی اور حلقہائے چشم کو غاروں سے۔ اور ابرو کی ہڈیوں کو سختی میں پتھر سے تشبیہ دی ہے۔

(٢) **ترجمہ**۔ (اُس ناقہ کی دونوں آنکھیں) خس و خاشاک کو دفع کرنے والی ہیں (جس کی وجہ سے وہ نہایت ستھری اور صاف ہیں) پس تو اُن کو اس حال میں دیکھے گا کہ وہ بچہ والی (صیاد سے) خوف زدہ بقرہ وحشیہ کی دو سُرمگیں آنکھوں کی طرح (خوب صورت معلوم ہوتی) ہیں۔ **مطلب**۔ ناقہ کی آنکھوں کو بقرہ وحشیہ کی آنکھوں سے تشبیہ دی اور مذعورۃ وامّ فرقد کی قیود کا اضافہ کر کے مشبّہ بہ میں حُسن کا اضافہ کیا ہے۔ اس لئے کہ اس حالتِ خاص میں نیل گائے کی آنکھ میں ایک خاص چمک اور تیز نگاہ ہوتی ہے اور بچے کی حفاظت کے لئے سب سے زیادہ محتاط نظروں سے دیکھتی ہے۔

(٣) **ترجمہ**۔ اس ناقہ کے دو ایسے کان ہیں جو رات کے چلتے وقت کھسکھساہٹ سُننے کے اندر (نہایت) سچے ہیں خواہ آہستہ آواز ہو یا زور کی۔ **مطلب**۔ ناقہ کانوں کی سچی ہے یعنی بہت جلد ہر قسم کی آواز صحیح سُن لیتی ہے یعنی بڑی حاضر حواس ہے۔

(٤) **ترجمہ**۔ اُس کے دونوں کان باریک نوکدار ہیں جن میں تو آثار عمدگی نسل معلوم کر لے گا اور وہ مقام حومل کے یکہ و تنہا نر گاؤ کے کانوں کے مثل ہیں۔ **مطلب** نر گاؤ خصوصًا جب کہ وہ تنہا ہو معمولی سی آہٹ کو سُن لیتا ہے اسی طرح وہ ناقہ ہر وقت چوکنی اور ہوشیار رہتی ہے۔

(٥) **ترجمہ**۔ اس کا دل ذکی، تیز حرکت، ہلکا اور سریع، سخت و قوی ہے۔ جیسے چوڑے پتھروں میں پتھر کا (بنا ہوا) ایک سنگ شکن اوزار ہو۔ **مطلب**۔ ناقہ کے دل کو مضبوطی میں سنگ شکن پتھر سے اوراس کی چوڑی اور مضبوط پسلیوں کو پتھر کی چٹانوں سے تشبیہ دی ہے۔

وأعلمُ مخرُوتٌ منَ الأنفِ مــارنٌ
عَتيقٌ متى تَرْجمْ بهِ الأرْضَ تَزْدَدِ [1]

وإنْ شئتَ لمْ تُرْقِلْ وإنْ شئتَ أرقلتْ
مَخافةَ مَلْويٍّ منَ القِدِّ مُحصَدِ [2]

وإنْ شئتَ سامى واسِطَ الكورِ رأسها
وعامتْ بضَبْعَيْها نَجاءَ الخَفَيْدَدِ [3]

عَلى مِثلِهــا أمضي اذا قالَ صاحبي:
ألا ليتَني أفديكَ منهـا وأفتَدي [4]

وجاشتْ إليهِ النفسُ خوفاً وخـالهُ
مُصاباً ولوْ أمسَى على غيرِ مَرْصَدِ [5]

(۱) **ترجمہ**۔ اس ناقہ کا اُوپر کا ہونٹ کٹا ہوا ہے۔ ناک کا بانسہ چھدا ہوا ہے۔ ایسی اصیل ہے جب ناک زمین پر مارتی ہے (سونگھتی ہے) تو زیادہ تیز ہو جاتی ہے **مطلب** سفر پیشہ اونٹ زمین کو سونگھ کر یہ معلوم کر لیتے ہیں کہ پانی کس قدر دُور ہے اگر پانی زیادہ دُور ہوتا ہے تو رفتار تیز کر دیتے ہیں۔

(۲) **ترجمہ**۔ اگر تُو چاہے (کہ وہ تیز نہ دَوڑے) تو نہ بھاگے گی اور اگر تُو چاہے (کہ وہ دَوڑے) تو ایک مضبوط تسمے کے بنے ہوئے اور بٹے ہوئے کوڑے کے خوف سے دَوڑ کر چلے گی۔ **مطلب**۔ بہت شائستہ ہے سوار کے قبضہ میں رہتی ہے۔ اس قدر تیز ہے کہ کوڑا مارنے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کا خوف ہی اس کو دَوڑانے کے لئے کافی ہے۔

(۳) **ترجمہ**۔ اور اگر تو چاہے تو اس کا سر پالان کی اگلی لکڑی سے بلند ہو جائے گا اور اپنی دونوں بازوؤں کے ذریعہ شترمُرغ کی تیز روی کی طرح تیرے گی (تیز چلنے لگے گی) مقدم رحل سے سَر کا بلند ہو جانا خاص تیز رفتاری کے وقت ہوتا ہے۔

(۴) **ترجمہ**۔ جب میرا ساتھی یہ کہنے لگے کہ اے کاش اس مصیبت سے فدیئے کر میں تجھے چھڑا لیتا اور میں بھی چھُوٹ جاتا تو اس جیسی ناقہ پر (سوار ہو کر) سفر کرتا ہوں **مطلب**۔ سخت مصیبت میں ساتھی گھبرا اُٹھتا ہے تو میں نہیں گھبراتا۔ بلکہ باہمت رہ کر ایسی اونٹنی کے ذریعہ سے سفر کرتا رہتا ہوں۔

(۵) **ترجمہ**۔ (میں اس ناقہ کے ذریعہ اس وقت سفر کرجاتا ہوں جب کہ) خوف کی وجہ سے میرے رفیق کا دل ہل جائے اور اپنے آپ کو قریب ہلاک سمجھنے لگے اگرچہ وہ غیر خطرناک راستہ پر چلے۔ **مطلب**۔ اس ناقہ پر سوار ہو کر ایسے خطرناک جنگل طے کر ڈالتا ہوں جنھیں دیکھ کر رفیق سفر گھبرا جائے اور اپنے آپ کو موت کے مُنہ میں سمجھتا ہو اگرچہ وہاں ڈاکوؤں کا کچھ خوف نہ ہو۔

إذا القَوْمُ قالُوا مَنْ فتىً خِلتُ أنني
عُنِيتُ فلمْ أكسَلْ ولمْ أتبَلّدِ [١]

أَحلتُ عليها بالقَطِيعِ فأجذَمتْ — وقدْ خبَّ آلُ الأمعزِ المُتوقِّدِ [٢]

فذَالتْ كما ذَالتْ وليدَةُ مجلسٍ — تُري ربَّها أذيالَ سحْلٍ مُمدَّدِ [٣]

ولستُ بحلّالِ التِّلاعِ مخافةً — ولكِنْ متى يستَرْفِدِ القومُ أرْفِدِ [٤]

فإنْ تبْغِني في حلقَةِ القوْمِ تلقَني
وإنْ تقتَنِصْني في الحوانيتِ تصْطَدِ [٥]

وإنْ يلتقِ الحيُّ الجميعُ تُلاقِني
إلى ذرْوَةِ البيْتِ الرَّفيعِ المُصمَّدِ [٦]

(۱) **ترجمہ**۔ جب (بھی) قوم نے یہ پکارا کہ " نوجوان کون ہے" تو میں نے سمجھا کہ میں ہی مُراد ہوں پھر نہ میں نے کاہلی کی اور نہ تردّد۔ **مطلب**۔ لفظ نوجوان سے قوم کا مقصود میں اپنے آپ ہی کو سمجھتا ہوں اس لئے کہ کوئی دوسرا اس خطاب کا مستحق ہی نہیں۔ پس جب کبھی قوم کسی حادثہ کے وقت اس لفظ کے ذریعہ پکارتی ہے فوراً مقصد سمجھ جاتا ہوں اور مدد کے لئے پہنچ جاتا ہوں۔ ذرا بھی پس وپیش نہیں کرتا۔

(۲) **ترجمہ**۔ میں (قوم کی آواز سُن کر) کوڑا لے کر اس ناقہ کی طرف متوجّہ ہوا تو وہ نہایت تیزی سے چلی جب کہ چمکدار سنگستان کا سَراب موج زن تھا۔ **مطلب**۔ سُورج کی تیز شعاعوں کی وجہ سے ریت آبِ متحرک معلوم ہوتا تھا۔ شدّتِ گرما میں اپنی اور ناقہ کی بادیہ پیمائی کا اظہار مقصود ہے۔

(۳) **ترجمہ**۔ پس وہ ناقہ متبخترانہ انداز سے اس طرح چلی جیسے کہ مجلس کی وہ رقّاصہ چلتی ہے جو سفید دراز چادر کے دامن (لٹکا کر) اپنے مالک کو دکھاتی ہو۔ **مطلب**۔ ناقہ کی رفتار کو رقّاصہ کے کھَرْ گھڑے سے تشبیہ دی ہے اور دراز دُم کو چادر کے دامنوں سے۔ اس خاص قسم کے رقص میں جس کو کھَرْوَہْ کہا جاتا ہے۔ رقّاصہ پشواز کے دامن اُٹھا اُٹھا کر مختلف انداز سے ناظرین کو دکھاتی ہے۔ دوسرے مصرعہ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

(۴) **ترجمہ**۔ اور میں (کسی کے) خوف سے ٹیلوں پر فروکش ہونے والا نہیں ہوں مگر (بات یہ ہے کہ) جب قوم مجھ سے مدد مانگتی ہے تو میں (اس کو) مدد دیتا ہوں۔ **مطلب** یعنی مہمانوں کی ضیافت یا دشمنوں سے جنگ کرنے کے خوف سے میں کہیں نہیں چھپتا ہوں بلکہ قوم کی ہر اعانت کے لئے تیار ہوں خواہ ضیافتِ مہمانان ہو یا مقابلۂ اعداء۔

(۵) **ترجمہ**۔ اگر تُو مجھ کو قوم کی مجلس میں ڈھونڈیگا تو مجھ کو (وہاں) پائے گا اور اگر شراب کی بھٹیوں میں مجھ کو پکڑنا چاہے گا تو (وہاں بھی) پکڑ لے گا۔ **مطلب**۔ اپنے جامع جدّ وہزل ہونے کو بیان کرتا ہے کہ مجالس قوم میں بھی میرا حصّہ نمایاں ہوتا ہے اس لئے کہ صاحب حزم ورائے ہوں اور شراب خانے بھی مجھ سے آباد ہیں اس لئے کہ صاحب بذل وسخا اور پینے پلانے والا ہوں۔

(۶) **ترجمہ**۔ اگر تمام قبیلہ (فخر نسبی کے اظہار کے واسطے) مجتمع ہو تو مجھ کو تُو ایسے حال میں پائے گا کہ میں شریف اور

نَدامايَ بِيضٌ كالنُّجومِ وقَيْنةٌ   تَروحُ علينا بينَ بُرْدٍ ومُجسَدِ (1)

رَحيبٌ قِطابُ الجَيْبِ منها رَفيقةٌ
بِجَسِّ النَّدامى بَضَّةُ المُتَجرَّدِ (2)

إذا نحنُ قُلنا أسمِعينا انبرَتْ لَنا
على رِسْلِها مَطرُوقةً لمْ تَشَدَّدِ (3)

إذا رَجَّعتْ في صوتِها خِلتَ صوتَها
تَجاوُبَ أظآرٍ على رُبَعٍ رَدِي (4)

وَما زالَ تَشرابي الخُمورَ ولَذَّتي   وبَيعي وإنفاقي طَريفي ومُتْلَدي (5)

إلى أنْ تَحامَتْني العَشيرةُ كُلُّها   وأُفرِدْتُ إفرادَ البَعيرِ المُعَبَّدِ (6)

مقصود (فخر) خاندان کی بلندی سے نسبت رکھتا ہوں مطلب شرافتِ نسبی میں تمام قبیلہ وقوم پر اپنی برتری کا اظہار مقصود ہے۔

(۱) ترجمہ۔ میرے یارانِ جلسہ ستاروں کی طرح سفید (روشن رُو دوست) ہیں اور ایک مُغنیہ ہے جو سرِ شام دھاریدار چادر اور زعفرانی کپڑوں میں (ملبوس ہو کر) ہمارے پاس آتی ہے۔ مطلب۔ میرے ہمنشین نہایت باعزت اور شریف لوگ ہیں جن کے چہرے ستاروں کی مانند چمکتے ہیں اور ایک رقاصہ بھی شریکِ جلسہ رہتی ہے جو سرِ شام ہماری مجلس میں آتی ہے۔

(۲) ترجمہ۔ اُس (رقاصہ) کے گریبان کا چاک وسیع ہے دوستوں کی چھیڑ چھاڑ کے وقت نرم خُو ہے اس کے بدن کا کپڑوں سے عریاں رہنے والا حصّہ نرم و نازک ہے۔ مطلب نہایت خوش خُلق ہے جب یارانِ جلسہ مذاق کرتے ہیں تو کج خُلقی نہیں کرتی ہے۔ بدن کا کُھلا ہوا حصّہ جب نرم ہے تو کپڑوں میں ڈھکے چھپے اعضاء کا تو کیا ہی کہنا۔

(۳) ترجمہ۔ جب ہم اس سے کہتے ہیں کہ کچھ سُناؤ تو وہ نہایت نرم رفتار سے نیچی نگاہیں کئے ہوئے، بغیر سختی کے ہمارے سامنے آتی ہے۔ مطلب۔ نہایت باوقار اور شرمیلی ہے۔ شوخ و شنگ اور بے سلیقہ نہیں ہے۔

(۴) ترجمہ۔ جب وہ اپنی آواز میں گنگناتی ہے تو تو اس کی آواز کو موسمِ ربیع کے پیدا شدہ مُردہ بچّہ پر چند اونٹنیوں کا بلبلانا خیال کرے گا۔ مطلب۔ مغنیہ کی اس آواز کو جو وہ گلے میں گھماتی ہے اُن اونٹنیوں کی آواز سے تشبیہ دی ہے جو بلبلا کر بچّہ پر نوحہ کر رہی ہوں۔ چونکہ اِن اونٹنیوں کی آواز میں نرمی اور حُزن ہوگا لہٰذا یہ تشبیہ بلیغ ہے۔ اس قسم کی آواز بڑی پیاری معلوم ہوتی ہے۔ سعدیؒ فرماتے ہیں ؎

چہ خوش باشد آوازِ نرم و حزین + بگوشِ حریفانِ مستِ صبُوح

(۵) ترجمہ۔ میرا شراب پینا اور مزے اڑانا اور خود پیدا کردہ اور موروثی مال کو بیچنا اور خرچ کرنا برابر جاری رہا۔

(۶) ترجمہ۔ یہاں تک کہ تمام خاندان نے مجھ سے کنارہ کشی کر لی اور میں خارشتی تارکول ملے ہوئے اونٹ کی طرح یکہ و تنہا کر دیا گیا۔ مطلب۔ میری بلانوشی اور فضول خرچی کو دیکھ کر تمام خاندان نے میرا بائیکاٹ کر دیا۔ اور میں خارشتی اونٹ کی طرح کہ اس کے پاس کوئی شتر آنے

رأَيتُ بَني غَبراءَ لا يُنكِرونَني
وَلا أهلُ هذاكَ الطِّرافِ المُمَدَّدِ (۱)

ألا أيهذا اللائمي أحضرُ الوَغى
وَأنْ أشهدَ اللذّاتِ هل أنتَ مخلدي؟ (۲)

فإنْ كُنتَ لا تَستطيعُ دَفعَ مَنيتي فَدعني أُبادرْها بما مَلَكَتْ يَدي (۳)

ولولا ثَلاثٌ هُنَّ مِنْ عِيشةِ الفَتى وَجدِّكَ لمْ أحفِلْ مَتى قامَ عُوَّدي (۴)

فِمنهُنَّ سَبقي العاذِلاتِ بشَرْبةٍ كُمَيتٍ مَتى ما تُعْلَ بالماءِ تُزبِدِ (۵)

وكرِّي إذا نادَى المُضافُ مُجنَّباً كسِيدِ الغَضَى نبَّهتَهُ المُتَوَرِّدِ (۶)

نہیں دیا جاتا بالکل اکیلا رہ گیا۔

(۱) **ترجمہ**۔ میں دیکھتا ہوں کہ فقرار (چونکہ میں اُن پر احسان کرتا ہوں) اور اُن بڑے خیموں کے باشندے (چونکہ وہ میری صحبت کو مغتنم خیال کرتے ہیں) مجھے اُوپرا نہیں سمجھتے (بلکہ خوب جانتے ہیں)۔ **مطلب**۔ اگر خاندان نے مجھ سے کنارہ کشی کر لی تو کیا مضائقہ ہے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ تمام دنیا کے فقرار اور اُمرار مجھ سے واقف ہیں اور میری عزّت کرتے ہیں۔

(۲) **ترجمہ**۔ اے مجھے جنگ میں حاضر رہنے اور لذات میں موجود رہنے پر ملامت کرنے والے! ذرا سُن (اگر میں ان باتوں سے باز آجاؤں) تو کیا تُو مجھے حیاتِ جاودانی دے سکتا ہے؟ **مطلب**۔ جب کہ لڑائی اور لذّت کے موقع پر نہ جانا بھی دوامِ حیات کا سبب نہیں بن سکتا تو پھر کیوں اِس چند روزہ زندگی میں رزم اور بزم سے کنارہ کشی کی جائے لطف اور نام کیوں نہ حاصل کر لیا جائے۔

(۳) **ترجمہ**۔ پس اگر تو میری مَوت نہیں ٹال سکتا تو میرا پیچھا چھوڑ۔ تاکہ مرنے سے قبل مَیں اپنے مال کو صَرف کر ڈالوں۔ **مطلب**۔ جب کہ مال و دولت انسان کو مرنے سے نجات نہیں دلا سکتا تو پھر اس کا جمع کرنا فضول ہے انسان کو چاہیے کہ زندگانی عیش و عشرت سے بسر کرے۔

(۴) **ترجمہ**۔ پس اگر وہ تین چیزیں نہ ہوتیں جو ایک (شریف) نوجوان کے واسطے باعثِ لذّت ہیں تو تیرے نصیب کی قسم! مجھے اس کی کچھ پرواہ نہ ہوتی کہ میرے پُرسانِ حال (میری زندگی سے مایوس ہوکر) کب (میری بالیں سے) اُٹھ کھڑے ہوئے۔ **مطلب**۔ اگر یہ لذائذِ ثلاثہ (جو آئندہ اشعار میں مذکور ہیں) نہ ہوتے تو مجھے اپنے مَرنے کی کوئی پرواہ نہ ہوتی۔ محض اِنہی تین چیزوں کے آسرے پر زندگانی ہے۔

(۵) **ترجمہ**۔ منجملہ اُن (تین چیزوں) کے (ایک تو) ملامت گروں (کی بیداری) سے قبل میرا ایسی سُرخ سیاہی مائل شراب اُڑا جانا ہے (جو اس قدر تُند اور تیز ہے) کہ جب اس میں پانی مِلایا جائے تو جھاگ دینے لگے۔

(۶) **ترجمہ**۔ (دوسرا امر جو میری زندگی کا سہارا ہے) جب کوئی مظلوم مدد کے لئے پکارے تو ایک فراخ گام گھوڑے کو (اس مظلوم کی جانب بغرضِ حمایت) میرا پھیر لینا ہے جو اُس بھیڑیئے کی طرح (تیز رَو) ہے جو درخت غضا کے نیچے رہتا ہو (اور جو شدّتِ پیاس میں پانی پینے کے لئے) گھاٹ پر اُترنے والا ہو اور جس کو تُو نے ہُل کار دیا ہو۔ **مطلب**۔ درختِ غضا کے نیچے رہنے والا بھیڑیا پہلے ہی بڑا تیز و تُند اور

وَتَقصيرُ يَوْمِ الدَّجنِ وَالدجنُ مُعجِبٌ
بِبَهْكَنَـــةٍ تَحتَ الطِّرافِ المُعمَّدِ (۱)
كأنَّ البُرِينَ وَالدَّماليجَ عُلِّقتْ علىٰ عُشَرٍ أوْ خِرْوَعٍ لمْ يُخضَّدِ (۲)
كَريمٍ يُرَوّي نَفسَهُ في حَيَاتِهِ
سَتَعلَمُ إنْ مُتنا غداً أينا الصَّدي (۳)
أرَى قَبرَ نَحَّامٍ بَخيلٍ بِمالِهِ
كقَبرِ غَويٍّ في البَطالَةِ مُفسِدِ (۴)
تَرَى جُثوَتَينِ مِنْ تُرابٍ عَلَيْهِما
صَفائحُ صُمٌّ مِنْ صَفيحٍ مُنَضَّدِ (۵)

خوفناک ہوتا ہے۔ مزید برآں بحالتِ تشنگی گھاٹ پر جاتے ہو اُس کو ہل کار دیا گیا ہو تو اس کی تیز رفتاری کا کیا ٹھکانا ہوگا ایسے تیز رفتار بھیڑیئے سے گھوڑے کو تیز روی میں تشبیہ دی ہے۔ یعنی بعجلتِ تمام ایسے تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر اس مظلوم کی حمایت کے لئے پہنچ جاتا ہوں۔

(۱) ترجمہ۔ (تیسری چیز جو جینے کا سہارا ہے) ابرو باراں کے دن کو اس حالت میں کہ (آشفتہ دِلوں کو وہ) بارش خوب بھاتی ہو ایک حسین نازک اندام محبوبہ کے ذریعہ بلند خیمہ کے نیچے کوتاہ کر دینا ہے۔ مطلب۔ دن کو کوتاہ کرنا بایں معنی ہے کہ لذّت و سرور میں دن کا پتہ نہیں چلتا گویا صبح سے شام ملی ہوئی ہے جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے ؎

ایّامِ مصیبت کے تو کاٹے نہیں کٹتے
دن عیش کے گھڑیوں میں گزر جاتے ہیں کیسے!

(۲) ترجمہ۔ (محبوبہ اس قدر نازک اندام ہے کہ اس کے ہاتھ پاؤں میں زیورات دیکھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ) گویا پازیب اور بازو بند بن ترشے مدار یا ارنڈ پر لٹکا دیئے گئے ہیں۔ مطلب۔ اس کے ہاتھ پیر نزاکت میں مدار اور ارنڈ کی نرم شاخوں کی طرح ہیں۔ لم یخضد کی قید اس لئے لگائی کہ شاخیں چھٹ جانے کے بعد درخت میں پہلی سی نرمی لچک اور ضخامت باقی نہیں رہتی۔

(۳) ترجمہ۔ میں ایک ایسا بھلا آدمی ہوں جو اپنے آپ کو اپنی زندگی میں (شراب سے) سیراب کرتا ہے (اے ملامت گر!) اگر ہم کل کو مرے تو عنقریب تو جان لے گا کہ ہم میں سے (درحقیقت) کون پیاسا ہے۔ مطلب۔ یعنی ہم سیراب ہو کر مریں گے اور ہماری نیت تیری طرح ڈانوا ڈول نہ ہوگی۔ اُردو کا کیا خوب شعر ہے ؎

لُطفِ مے تجھ سے کیا کہوں زاہد
ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

(۴) ترجمہ۔ میں کنجوس اپنے مال پر بخل کرنے والے کی قبر، گمراہ لہو و نشاط (اور) اپنے مال کو بگاڑنے والے (انسان) کی قبر کے مثل دیکھتا ہوں۔ مطلب۔ مرنے کے بعد جب کہ دونوں کی قبر کا یکساں حال ہے تو پھر بخل سے کیا فائدہ؟ اور مال کو شراب نوشی اور مہمانوں کی ضیافت وغیرہ میں کیوں نہ صَرف کر دیا جائے۔

(۵) ترجمہ۔ (ان دونوں کے مرنے کے بعد) تو مٹی کے دو ڈھیر دیکھے گا جن پر پتھر کی چوڑی چکلی سلوں میں سے کچھ

أَرَى الْمَوْتَ يَعْتَامُ الْكِرَامَ وَيَصْطَفِي
عَقِيلَةَ مَالِ الْفَاحِشِ الْمُتَشَدِّدِ (۱)

أَرَى الْعَيْشَ كَنْزاً نَاقِصاً كُلَّ لَيْلَةٍ — وَمَا تَنْقُصِ الْأَيَّامُ وَالدَّهْرُ يَنْفَدِ (۲)

لَعَمْرُكَ إِنَّ الْمَوْتَ مَا أَخْطَأَ الْفَتَى — لَكَالطِّوَلِ الْمُرْخَى وَثِنْيَاهُ بِالْيَدِ (۳)

يَلُومُ وَمَا أَدْرِي عَلَامَ يَلُومُنِي ؟ — كَمَا لَامَنِي فِي الْحَيِّ قُرْطُ بْنُ مَعْبَدِ (۴)

فَمَا لِي أَرَانِي وَابْنَ عَمِّي مَالِكاً — مَتَى أَدْنُ مِنْهُ يَنْأَ عَنِّي وَيَبْعُدِ (۵)

ٹھوس اور سخت سِلیں اُوپر تلے رکھی ہوتی ہوں گی **مطلب** مَرنے کے بعد بخیل اور سخی میں کوئی امتیاز نہیں۔ دونوں کی قبریں یکساں حالت میں ہوتی ہیں اس لئے بُخل کرکے مال جوڑنے سے کیا فائدہ؟ بخیل کی قبر پر بھی پتھر ہی ہوں گے۔ سونے چاندی کی سِلیں تو ہونے سے رہیں۔

(۱) **ترجمہ**۔ میں دیکھتا ہوں کہ مَوت سخی لوگوں (کی جان) کو (فنا کے لئے) منتخب کرتی ہے اور سخت بخیل آدمی کے نفیس مال کو (چھانٹ چھانٹ کر) فنا کرتی ہے۔ **مطلب** یعنی سخی کے پاس صرف جان ہے اس لئے مَوت اس کی جان ہی لے سکتی ہے اور سخی کو جان دینے میں بھی کوئی عذر نہیں ہوسکتا۔ ہاں بخیل کو جان سے زیادہ مال پیارا ہے۔ تو گو مَوت اس کی جان کو بھی نہ چھوڑے گی مگر زندگی میں ہی اس کے نفیس مال کو فنا کرکے اس کو جان کنی سے بھی زیادہ تکلیف پہنچاتی ہے۔ اب دیکھ لو راحت میں کون ہے اور رنج میں کون! بعض شارحین نے شعر کا مطلب یہ بیان کیا ہے۔ سخی کو جان عزیز ہے اور بخیل کو مال۔ مَوت ہر ایک کی عزیز چیز کو چھین لیتی ہے۔ زوزنی نے یہ توجیہ کی ہے کہ مَوت سخی کی جان کو فنا کے لئے اور بخیل کے مال کو مَوت کے بعد باقی رہ جانے کے لئے منتخب کرتی ہے۔

(۲) **ترجمہ**۔ میں زندگی کو ایک ایسا خزانہ سمجھتا ہوں جو ہر شب (کچھ نہ کچھ) گھٹتا رہتا ہے اور زمانہ اور (دَور) ایّام جس چیز کو گھٹاتا ہے وہ (ایک روز ضرور) فنا ہو جائیگی۔ **مطلب**۔ عمر نا قابلِ بقا چیز ہے۔

(۳) **ترجمہ**۔ تیری جان کی قسم! بے شبہ مَوت جان سے خطا کرنے کے زمانہ میں ڈھیلی رسّی کی طرح ہے درانحالیکہ اس کے دونوں کنارے (کھینچ لینے والے شخص کے) ہاتھ میں ہوں۔ **مطلب**۔ زندگی ایک مہلت اور ڈھیل کا زمانہ ہے جس میں ہر وقت مَوت کا کھٹکا لگا ہوا ہے جیسے کسی چوپایہ کے پاؤں میں رسّی باندھ کر چراگاہ میں چھوڑ دیا جائے اور رسّی کے دونوں کنارے ہاتھ میں پکڑ لئے جائیں۔ جس کے ذریعہ ہر وقت اس کو چرنے سے باز رکھا جاسکتا ہے۔

(۴) **ترجمہ**۔ (جب کہ دُنیاوی زندگانی چند روزہ ہے) تو مجھے کیا ہوگیا ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے چچازاد بھائی مالک کو (اس حالت میں) دیکھتا ہوں کہ میں جتنا اس سے قریب ہوتا ہوں اسی قدر وہ مجھ سے الگ ہوتا جاتا ہے اور دُور بھاگتا ہے۔ **مطلب**۔ جب کہ دُنیا فانی اور زندگی چند روزہ ہے تو پھر لڑنا جھگڑنا مناسب نہیں ہے۔

(۵) **ترجمہ**۔ وہ (مالک) مجھ ملامت کرتا رہتا ہے جیساکہ (ایک مرتبہ) مَعبُد کے بیٹے قُرط نے قبیلہ میں مجھ کو ملامت کی تھی اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ کس بنار پر مجھے ملامت کرتا ہے۔ **مطلب**۔ جیساکہ قرط بن معبد کی شکایت بیجا تھی اسی طرح مالک کی شکایت بے وجہ ہے۔

وَأَيْأَسَنِي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ طَلَبْتُهُ ... كَأَنَّا وَضَعْنَاهُ إِلَى رَمْسِ مُلْحَدِ [1]

عَلَى غَيْرِ ذَنْبٍ قُلْتُهُ غَيْرَ أَنَّنِي ... نَشَدْتُ فَلَمْ أُغْفِلْ حَمُولَةَ مَعْبَدِ [2]

وَقَرَّبْتُ بِالْقُرْبَى، وَجَدِّكَ إِنَّنِي ... مَتَى يَكُ أَمْرٌ لِلنَّكِيثَةِ أَشْهَدِ [3]

وَإِنْ أُدْعَ لِلْجُلَّى أَكُنْ مِنْ حُمَاتِهَا ... وَإِنْ يَأْتِكَ الْأَعْدَاءُ بِالْجَهْدِ أَجْهَدِ [4]

وَإِنْ يَقْذِفُوا بِالْقَذْعِ عِرْضَكَ أَسْقِهِمْ ... بِكَأْسِ حِيَاضِ الْمَوْتِ قَبْلَ التَّهَدُّدِ [5]

بِلَا حَدَثٍ أَحْدَثْتُهُ وَكَمُحْدِثٍ ... هِجَائِي وَقَذْفِي بِالشَّكَاةِ وَمُطْرَدِي [6]

فَلَوْ كَانَ مَوْلَايَ امْرَءًا هُوَ غَيْرَهُ ... لَفَرَّجَ كَرْبِي أَوْ لَأَنْظَرَنِي غَدِي [7]

(۱) ترجمہ۔ اُس (مالک) نے ہر اُس بھلائی سے مجھے مایوس کر دیا جو میں نے اس سے چاہی تو گویا کہ ہم نے اسے مُردے کی قبر میں دفن کر دیا۔ **مطلب**۔ اب میں اس سے اس طرح ناامید ہوں جس طرح کہ مُردے سے۔ کما فی قولہ تعالیٰ کَمَا یَئِسَ الْکُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ

(۲) ترجمہ۔ بدون کسی بات کے جو میں نے اس کو کہی ہو (وہ مجھے ملامت کرتا ہے) لیکن میں نے (اپنے بھائی) معبد کے اُونٹ ڈھونڈ دیئے اور انہیں بے نشان نہ چھوڑا۔ **مطلب**۔ اگر اس کی ناراضی کا سبب ہو سکتا ہے تو صرف یہ کہ میں اپنے بھائی کے گم شدہ اُونٹ تلاش کر دیئے تھے اور یہ کوئی ناراضی کی وجہ نہیں ہو سکتی۔

(۳) ترجمہ۔ (اگرچہ رشتہ دار مجھ سے دُور بھاگے) لیکن رشتہ داریوں کی وجہ سے میں پاس لگا رہا تیری بزرگی کی قسم (مجھ سے بھی قطع تعلق منظور نہیں) جب کوئی کوشش کرنے کی بات (پیش) آئے گی میں حاضر ہوں گا۔ **مطلب**۔ اگرچہ تو اور دوسرے رشتہ دار کتنا ہی قطع تعلق کریں لیکن میں پھر بھی سب کا شریک رنج و غم رہوں گا۔

(۴) ترجمہ۔ اگر میں کسی بڑی مصیبت کے وقت بلایا جاؤں گا تو میں اس (تیرے حرم سرا) کے محافظوں میں سے ہوں گا اور اگر تیرے اُوپر دشمن چڑھ آئیں گے تو ان کے مقابلہ میں (تیری جانب سے موافقت کرتے ہوئے) پوری کوشش کروں گا۔

(۵) ترجمہ۔ اگر وہ (دشمن) تیری آبرو پر فحش کاری کا دھبہ لگائیں گے تو ڈرانے دھمکانے سے قبل ہی میں ان کو موت کی حوضوں کا پیالہ پلا دوں گا (یعنی دھمکی سے قبل ہی ان کو مار ڈالوں گا)۔

(۶) ترجمہ۔ (مالک کا) میری بُرائی کرنا اور مجھے شکایت کا نشانہ بنانا اور دھکے دینا بدون کسی بات کے ہے جو میں نے کی ہو اور ہے مثل خطا کار کے ساتھ طرزِ عمل کے)۔ **مطلب**۔ مالک خواہ مخواہ مجھے موردِ الزام بنا رہا ہے، میں نے اس کے ساتھ کوئی بھی بُرائی نہیں کی۔

(۷) ترجمہ۔ اگر میرا چچازاد بھائی اس کے علاوہ کوئی دوسرا ہوتا تو وہ میری مصیبت دُور کرتا یا (کم از کم) مجھے کل تک کی مہلت دیتا۔ **مطلب**۔ لیکن اُس نے کچھ نہ کیا اور بلا وجہ ایک دم مجھے ستانا شروع کر دیا۔

وَلكنَّ مَولَايَ امرُؤٌ هُوَ خانِقي
عَلى الشُّكرِ والتَّسْآلِ أَوْ أَنا مُفتَدي (١)

وَظُلْمُ ذَوي القُربَى أَشدُّ مضَاضَةً
عَلى المَرْءِ مِنْ وَقعِ الحسامِ المُهَنَّدِ (٢)

فذَرْني وَخُلقي إنني لَكَ شاكرٌ
وَلَوْ حلَّ بَيتي نائِياً عِندَ ضَرْغدِ (٣)

فلوْ شاءَ رَبي كُنتُ قَيسَ بنَ خالِدٍ
وَلوْ شاءَ رَبي كنتُ عَمرَو بنَ مَرْثَدِ (٤)

فاصبَحْتُ ذا مالٍ كثيرٍ وَزارَني بَنُونَ كِرامٌ سَادَةٌ لِمُسَوَّدِ (٥)

أَنا الرَّجلُ الضربُ الذي تَعرِفُونَهُ خَشَاشٌ كرأسِ الحيّةِ المُتوقّدِ (٦)

فآليتُ: لا يَنفَكُّ كشْحِي بِطَانَةً
لِعَضْبٍ رَقيقِ الشَّفرَتينِ مُهَنَّدِ (٧)

(١) ترجمہ۔ لیکن میرا چچازاد بھائی ایسا آدمی ہے جو ہر حالت میں میرا گلا دباتا ہے خواہ اس کا شکریہ ادا کروں یا اس سے معافی چاہوں یا اُسے کچھ دے کر جان چھڑاؤں۔

(٢) ترجمہ۔ رشتہ داروں کا ظلم آدمی پر ہندی قاطع تلوار کے وار سے بھی کاٹ میں زیادہ سخت ہے۔ مطلب انسان ہندی تلوار کی ضرب برداشت کر سکتا ہے لیکن رشتہ داروں کا ظلم نہیں سہا جا سکتا۔

(٣) ترجمہ۔ پس مجھے میرے حال پر چھوڑ دے میں (ہر حالت میں) تیرا شکرگزار ہوں خواہ میرا گھر دُور ہوتے ہوتے ضرغد کے قریب ہو جائے۔ مطلب۔ جب تیری اور میری طبیعت میں بون بعید ہے تو بس اب مجھے معاف کر میں ہر حال میں تیرا شکرگزار ہوں خواہ تیرے قریب رہوں یا تجھ سے بہت دُور کوہ ضرغد پر جا بسوں۔

(٤) ترجمہ۔ اگر میرا پروردگار چاہتا تو میں قیس بن عاصم یا عمرو بن مرثد بن جاتا۔ مطلب۔ یعنی ان کی جیسی دولت اور کثرت اولاد مجھ کو بھی میسر ہوتی۔

(٥) ترجمہ۔ تو میں بہت بڑا مالدار ہو جاتا اور میری زیارت کو آتے ایک سردار کے (یعنی میرے) سردار اور شریف بیٹے۔ مطلب۔ شاعر ان سرداروں کے مثل متموّل اور کثیر الاولاد ہو جانے کی تمنا اس وجہ سے کرتا ہے کہ اکثر لوگوں کی ناراضی اور لڑائی جھگڑے محض افلاس اور عدم انصار کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ عمرو بن مرثد نے طرفہ کے یہ اشعار سُن کر اپنے دسوں بیٹوں کو بُلایا اور ہر ایک سے اس کے مال کا دسواں حصّہ طرفہ کو دلوا کر ان کے برابر اس کو مالدار بنا دیا۔

(٦) ترجمہ۔ میں ایک ایسا چُست و چالاک آدمی ہوں جس سے تم خوب واقف ہو۔ کاموں میں اس طرح گھُس جانے والا ہوں جیسے سانپ کا سانپ کا چمکتا ہوا پھن (کہ تنگ سے تنگ سوراخ میں گھُس جاتا ہے)۔

(٧) ترجمہ۔ میں نے قسم کھالی ہے کہ میرا پہلو ہمیشہ ایک ہندی باریک دُو دھاری تیز تلوار کا استر بنا رہے گا۔ (یعنی ایک تیز تلوار ہمیشہ میرے پہلو سے بندھی رہے گی)۔

حُسامٍ إذا ما قُمتُ مُنتَصراً بِــهِ
كَفَى العَوْدَ مِنهُ البَدْءُ لَيسَ بِمِعضَدِ (۱)

أَخِي ثِقَــةٍ لا يَنثَنِي عَنْ ضَرِيبَةٍ
إذا قِيلَ مَهلاً قالَ حاجِزُهُ قَدِي (۲)

إذا ابتَدَرَ القَومُ السِّلاحَ وَجَدتَنِي
مَنِيعاً إذا بَلَّتْ بِقَــائِمِهِ يَدِي (۳)

وَبَرْكٍ هُجُودٍ قَدْ أَثارَتْ مَخافَتِي بَوادِيَها أَمشِي بِعَضبٍ مُجَرَّدِ (۴)

فَمَرَّتْ كَهَاةٌ ذاتُ خَيفٍ جُلالَةٌ عَقِيلَةُ شَيخٍ كالوَبِيلِ يَلَنْدَدِ (۵)

يَقُولُ وَقَدْ تَرَّ الوَظِيفُ وَسَاقُها أَلَسْتَ تَرَى أَنْ قَدْ أَتَيْتَ بِمُؤْيِدِ؟ (۶)

وقالَ: أَلا ماذا تَرَوْنَ بِشارِبٍ شَدِيدٍ عَلَيْنا بَغْيُهُ مُتَعَمِّدِ (۷)

(۱) ترجمہ۔ ایسی قاطع تلوار (کو اپنے پہلو سے لٹکائے رکھنے کی قسم کھائی ہے) کہ جب میں اس کے ذریعہ بدلہ لینے کھڑا ہوں تو اس کا پہلا وار دوسرے وار سے کفایت کرے اور (درخت کاٹنے کی) درانتی (کے مثل) نہ ہو یعنی ایسی تلوار جو پہلے وار میں خاتمہ کر دے دوسرے وار کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔

(۲) ترجمہ۔ (اور جو) بھروسہ کی ہو نشانہ سے نہ اُچٹے جب (اس کے چلانے والے سے) کہا جائے کہ ٹھہر! تو اس کا روکنے والا (جس پر وہ پڑ رہی ہے) کہے میرے ختم کرنے کے واسطے پہلا وار کافی ہے۔ (یعنی میں تو پہلے ہی ضرب سے نہ بچ سکوں گا اب روکنے سے کیا فائدہ)۔

(۳) ترجمہ۔ (کسی حادثہ کے وقت) جب قوم (اپنے اپنے) ہتھیار لینے دوڑے تو جس وقت اُس (تلوار) کے قبضہ پر میرا ہاتھ جم جائے تو تو مجھ کو ہی غالب پائے گا۔ (یعنی جنگ میں مَیں اس تلوار کی وجہ سے سب پر حاوی رہونگا)۔

(۴) ترجمہ۔ بہت سے سوتے ہوئے اُونٹ جب میں ننگی تلوار لے کر (ان کی طرف) چلا تو میرے ڈر نے اُن میں سے اگلے اُونٹوں کو بھڑکا دیا۔ **مطلب**۔ یعنی مجھ کو تلوار ہاتھ میں لئے اپنی طرف آتا دیکھ کر اُونٹ اس خوف سے بھاگے کہ یہ ذبح کرنے کے لئے آرہا ہے۔

(۵) ترجمہ۔ (مجھ سے ڈر کر بھڑکنے کی حالت میں) ایک بڑی موٹی بڑے بڑے تھنوں والی ناقہ (میرے پاس سے) گزری جو ایک ایسے سخت جھگڑا لو بڈھے کا نفیس مال تھی جو (بڑھاپے کی وجہ سے سوکھ کر) لٹھ کی طرح (ہو گیا) تھا۔ **مطلب** ایسے سخت خو بڈھے کی عمدہ اونٹنی میرے سامنے آئی جس کو میں نے اپنے ندیموں کے لئے بے خوف ذبح کر دیا۔ بڈھے سے مراد شاعر کا باپ ہے جس کا قرینہ آئندہ تیسرے شعر میں موجود ہے۔

(۶) ترجمہ۔ وہ (بڈھا) اس حالت میں کہ ناقہ کی پنڈلی اور اگلا پاؤں کٹ چکا تھا (مجھ سے) کہہ رہا تھا کہ کیا تو نہیں دیکھتا کہ (ایسی عمدہ ناقہ کو ذبح کر کے) تو نے (ہم پر ایک بڑی مصیبت لا ڈالی ہے۔

(۷) ترجمہ۔ اور اُس (بڈھے) نے (اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر) کہا ذرا سنو! تم (مجھ کو) کیا مشورہ دیتے ہو کہ ایک ایسے شرابی کے ساتھ کیا کیا جائے جس کی سرکشی قصداً

وَقَالَ : ذَرُوهُ إِنَّمَا نَفْعُهَا لَهُ
وَإِلَّا تَكُفُّوا قَاصِيَ الْبَرْكِ يَزْدَدِ (۱)

فَظَلَّ الإِمَاءُ يَمْتَلِلْنَ حُوَارَهَا
وَيُسْعَى عَلَيْنَا بِالسَّدِيفِ الْمُسَرْهَدِ (۲)

فَإِنْ مُتُّ فَانْعَيْنِي بِمَا أَنَا أَهْلُهُ
وَشُقِّي عَلَيَّ الْجَيْبَ يَابْنَةَ مَعْبَدِ (۳)

وَلَا تَجْعَلِينِي كَامْرِئٍ لَيْسَ هَمُّهُ
كَهَمِّي وَلَا يُغْنِي غَنَائِي وَمَشْهَدِي (۴)

بَطِيءٍ عَنِ الْجُلَّى سَرِيعٍ إِلَى الْخَنَا
ذَلُولٍ، بِأَجْمَاعِ الرِّجَالِ مُلَهَّدِ (۵)

ہم پر سخت (ہوگئی) ہے۔ **مطلب** ۔شارب سے مراد طرفہ ہے یہ سوال محض شارب خمر کی تحمیق وتجہیل کے واسطے تھا چنانچہ بدون انتظارِ جواب پھر خود یہ کہتا ہے۔

(۱) **ترجمہ**۔اور (پھر) اُس نے کہا اس (شرابی) کو چھوڑدو۔ اُس (ناقہ یا اُونٹوں) کا نفع اسی کے واسطے ہے (اس لئے کہ یہی میراوارث ہے) اور (ہاں) اگر دُور کے اونٹوں کو (اس سے) نہ بچاؤگے تو یہ ان کو بھی ذبح کرڈالے گا (یعنی خیر ایک ناقہ کا تو کچھ نہیں مگر اب اوروں کو بچاؤ۔

(۲) **ترجمہ**۔ تو چھوکریاں اس ناقہ کے (پیٹ میں سے نکلے ہوئے) بچّہ کو چنگاریوں پر (اپنے لئے) بھوننے لگیں اور اس کا فربہ کوہان (یا فربہ کوہان کے ٹکڑے) ہمارے لئے جلد جلد (لائے جانے لگے یا خدّام) لانے لگے۔ **مطلب** وہ ناقہ حاملہ اور بہت زیادہ قیمتی تھی اس کو ذبح کرنے کے بعد اچھا گوشت ہم نے کھایا اور بقیہ گوشت چھوکریوں کے حصّہ میں آیا۔

(۳) **ترجمہ**۔اگر میں مرجاؤں تو اے معبد کی بیٹی (میری بھتیجی) میری موت کی خبر اس طریقہ سے (لوگوں کو) سُنانا جس کا میں مستحق ہوں اور میرے اوپر (سوگ میں) گریبان چاک کرنا۔ **مطلب**۔ عرب کا دستور تھا کہ مرنے والے کی شان وحیثیت کے مطابق خبرِ مرگ سُنائی جاتی تھی اور نوحہ گری بھی ہر ایک کی حالت کے موافق کی جاتی تھی۔ چنانچہ رؤسا کے مرنے پر سال سال بھر تک رونے والی عورتوں کو اُجرت دے کر نوحہ کرایا جاتا تھا۔ اسی لئے شاعر اپنی بڑائی کے مطابق سوگ اور ماتم کرنے کی وصیت کرتا ہے۔

(۴) **ترجمہ**۔ اور مجھے اُس شخص کی طرح نہ کردینا جس کی ہمّت میری ہمّت کی طرح نہیں اور نہ (مہمّات میں) میری طرح اس کی کارپردازی ہے اور نہ میری طرح اس کا لڑائیوں میں حاضر ہوتا ہے (غرض کم مرتبہ لوگوں کی طرح مجھے نہ بنادینا)۔

(۵) **ترجمہ**۔(میری موت اُس آدمی کی طرح نہ کردینا جو) بڑے کاموں میں سُست اور بُرے کام میں چُست ہو لوگوں کے دھول دھپّوں کی وجہ سے ذلیل اور (مجالس میں سے) دھکیلا ہوا ہو۔

فَلَوْ كُنْتُ وَغْلاً في الرِّجالِ لَضَرَّني
عَداوَةُ ذِي الأَصْحابِ والمُتَوَحِّدِ (۱)

وَلٰكِنْ نَفَى عَنِّي الرِّجالَ جَراءَتي
عَلَيْهِمْ وإقْدامِي وصِدقي ومَحْتِدِي (۲)

لَعَمْرُكَ ما أَمْرِي عَلَيَّ بِغُمَّةٍ
نَهارِي وَلا لَيْلِي عَلَيَّ بِسَرْمَدِ (۳)

وَيَوْمٍ حَبَسْتُ النَّفْسَ عِنْدَ عِراكِهِ
حِفاظاً عَلَى عَوْراتِهِ والتَّهَدُّدِ (۴)

عَلَى مَوْطِنٍ يَخْشَى الفَتَى عِنْدَهُ الرَّدَى
مَتَى تَعْتَرِكْ فِيهِ الفَرائِصُ تُرْعَدِ (۵)

وَأَصْفَرَ مَضْبُوحٍ نَظَرْتُ حِوارَهُ
عَلَى النّارِ، وَاسْتَوْدَعْتُهُ كَفَّ مُجْمِدِ (۶)

(۱) ترجمہ۔ اگر میں لوگوں میں کمینہ ہوتا تو یقیناً کینہ والے یا تنہا شخص کی دشمنی مجھے نقصان پہنچاتی۔ مطلب لیکن چونکہ میں نہایت بہادر اور نڈر ہوں لہٰذا اب مجھے کسی کی پرواہ نہیں۔

(۲) ترجمہ۔ لیکن لوگوں پر میری جرأت نے اور (جنگ میں) پیشقدمی، اور راست بازی اور نسلی شرافت نے لوگوں کی مخالفت کو مجھ سے دُور کر دیا (اب بڑے سے بڑا آدمی بھی مجھ سے نظر نہیں ملا سکتا)۔

(۳) ترجمہ۔ تیری جان کی قسم! میرا کوئی کام دن میں مجھے تردد میں نہیں ڈالتا اور نہ میری رات میرے اُوپر (غم و فکر کی وجہ سے) دراز ہے۔ مطلب۔ پست ہمتی کی وجہ سے انسان اپنے کاموں میں متردد ہوتا ہے اور رنج و غم کی وجہ سے رات دراز ہو جاتی ہے۔ لیکن اولوالعزم اور بہادر لوگ اِن دونوں باتوں سے ناآشنا ہوتے ہیں۔

(۴) ترجمہ۔ بہت سے ایسے دن ہیں کہ جن میں میں نے قتل و قتال کے وقت اپنی آبرُو کی حفاظت اور دشمنوں کی دھمکی کے خیال سے اپنے نفس کو تھامے رکھا۔ (اور دل کو گھبرانے نہ دیا)۔

(۵) ترجمہ۔ ایسے مقام پر (نفس کو قابو میں رکھا) جہاں بہادر کو (بھی) ہلاکت کا ڈر ہو اور جب (گھمسان کی لڑائی میں) شانہ سے شانہ رگڑ کھاتے تو (گھبراہٹ سے) کپکپانے لگے۔ مطلب۔ ایسے دن میں نفس کو قابو میں رکھا جہاں بڑے بڑے بہادر لرزہ براندام ہو جائیں۔

(۶) ترجمہ۔ بہت سے جھلسے ہوئے زرد (رنگ) تیر (جُوئے کی بازی لگانے کے لئے) ہارنے والے جواری کے (ہاتھ میں دیئے اور (ہاتھ پیر تاپنے کے لئے) آگ پر بیٹھ کر میں نے اس کے جواب کا انتظار کیا۔ مطلب۔ اپنی قمار بازی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ایام سرما (قحط) میں ہارنے والے جواری کے ہاتھ سے جُوا کھلواتا ہوں۔

أَرَى المَوْتَ أَعْدادَ النُّفُوسِ وَلا أَرَى
بَعِيداً غداً ما أَقْرَبَ اليَومِ مِنْ غَدِ ![1]

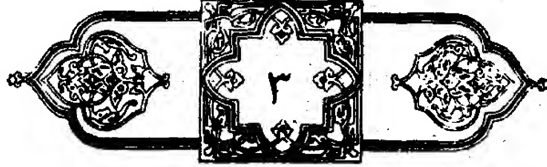
سَتُبْدِي لَكَ الأَيّامُ ما كُنْتَ جاهِلاً
وَيأْتِيكَ بالأَخْبارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ[2]

وَيَأْتِيكَ بالأَخْبارِ مَنْ لَمْ تَبِعْ لَهُ
بَتاتاً وَلَمْ تَضْرِبْ لَهُ وَقْتَ مَوْعِدِ[3]

(۱) ترجمہ۔ مَیں موت کو جانوں کی تعداد میں سمجھتا ہوں (جتنے نفوس ہیں اتنی ہی موتیں۔ ہر نفس کے لئے موت ہے جو آج نہ مرا کل مرے گا) اور کل (بھی) دُور نہیں۔ آج سے کل کس قدر قریب ہے (تو پھر موت سے ڈرنا اور گھبرانا فضول ہے)۔

(۲) ترجمہ۔ تیرے لئے زمانہ اُن چیزوں کو ظاہر کریگا جن سے تُو بالکل غافل ہے اور تجھے وہ شخص خبریں لاکر سُنائے گا جس کو تُو نے کوئی توشہ نہیں دیا (غرض غیر متوقع طریقہ سے زمانہ تیرے سامنے واقعات پیش کرے گا)۔

(۳) ترجمہ۔ تجھے وہ شخص خبر لاکر سُنائے گا جس کے لئے تُو نے کوئی زادِ سفر نہیں خریدا اور نہ اس کے لئے کوئی ملاقات کا وقت متعین کیا۔ (زمانہ انسان پر اُن واقعات کا انکشاف کرتا ہے جن کا اُسے کوئی سان و گمان بھی نہ تھا)



المعلقة الثالثة

وَقال زُهَيْرُ بْنُ أَبي سُلْمَى الْمُزَنيُّ :

أَمِنْ أُمِّ أَوْفَى دِمْنَةٌ لَمْ تَكَلَّمِ بِحَوْمانَةِ الدُّرَّاجِ فَالْمُتَثَلَّمِ (۱)

وَدارٌ لَها بالرَّقمتَيْنِ كأَنَّها مَراجيعُ وَشْمٍ فِي نَوَاشرِ مِعصَمِ (۲)

بِهَا الْعِينُ وَالْآرْآمُ يَمْشِينَ خِلْفَةً
وأَطْلاؤُها يَنْهَضْنَ مِنْ كُلِّ مَجْثِمِ (۳)

وَقَفْتُ بِهَا مِنْ بَعْدِ عِشْرِينَ حِجَّةً
فَلأْياً عَرَفْتُ الدَّارَ بَعْدَ تَوَهُّمِ (۴)

أَثافِيَّ سُفْعاً فِي مُعَرَّسِ مِرْجَلِ
وَنُؤْياً كَجَذْمِ الْحَوْضِ لَمْ يَتَثَلَّمِ (۵)

یہ معلقہ زُہیر بن ابی سُلمیٰ مُزَنی کا ہے۔

(۱) **ترجمہ**۔ کیا یہ کوڑا کباڑ ڈالنے کی جگہ جس نے بات چیت نہیں کی اُمِّ اوفیٰ (کے گھر) کی ہے جو درّاج اور متثلّم کی پتھریلی زمین میں واقع ہے۔ **مطلب**۔ چونکہ عرصۂ دراز کے بعد دیارِ محبوب پر گزر ہوا بطورِ دردمندی یا شک کے اُن کے متعلق سوال کرتا ہے۔

(۲) **ترجمہ**۔ اور اُس (اُمِّ اوفیٰ) کا ایک گھر (صمّان کے) دو باغوں کے درمیان ہے جس کے نشانات گویا کہ پہنچے کے ظاہر حصّہ پر دوبارہ گودنے کے نشانات ہیں۔ **مطلب**۔ سیلابوں کی وجہ سے مٹی بہہ کر مکان کے جو نشانات دوبارہ نمودار ہوگئے ہیں انہیں گودنے کے نشانوں سے جو مکرر ہوئے ہوں تشبیہ دی ہے۔

(۳) **ترجمہ**۔ اُن مکانات میں نیل گائیں اور ہرن آگے پیچھے (بکثرت) پھرتے ہیں اور اُن کے بچّے (دودھ پینے کیلئے) ہر جگہ سے اُٹھتے ہیں۔ **مطلب**۔ غرض اب وہاں وحشی جانوروں کی کثرت ہے اور وہ مکان بالکل ویران ہوگئے ہیں۔

(۴) **ترجمہ**۔ مَیں اُس مکان پر بیس سال کے بعد ٹھیرا تو تامّل کے بعد مشقّت سے اُن گھروں کو پہچانا۔ **مطلب**۔ چونکہ نشانات بالکل مِٹ چکے تھے اور عرصۂ دراز کے بعد ان مکانات پر گزر ہوا تھا۔ اس لئے بہت دیر میں تامّلِ بسیار کے بعد اُن کو پہچان سکا۔

(۵) **ترجمہ**۔ سیاہ پتھروں کو جو کہ ہانڈی رکھنے کی جگہ میں تھے اور نالی کو جو کہ اصل حوض کی طرح تھی اور ٹوٹی نہ تھی (مَیں نے تامّل کے بعد پہچانا)۔ **مطلب**۔ بہت غور و خوض

فَلَمَّا عَرَفْتُ الدَّارَ قُلْتُ لِرَبْعِها
أَلا أَنْعِمْ صَباحاً أَيُّها الرَّبْعُ وَاَسْلَمِ (۱)

تَبَصَّرْ خَلِيلِي هَلْ تَرى مِنْ ظَعائِنٍ
تَحَمَّلْنَ بِالعَلْياءِ مِنْ فَوْقِ جُرْثُمِ (۲)

جَعَلْنَ القَنانَ عَنْ يَمِينٍ وَحَزْنَهُ
وَكَمْ بِالقَنانِ مَنْ مُحِلٍّ وَمُحْرِمِ (۳)

عَلَوْنَ بِأَنْماطٍ عِتاقٍ وَكِلَّةٍ   وِرادٍ حَواشِيها مُشاكِهَةِ الدَمِ (۴)

وَوَرَّكْنَ فِي السُّوبانِ يَعْلُونَ مَتْنَهُ
عَلَيْهِنَّ دَلُّ النَّاعِمِ المُتَنَعِّمِ (۵)

بَكَرْنَ بُكُوراً وَاَسْتَحَرْنَ بِسُحْرَةٍ
فَهُنَّ وَوَادِي الرَّسِّ كَالْيَدِ لِلفَمِ (۶)

کے بعد دارِ محبوبہ کے اِن علامات کی شناخت کی۔

(۱) ترجمہ۔ پس (تأمل کے بعد) جب گھر کو پہچان لیا تو میں نے اس کے گھر کو (مخاطب کرکے) کہا کہ اے دارِ حبیب! تو صبح کے وقت خدا کرے خوش عیش رہے اور (لوٹ مارسے) سالم و محفوظ رہے۔

(۲) ترجمہ۔ اے میرے دوست! نظر جما کر دیکھ کیا تو اُن ہودج نشین عورتوں کو دیکھتا ہے جو جرثم سے اُوپر بلند مقام میں اُونٹوں پر سوار ہوکر جارہی ہیں۔ (یا غایتِ مدہوشی کی وجہ سے صرف میری نظروں میں یہ سماں بندھ گیا ہے)۔

(۳) ترجمہ۔ اُن عورتوں نے کوہِ قنان اور اس کی پتھریلی زمین کو داہنی جانب چھوڑا اور قنان میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کا خون (دشمنی کی بناء پر بہانے کے لئے) حلال ہے اور بہت سے ایسے ہیں جن کا خون (دوستی کی وجہ سے) حرام ہے۔

(۴) ترجمہ۔ (اُن زنانِ ہودج نشین نے ہودجوں کے) اُوپر اُونی عمدہ کپڑے اور (اُن پر زیبائش کے لئے) ایک ایسا باریک پردہ ڈال دیا ہے جس کے اطراف خون کے مثل سُرخ ہیں (یا جن کے کناروں کا رنگ دمُ الاخوین کے مانند ہے)۔

(۵) ترجمہ۔ مقامِ سوبان میں چڑھتے ہوئے جب کہ اُن پر نازپروردہ (معشوق) کی سی ادائیں تھیں (گویا) وہ ہودج نشین عورتیں سواریوں کے پٹھوں پر سوار (معلوم ہوتی) تھیں۔ مطلب۔ چڑھائی پر اُونٹ کا کجاوہ اُس کے سُرینوں کی طرف جُھک جاتا ہے۔ اس کو لفظ وَرَّکْنَ سے تعبیر کیا ہے۔

(۶) ترجمہ۔ وہ صبح سویرے اُٹھیں اور تڑکے سے چل دیں پس وہ وادیٔ رس کے لئے (قصد کرتا اس طرح تھیں) جیسے کہ ہاتھ مُنہ کے لئے۔ مطلب۔ صبح سویرے اُٹھ کر سیدھی وادیٔ رس میں اس طرح پہنچیں جیسے کھانا کھاتے وقت بدون کسی غلطی اور تکلف کے ہاتھ سیدھا مُنہ میں پہنچتا ہے۔

وَفِيهِنَّ مَلْهىً لِلَّطِيفِ وَمَنْظَرٌ   أَنِيقٌ لِعَيْنِ النَّاظِرِ الْمُتَوَسِّمِ (١)

كَأَنَّ فُتَاتَ الْعِهْنِ فِي كُلِّ مَنْزِلٍ   نَزَلْنَ بِهِ حَبُّ الْفَنَا لَمْ يُحَطَّمِ (٢)

فَلَمَّا وَرَدْنَ الْمَاءَ زُرْقاً جِمَامُهُ   وَضَعْنَ عِصِيَّ الْحَاضِرِ الْمُتَخَيِّمِ (٣)

ظَهَرْنَ مِنَ السُّوبَانِ ثُمَّ جَزَعْنَهُ   عَلَى كُلِّ قَيْنِيٍّ قَشِيبٍ وَمُفَأَمِ (٤)

فَاقْسَمْتُ بِالْبَيْتِ الَّذِي طَافَ حَوْلَهُ

رِجَالٌ بَنَوْهُ مِنْ قُرَيْشٍ وَجُرْهُمِ (٥)

يَمِيناً لَنِعْمَ السَّيِّدَانِ وُجِدْتُمَا   عَلَى كُلِّ حَالٍ مِنْ سَحِيلٍ وَمُبْرَمِ (٦)

تَدَارَكْتُمَا عَبْساً وَذُبْيَانَ بَعْدَمَا

تَفَانَوا وَدَقُّوا بَيْنَهُمْ عِطْرَ مَنْشِمِ (٧)

(١) **ترجمہ**۔ ان میں لطیف الطبع انسان کے لیے خوش طبعی کی جگہ ہے اور تاڑنے والے نظر باز کی آنکھ کیلئے بہترین منظر ہے۔ **مطلب** یعنی وہ عورتیں نہایت حسین ہیں۔

(٢) **ترجمہ**۔ جس مقام پر وہ جاکر اتریں اون کے ٹکڑے اس کموہ کی طرح (معلوم ہوتے) تھے جو (درخت سے) نہ توڑی گئی ہو۔ **مطلب**۔ یعنی اس رنگی ہوئی اون کے ٹکڑوں کو جو ہودجوں کی زیب وزینت کے لئے آویزاں کئے گئے تھے اور جو راستہ میں گر گئے ہیں کموہ سے تشبیہ دی گئی ہے اور لم یحطم کی قید اس وجہ سے لگائی ہے کہ درخت سے ٹوٹنے کے بعد کموہ میں آب وتاب باقی نہیں رہتی۔

(٣) **ترجمہ**۔ جب وہ عورتیں اس پانی پر اتریں جس کی گہرائیاں نیلگوں (معلوم ہوتی) تھیں، تو انھوں نے خیمہ نصب کرنے والے شہری کی طرح لاٹھیاں رکھدیں۔ **مطلب**۔ لاٹھیوں کا رکھدینا اقامت سے کنایہ ہے یعنی وہ اس کثیر پانی پر مقیم ہوگئیں۔

(٤) **ترجمہ**۔ وہ عورتیں وادئ سُوبان سے نکلیں پھر (دوبارہ) اس سُوبان کو ہر نئے وسیع کجاوہ پر (بیٹھ کر) قطع کیا۔ **مطلب**۔ یہ وادی دو مرتبہ ان کے راستہ میں پڑی اور وہ عورتیں دوبارہ اس میں سے گزریں۔

(٥) **ترجمہ**۔ پس میں نے اس گھر کی قسم کھائی جس کے گرد قبیلہ قریش اور جرہم کے ان لوگوں نے طواف کیا جنھوں نے اس کو بنایا (یعنی خانہ کعبہ کی قسم کھائی)۔

(٦) **ترجمہ**۔ میں خانہ کعبہ کی قسم کھاتا ہوں کہ ہر قوت وضعف کی حالت میں تم (ہی) دونوں دو بہترین سردار پائے گئے۔ (یعنی ہر حال میں تم مستحقِ مدح وثنا ہو)۔

(٧) **ترجمہ**۔ تم دونوں نے عبس وذُبیان کی حالت درست کی اس کے بعد کہ وہ آپس میں کٹ مرے تھے اور منشم (نامی عورت) کا منحوس عطر آپس میں لگا لیا تھا۔ (یعنی آخری دم تک لڑنے کے لئے آمادہ تھے مگر مذکور الصدر دونوں سرداروں نے بیچ میں پڑکر صلح کرادی)۔

وَقَدْ قُلْتُمَا : إِنْ نُدرِكِ السِّلْمَ وَاسِعاً
بِمَالٍ وَمَعروفٍ مِنَ القَولِ نَسْلَمِ (۱)

فَأَصْبَحْتُما مِنها على خَيرِ مَوطِنٍ
بَعِيدَيْنِ فِيها مِن عُقُوقٍ وَمَأْثَمِ (۲)

عَظِيمَيْنِ في عُلْيا مَعَدٍّ هُدِيتُما
وَمَن يَستَبِحْ كَنزاً مِنَ المَجدِ يَعْظُمِ (۳)

تُعفَّى الكُلُومُ بِالمِئِينَ فَأَصْبَحَتْ
يُنَجِّمُها مَنْ لَيسَ فِيهَا بِمُجْرِمِ (۴)

يُنَجِّمُهَا قَوْمٌ لِقَوْمٍ غَرامَةً ولَمْ يُهَرِيقُوا بَيْنَهُمْ مِلْءَ مِحْجَمِ (۵)

فَأَصْبَحَ يَجرِي فِيهِمُ مِنْ تِلادِكُمْ مَغَانِمُ شَتَّى مِنْ إِفالٍ مُزَنَّمِ (۶)

أَلا أَبْلِغِ الأَحلافَ عَنِّي رِسَالَةً وَذُبيانَ هَل أَقسَمْتُمُ كُلَّ مُقسَمِ (۷)

(۱) ترجمہ۔ اور بیشک تم نے اچھی بات کہی کہ اگر ہم کامل صلح بذریعہ صَرفِ مال اور کلامِ مستحسن پالیں گے تو آپس کی خونریزی سے مامون ہوجائیں گے۔

(۲) ترجمہ۔ تو (واقعی) تم صلح کے بہتر مقام پر پہنچ گئے اور صلح کے بارے میں نافرمانی اور گناہ سے بچے رہے (یعنی صلۂ رحم کا خیال کرتے ہوئے اپنا کثیر مال خرچ کرکے دونوں قبیلوں میں صلح کرادی)۔

(۳) ترجمہ۔ (صلح کرانے میں تم کامیاب ہوئے) درانحالیکہ تم دونوں مَعَدّ کے بلند رتبہ میں بڑی شخصیتوں کے مالک تھے۔ خدا تمھیں ہدایت (پر استقامت) دے۔ اور جو شخص (آبا و اجداد کی) بزرگی کے خزانہ کو مباح پالے گا وہ (ضرور) بلند قدر ہوجائے گا۔ مطلب۔ تم دونوں معد بن عدنان میں عظیم المرتبہ انسان ہو اس لئے کہ تمھارے آباء و اجداد کی بزرگی کے خزانے تمھیں مل گئے۔

(۴) ترجمہ۔ (چونکہ دلوں کے) زخم اونٹوں کے سینکڑوں کے ذریعہ مٹائے جاتے ہیں تو (اب) وہ شخص اُن اونٹوں کو قسط وار ادا کر رہا ہے جو (جنگ کے بارے میں) بے قصور ہے۔ مطلب۔ یعنی تم نے آپس کا اختلاف دیت کے ذریعہ مٹایا اور بدون کسی جرم کے اس کی ادائیگی کا بار تم نے اپنے ذمہ لے لیا۔ دیت قسط وار ادا کی جاتی ہے۔

(۵) ترجمہ۔ ایک قوم دوسری قوم کو تاوان میں اُن اُونٹوں کو قسط وار ادا کر رہی ہے حالانکہ اُنھوں نے ایک سینگی بھر خون بھی آپس میں نہیں بہایا۔

(۶) ترجمہ۔ تو اَب کَن کٹے اونٹ کے بچوں کی متفرق غنیمتیں تمھارے موروثی مال ہی سے اُن (اولیاء مقتولین) کی طرف ہنکائی جارہی ہیں۔ مطلب۔ تمھارے عمدہ قسم کے اونٹوں میں سے متفرق دیتیں ورثاء مقتولین کو دی جارہی ہیں۔

(۷) ترجمہ۔ سُن (اے مخاطب!) میرا یہ پیغام معاہدین (بنی اسد و غطفان) اور ذُبیان کو پہنچادے کہ تم نے مکمل قسم کھائی ہے (لہٰذا اس پر قائم رہو)۔

فَلا تكتُمنَّ اللهَ ما في نُفوسِكُمْ لِيَخْفَى ومَهما يُكتَمِ اللهُ يَعلَمِ (۱)

يُؤَخَّرْ فَيُوضَعْ فِي كِتابٍ فَيُدَّخَرْ لِيَوْمِ الحِسابِ أَوْ يُعَجَّلْ فَيُنْقَمِ (۲)

وَما الحَرْبُ إلا ما عَلِمْتُمْ وَذُقْتُمْ وَمــا هُوَ عَنْها بالحَديثِ المُرَجَّمِ (۳)

متى تَبْعَثوها تبعثوها ذَميمةً وتضرَى إذا ضرَّيتُموها فتضرَمِ (۴)

فتعرُككُمْ عَرْكَ الرَّحى بثِفالِها وتلقحْ كشافاً ثُمَّ تُنْتَجْ فتُتْئِمِ (۵)

فَتُنْتِجْ لَكُمْ غِلْمانَ أَشأَمَ كلُّهُم كأحمَرِ عادٍ ثُمَّ تُرْضِعْ فتَفْطِمِ (۶)

(۱) **ترجمہ**۔ پس خدا سے ہرگز اپنے دِلوں کی بات اس لئے نہ چھپاؤ کہ وہ چھپی رہے گی (کیونکہ) جب بھی اللہ سے کوئی بات چھپائی جاتی ہے وہ اس کو جان لیتا ہے۔ **مطلب**۔ خدا دلوں کا بھید جانتا ہے اس سے کوئی راز پوشیدہ نہیں رہ سکتا لہٰذا نقضِ عہد اور غدر کا ارادہ دل میں بھی نہ رکھو۔

(۲) **ترجمہ**۔ (غدر کی سزا) موخر کی جائے گی اور نامۂ اعمال میں رکھدی (لکھدی) جائے گی پھر قیامت کے دن کیلئے ذخیرہ کرلی جائے گی یا جلدی کی جائے گی تو (فوراً دنیا میں) سزا دیجائے گی۔ **مطلب**۔ غرض بُرائی کا بدلہ ضرور ملے گا کسی طرح چھٹکارا نہیں۔ اس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عہدِ جاہلیت کا شاعر جزا و سزا اور قیامت کا قائل تھا۔

(۳) **ترجمہ**۔ لڑائی وہی شئے ہے جس کو تم جان چکے اور (جس کا مزہ) چکھ چکے ہو۔ یہ بات لڑائی کے بارے میں (جو مَیں کہہ رہا ہوں) اٹکل پچّو نہیں ہے۔ **مطلب**۔ اگر پھر نقضِ عہد ہُوا اور لڑائی کی نوبت آگئی تو پھر سابق تکالیف میں مبتلا ہو جاؤ گے اس لئے عہد شکنی سے باز رہو۔

(۴) **ترجمہ**۔ جب بھی تم اُس لڑائی کو برانگیختہ کروگے تو اس حال میں برانگیختہ کروگے کہ وہ مذموم (انجام والی) ہوگی اور جب تم اُس لڑائی کو حرص دلاؤ گے تو اس کی حرص شدید ہوگی پھر وہ شعلہ زن ہو جائے گی۔ **مطلب**۔ غرض لڑائی ہر حال میں بُری ہے اس کو نہ بھڑکانا چاہیئے اور صلح و آشتی سے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔

(۵) **ترجمہ**۔ پھر وہ لڑائی تمھیں اس طرح پیس ڈالے گی جس طرح چکّی اپنے فرشِ چرمیں پر رہ کر (دانہ کو پیس ڈالتی ہے) اور (جنگ) ہر سال حاملہ ہوگی پھر بچّے دے گی تو جوڑ جنے گی۔ **مطلب**۔ لڑائی کے مضرّات بکثرت ہوں گے اور تم سب لڑائی کی چکّی میں دانے کی طرح دلے جاؤ گے۔ میدانِ جنگ کے ہنگامۂ ہلاکت آفریں کو چکّی پیسنے سے تشبیہ دی اور اس کے نقصانات کی کثرت کو اُس ماں کی اولاد سے تشبیہ دی ہے جو ہر سال حاملہ ہوتی ہو اور دوٗ بچّے جنتی ہو۔

(۶) **ترجمہ**۔ پھر اُس لڑائی سے تمھارے لئے ایسے بچّے جنے جائیں گے جو سب عاد کے احمر کی طرح منحوس ہونگے پھر انھیں دودھ پلائے گی پھر دودھ چھڑائے گی۔ **مطلب**۔ لڑائی سے اس قدر نتائجِ بد بکثرت پیدا ہوں گے جن کی نحوست قُدار کی طرح ہوگی کہ اس نے حضرت صالحؑ کی ناقہ کے کوںچے کاٹ دیئے جس کی وجہ سے ساری قوم ہلاک ہوئی۔ ارضاع اور افطام سے نتائجِ حرب کا ہولناک اور کامل ہونا مراد ہے

فتُغلِلْ لكُمْ ما لا تغلُّ لأهلِها قُرىً بالعِراقِ مِنْ قفيزٍ ودرهَمِ (۱)

لَعَمْري لنِعْمَ الحيُّ جرَّ عليْهِمُ بما لا يُواتيهِمْ حصَينُ بنُ ضَمْضَمِ (۲)

وكانَ طوى كشحاً على مُستكِنَّةٍ فلا هُوَ أبداها ولمْ يتقدَّمِ (۳)

وقال سأقضِي حاجتي ثم أتَّقي

عدُوِّي بألفٍ مِنْ ورائِيَ مُلْجَمِ (۴)

فشدَّ فلمْ يُفزِعْ بُيوتاً كثيرةً

لدى حيثُ ألقتْ رحلَها أمُّ قشعَمِ (۵)

لدَى أسدٍ شاكِي السِّلاحِ مُقذَّفٍ لهُ لبدٌ أظفارُهُ لمْ تُقلَّمِ (۶)

جريءٍ متى يُظلَمْ يعاقِبْ بظُلْمِهِ سريعاً وإلا يُبْدَ بالظُّلْم يَظْلِمِ (۷)

رعَوْا ظِمأهُمْ حتى إذا تمَّ أوْردُوا

غماراً تفرَّى بالسِّلاحِ وبالدَّمِ (۸)

(۱) ترجمہ۔ پھر وہ لڑائی تمہیں اس قدر پیداوار دے گی کہ عراق کے دیہات (باوجود سرسبزی اور شادابی کے) قفیز اور درہم کی پیداوار اپنے مالکوں کو نہیں دیتے۔

(۲) ترجمہ۔ میری زندگانی کی قسم وہ قبیلہ بہت بھلا ہے جس پر حصین بن ضمضم نے ایسے گناہ کا بار ڈالا جس میں وہ اُن کے ہم رائے نہ تھا۔ **مطلب**۔ حصین ابن ضمضم نے اُن کی رائے کے خلاف عبسی کو مار ڈالا جس کا تاوان اس قبیلہ نے برداشت کیا۔

(۳) ترجمہ۔ اس (حصین) نے ایک ارادہ پوشیدہ کر رکھا تھا تو نہ اُس نے اُس ارادہ کو (کسی پر) ظاہر کیا اور نہ (قبل از وقت) پیش قدمی کی (بلکہ موقع پاکر عبسی کو مار ڈالا)۔

(۴) ترجمہ۔ اور اُس (حصین) نے (دل میں) کہا کہ میں عنقریب (بھائی کا بدلہ لے کر) اپنی حاجت پوری کروں گا پھر اپنے دشمن سے ایک ہزار (اسپ سوار یا لگام لگائے ہوئے گھوڑوں) کے ذریعہ جو میری پشت پر ہیں بچ جاؤں گا۔

(۵) ترجمہ۔ اس (حصین) نے اس جگہ (تنہا) حملہ کیا جہاں کہ موت نے اپنا کجاوہ ڈال دیا اور اُس نے بہت سے گھرانوں کو گھبراہٹ میں نہ ڈالا (یعنی اُس نے تن تنہا حملہ کیا اور اپنے قبیلہ کے دوسرے لوگوں کو شریک نہ کیا یا صرف ایک ہی عبسی پر حملہ کیا اس کے تمام قبیلہ کو پریشان نہ کیا)۔

(۶) ترجمہ۔ عبسی کے قتل کا واقعہ ایک ایسے شیر (حصین) کے پاس ہوا جو پورا ہتھیار بند ہے پے در پے لڑائیوں میں شریک رہتا ہے اور اس کی گردن پر بال ہیں اور اس کے ناخن نہیں تراشے گئے۔ (وہ ضعیف نہیں ہے)۔

(۷) ترجمہ۔ وہ ایسا بہادر ہے جب اس پر ظلم کیا جائے تو فوراً اپنے ظلم کا بدلہ لیتا ہے اور اگر اُس پر ظلم کی ابتدا نہ کی جائے تو وہ (خود) ظلم کرتا ہے۔ (یعنی بہر حال وہ جنگ کا خواہاں ہے)۔

(۸) ترجمہ۔ (صلح کے بعد اُن کے جنگ کرنے کی مثال ایسی ہے کہ گویا) انھوں نے اپنے اونٹ پانی پلانے کی دو باریوں کے درمیانی وقت میں چرائے یہاں تک کہ جب یہ وقت پورا ہو گیا تو (اونٹوں کو) ایسے گہرے پانی پر لے گئے

فَقَضَوْا مَنَايَا بَيْنَهُمْ ثُمَّ أَصْدَرُوا   إِلَى كَلَإٍ مُسْتَوْبَلٍ مُتَوَخِّمِ (۱)

لَعَمْرُكَ مَا جَرَّتْ عَلَيْهِمْ رِمَاحُهُمْ   دَمَ ابْنِ نُهَيكٍ أَوْ قَتِيلِ الْمُثَلَّمِ (۲)

وَلَا شَارَكَتْ فِي الْمَوْتِ فِي دَمِ نَوْفَلٍ

وَلَا وَهَبٍ مِنْهُمْ وَلَا ابْنِ الْمُخَزَّمِ (۳)

فَكُلًّا أَرَاهُمْ أَصْبَحُوا يَعْقِلُونَهُ   صَحِيحَاتِ مَالٍ طَالِعَاتٍ بِمَخْرِمِ (۴)

لِحَيٍّ حِلَالٍ يَعْصِمُ النَّاسَ أَمْرُهُمْ   إِذَا طَرَقَتْ إِحْدَى اللَّيَالِي بِمُعْظَمِ (۵)

كِرَامٍ فَلَا ذُو الضِّغْنِ يُدْرِكُ تَبْلَهُ

وَلَا الْجَارِمُ الْجَانِي عَلَيْهِمْ بِمُسْلَمِ (۶)

سَئِمْتُ تَكَالِيفَ الْحَيَاةِ وَمَنْ يَعِشْ

ثَمَانِينَ حَوْلًا لَا أَبَا لَكَ يَسْأَمِ (۷)

جو ہتھیاروں اور خون (ریزی) سے کھل گیا تھا۔ **مطلب** ایک عرصہ تک صلح رہی اور پھر جنگ میں مصروف ہو گئے جس طرح اُونٹوں کو چرانے کے بعد پانی پر لے جاتے ہیں۔

(۱) **ترجمہ**۔ (پانی کے گھاٹ یعنی لڑائی کے میدان میں اُتر کر) اُنھوں نے آپس میں خوب قتل وقتال کیا۔ پھر اُونٹوں کو ایسی گھاس کی طرف لوٹا کر لائے جو جسم کے لئے ناموافق اور غیر منہضم تھی۔

(۲) **ترجمہ**۔ تیری جان کی قسم! اُن کے نیزوں نے نہیک عبسی کے بیٹے کا یا مقام مثلم کے مقتول (شخص) کا خون اُن پر عائد نہیں کیا۔

(۳) **ترجمہ**۔ اور نہ اُن کے نیزے نوفل اور وہب اور مخزم کے بیٹے کے خون میں شریک ہوئے۔ **مطلب**۔ ممدوحین ان مقتولین کے خون سے بالکل بری ہیں۔ اُن کے قتل میں اُن کا کوئی ہاتھ نہ تھا محض صلح کی خاطر تاوان برداشت کر رہے ہیں۔

(۴) **ترجمہ**۔ میں اُن سب کو دیکھتا ہوں کہ وہ عمدہ قوی مال (اونٹوں) کی دیت دے رہے ہیں جو (قوت کی وجہ سے) پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جانے والے ہیں۔

(۵) **ترجمہ**۔ (یہ عمدہ اونٹ) ایسے قبیلہ کے (مملوک) ہیں جو مقیم ہیں (افلاس کی وجہ سے سفروں میں مارے مارے نہیں پھرتے) جب کوئی شب مصیبت عظیم لا ڈالے تو اُن کا حکم (یا تدبیر) لوگوں کی حفاظت کرتا ہے۔

(۶) **ترجمہ**۔ ایسے شریف ہیں کہ کینہ ور اُن سے اپنا کینہ نہیں نکال سکتا اور نہ اُن کے سہارے پر زیادتی کرنے والا شخص دشمنوں کے حوالہ کیا جاتا ہے۔ (بلکہ یہ لوگ اس کی حمایت کرتے ہیں اور اس کی جانب سے تاوان ادا کر دیتے ہیں)

(۷) **ترجمہ**۔ زندگی کے شدائد سے میں اُکتا گیا اور جو (شخص) اسی سال تک زندہ رہے گا تیرا باپ نہ ہو (وہ ضرور) ملول ہو جائے گا (طول عمر رنج وتکلیف کا سبب ہوتی ہے دونوں سرداروں کی تعریف سے فارغ ہو کر قدیم شعراء کے طرز کے موافق تجربوں اور نصیحت آمیز باتوں کا ذکر کرتا ہے)۔

وأعلمُ ما في اليومِ والأمسِ قبلَهُ ولكنّني عن علمِ ما في غدٍ عمِ (۱)

رأيتُ المنايا خبطَ عشواءَ من تُصبْ
تمتْهُ ومن تخطئْ يُعمَّرْ فيهرمِ (۲)

ومن لم يُصانعْ في أمورٍ كثيرةٍ يُضرَّسْ بأنيابٍ ويُوطأْ بمنسمِ (۳)

ومن يجعلِ المعروفَ من دونِ عرضهِ
يَفِرْهُ ومن لا يتّقِ الشّتمَ يُشتمِ (۴)

ومن يكُ ذا فضلٍ فيبخلْ بفضلهِ
على قومهِ يُستغنَ عنهُ ويُذممِ (۵)

ومن يُوفِ لا يُذممْ ، ومن يُهدَ قلبُهُ
إلى مُطمئنِّ البرِّ لا يتجمجمِ (۶)

ومن هابَ أسبابَ المنايا ينلْنَهُ وإنْ يرقَ أسبابَ السّماءِ بسُلّمِ (۷)

(۱) ترجمہ۔ میں آج اور کل گزشتہ کی بات جانتا ہوں لیکن کل آئندہ کی بات سے غافل ہوں۔

(۲) ترجمہ۔ میں نے موتوں کو دیکھا کہ وہ اندھی اونٹنی کی طرح اندھادھند چلتی ہیں۔ جس کو پہنچ جاتی ہیں اُس کو مار ڈالتی ہیں اور جس سے چُوک جاتی ہیں اس کی عمر طویل ہوجاتی ہے۔ پس وہ بوڑھا ضعیف ہوجاتا ہے۔ مطلب۔ غرض زمانہ کا کوئی کام بھی راحت اور مسرت لئے ہوئے نہیں ہے۔

(۳) ترجمہ۔ جو بہت سی باتوں میں بناوٹ نہیں کریگا نہیں کرے گا وہ کچلیوں سے چبایا اور پیروں سے روندا جائے گا۔ مطلب۔ دنیا میں محض سادگی سے زندگی بسر کرنا دشوار ہے۔ دنیا میں رہ کر کچھ دنیا داری سے بھی کام لینا پڑتا ہے۔

(۴) ترجمہ۔ جو احسان کو اپنی آبرو کے لئے آڑ بنائے گا تو وہ آبرو کو بڑھالے گا (اس کی آبرو بنی رہے گی) اور جو دوسروں کو گالی دینے سے نہ بچے گا تو اُس کو بھی گالی دی جائے گی۔

(۵) ترجمہ۔ جس شخص کے پاس ضرورت سے زیادہ مال ہو اور وہ اپنی قوم پر اپنے زائد مال میں بُخل کرے تو اُس سے بے پروائی برتی جائے گی اور اس کی مذمت کی جائیگی۔ مطلب۔ صاحب فضل و مال کو چاہیے کہ وہ ضرورت کے وقت قوم کے کام آئے۔ جب ہی اس کا اقتدار باقی رہ سکتا ہے ورنہ لوگ اُس کی مذمت کرنے اور اُس سے مُنہ موڑنے لگیں گے۔

(۶) ترجمہ۔ اور جو شخص وعدہ پورا کرتا ہے اُس کی مذمت نہیں کی جاتی۔ اور جس کے دل کو مقام احسان کی ہدایت کردی جائے وہ پیچ پوچ باتیں نہیں کرتا۔ (بلکہ صاف اور واضح باتیں کرتا ہے اور لوگ اُن کو دھیان سے سُنتے ہیں)۔

(۷) ترجمہ۔ اور جو شخص موتوں کے اسباب سے ڈرا موتیں اُس کو ضرور پکڑلیں گی اگرچہ وہ سیڑھی کے ذریعہ آسمان کے اطراف پر چڑھ جائے۔ مطلب۔ اُردو میں بھی مثل ہے جو ڈرا سو مرا۔

وَمَنْ يَجعَلِ المعرُوفَ فِي غيرِ أهلِهِ يَكُنْ حمدُهُ ذَمّاً عليهِ ويندَمِ (۱)

وَمَنْ يَعْصِ أطرافَ الزّجاجِ فإنّهُ
يُطِيعُ العَوالِي رُكّبتْ كلَّ لَهذمِ (۲)

وَمَنْ لمْ يَذُدْ عَنْ حوضِهِ بسِلاحِهِ
يُهدّمْ وَمَنْ لا يَظلِمِ النّاسَ يُظلَمِ (۳)

وَمَنْ يغترِبْ يَحسِبْ عدُوّاً صديقَهُ
وَمَنْ لا يُكرِّمْ نفسَهُ لمْ يُكرَّمِ (٤)

وَمهما تكُنْ عِندَ امرِئٍ مِنْ خليقةٍ
وإنْ خالَها تخفَى عَلى النّاسِ تُعلَمِ (٥)

(۱) ترجمہ۔ جو نااہل (کمینوں) پر احسان کرے گا تو اس کی تعریف مذمت بن جائے گی اور (آخر کار) وہ پشیمان ہوگا۔ مطلب۔ اسی مضمون کو سعدی شیرازی نے یوں ادا کیا ہے۔ ؎

نکوئی با بدان کردن چنان است ؛ کہ بد کردن بجائے نیک مردان

(۲) ترجمہ۔ جو شخص نیزوں کے اطراف کی نافرمانی کریگا (اور صلح پر راضی نہ ہوگا) تو اسے اُن دراز نیزوں کی اطاعت کرنی ہوگی جس پر لمبی لمبی بھالیں چڑھائی گئی ہوں گی۔ مطلب۔ یعنی جو شخص صلح کے لئے تیار نہ ہوگا اس کو لڑائی ذلیل و خوار بنا دے گی۔

(۳) ترجمہ۔ جو شخص اپنے حوض سے اپنے ہتھیاروں کے ذریعہ (اپنے دشمنوں کو) دفع نہ کرے گا تو (اس کا) حوض ڈھا دیا جائے گا اور جو لوگوں پر دباؤ نہ ڈالے گا تو اس پر ظلم کیا جائے گا۔ مطلب۔ انسان کو رعب داب سے رہنا چاہیئے ورنہ لوگ گھول کر پی جائیں گے۔

(۴) ترجمہ۔ مصرعہ اوّل (۱) جو شخص سفر کرتا ہے دشمن کو دوست سمجھ بیٹھتا ہے (مسافرانہ زندگی میں دوست دشمن کی شناخت مشکل ہوتی ہے تجربہ کے بعد لوگوں کا حال کھلتا ہے۔ (۲) جو سفر کرے گا وہ دوست کو بھی دشمن خیال کرے گا۔ (حالت سفر میں دوست پر بھی اعتماد نہ کرنا چاہیئے اور اپنا سرمایہ اپنے پاس رکھنا چاہیئے)۔ (۳) جو سفر کرے گا اس کو دشمن کے ساتھ دب کر دوستی کا برتاؤ کرنا پڑے گا۔ (سفر میں انسان مجبور محض ہوتا ہے دشمن سے بھی دوست کا سا برتاؤ کرنا پڑتا ہے)۔ ترجمہ مصرعہ ثانی۔ جو شخص خود اپنے نفس کا اعزاز نہ کرے گا اس کی عزت نہیں کی جائے گی۔ انسان کو خودداری سے رہنا چاہیئے۔ جب ہی دوسروں کی نظروں میں اس کی وقعت ہو سکتی ہے ؎

ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق ؛ باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو

(۵) ترجمہ۔ جب کسی آدمی میں کوئی خلقی عادت ہوگی تو ضرور معلوم کر لی جائے گی۔ اگرچہ وہ یہ سمجھے کہ لوگو سے چھپی رہے گی۔ مطلب۔ انسان کی جبلی اور طبعی عادت کبھی چھپی نہیں رہتی ایک نہ ایک دن ضرور ظاہر ہو کر رہتی ہے۔

وكائِنْ تَرَى مِنْ صَامِتٍ لكَ مُعْجِبٍ
زِيادَتُــهُ أوْ نَقْصُهُ في التَّكَلُّمِ [1]

لسانُ الفَتى نِصفٌ ونِصفٌ فُؤادُهُ
فَلم يَبقَ إلا صُورَةُ اللحْمِ وَالدَّمِ [2]

وإنَّ سَفاهَ الشَّيْخِ لا حِلمَ بَعْدَهُ   وإنَّ الفَتى بَعْدَ السَّفاهَةِ يَحلُمِ [3]

سَألنا فأعْطَيْتُمْ وَعُدنا فعُدْتُمُ   وَمَنْ أكثرَ التَّسآلَ يَوْماً سَيُحْرَمِ [4]

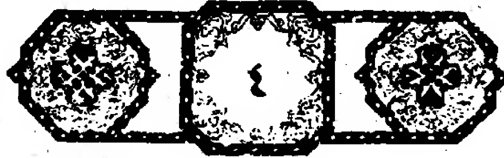
(۱) ترجمہ۔ بہت سے خاموش لوگ تجھے بھلے معلوم ہوں گے حالانکہ اُن کا کمال یا نقصان کلام کرنے کے وقت معلوم ہوسکتا ہے۔ مطلب۔ انسان جب تک خاموش ہے اس کے عیب و ہنر کا پتہ نہیں چلتا بولنے سے حقیقتِ حال معلوم ہوتی ہے ؎

تا مرد سخن نگفتہ باشد + عیب و ہنرش نہفتہ باشد

(۲) ترجمہ۔ آدمی کا نصف حصّہ زبان ہے اور نصف حصّہ اس کا دل۔ بقیہ گوشت اور خون کی ایک صورت ہے مطلب۔ انسان کے دل میں دو ہی چیزیں قابل قدر ہیں۔ زبان اور دل۔

(۳) ترجمہ۔ بوڑھے کی بیوقوفی کے بعد بُردباری (کا حصول) نہیں (بیوقوف بوڑھا حلیم نہیں ہوسکتا) جوان بیوقوفی کے بعد بُردبار بن جاتا ہے۔ مطلب۔ بڑھاپے میں آدمی جب سٹھیاجاتا ہے تو عقل لوٹ کر نہیں آتی۔ اور جوانی کا جنون بڑھاپے میں زائل ہوجاتا ہے۔

(۴) ترجمہ۔ ہم نے مانگا تم نے دیا۔ ہم نے پھر مانگا تم نے پھر دیا۔ اور جو زیادہ مانگتا رہے گا ایک دن محروم کردیا جائے گا۔ مطلب۔ روز روز کا سوال انسان کو محروم اور رُسوا بنا دیتا ہے۔



المعلقة الرابعة

وقالَ لَبيدُ بنُ ربيعة العامريُّ :

عَفتِ الدِّيارُ محلُّها فمُقامُها ... بِمنىً تأبَّدَ غَولُها فرِجامُها (۱)

فَمدافِعُ الرَّيَّانِ عُرِّيَ رَسمُها ... خَلقاً كما ضَمِنَ الوُحيَّ سِلامُها (۲)

دِمَنٌ تَجَرَّمَ بعدَ عَهدِ أنيسِها

حِجَجٌ خَلَونَ حَلالُها وحَرامُها (۳)

رُزِقتْ مرابيعَ النُّجومِ وصابَها

وَدْقُ الرَّواعدِ جَودُها فرِهامُها (٤)

مِنْ كلِّ سارِيَةٍ وغادٍ مُدجِنٍ ... وعَشيَّةٍ مُتجاوبٍ إرزامُها (۵)

یہ معلقہ لبید بن ربیعہ عامری کا ہے۔

(۱) ترجمہ۔ منیٰ میں زیادہ دن اور تھوڑے دن ٹھہرنے کے مکانات مٹ گئے اور (کوہ) غول اور رجام کے مکانات وحشت کدہ بن گئے۔ مطلب۔ چونکہ محبوبہ ان دیار سے کوچ کر گئی ہے اس لئے اب مکان کے نشانات بالکل مٹ گئے اور سب ویران ہوگئے۔

(۲) ترجمہ۔ پھر (کوہ) ریان کی نالیاں (احباب کے چلے جانے کی وجہ سے وحشتناک ہوگئیں) جن کے نشانات درآنحالیکہ وہ پرانے پڑگئے تھے اس طرح واضح کردیئے گئے جس طرح کہ کندہ پتھر نقوش کتابت کا ضامن ہوتا ہے۔ مطلب۔ ٹیلے اٹ جانے کے بعد بارش اور سیل سے پھر نمودار ہوگئے جس طرح کہ کندہ پتھر کی کتابت عرصہ کے بعد کچھ نمایاں رہ جاتی ہے۔

(۳) ترجمہ۔ (ان مکانوں کے) ایسے نشان ہیں جن پر ان کے باشندوں کے زمانہ کے بعد بہت سے مکمل سال یعنی ان سالوں کے حلال اور حرام مہینے گزرے (تو پھر ویران کیوں نہ ہوتے)۔

(۴) ترجمہ۔ ان مکانات پر نچھتروں کی تاثیر سے موسم ربیع کی ابتدائی بارشیں برسائی گئیں اور ان پر کڑکنے والے بادلوں کی موسلادھار اور ہلکی مگر دیر تک برسنے والی بارشیں برسیں۔

(۵) ترجمہ۔ (وہ مکانات) ہر رات کے برسنے والے اور صبح کے وقت برسنے والے تاریک اور شام کے برسنے والے ایسے ابر سے (سیراب کئے گئے) جس کی کڑک آپس میں ایک دوسرے کو جواب دینے والی تھی (بادلوں کی پے در پے کڑک اور گرج ایسی سنائی دے رہی تھی گویا وہ باہم گفت وشنید میں مصروف ہیں)۔

فَعَلا فُرُوعُ الأَيهُقان وأَطفَلَت ... بالجَلْهَتَين ظِباؤُها ونَعامُها (١)

وَالعِينُ ساكِنَةٌ عَلى أَطلائِها ... عُوذاً تَأَجَّلُ بالفَضاءِ بِهامُها (٢)

وَجَلا السُّيولُ عَنِ الطُّلولِ كَأَنَّها ... زُبُرٌ تُجِدُّ مُتونَها أَقلامُها (٣)

أَوْ رَجْعُ وَاشِمَةٍ أُسِفَّ نَئورُها ... كِفَفًا تَعَرَّضَ فَوْقَهُنَّ وِشامُها (٤)

فَوَقَفتُ أَسأَلُها وكَيفَ سُؤالُنا ... صُمًّا خَوالِدَ ما يَبِينُ كَلامُها (٥)

عَرِيَتْ وَكانَ بِها الجَميعُ فَأَبكَرُوا ... مِنها وَغُودِرَ نُؤْيُها وَثُمامُها (٦)

شاقَتْكَ ظُعْنُ الحَيِّ حِينَ تَحَمَّلُوا ... فَتَكَنَّسُوا قُطُناً تَصِرُّ خِيامُها (٧)

(١) **ترجمہ**۔ پس (زمین کے سیراب ہو جانے کی وجہ سے) جھڑبیری کی شاخیں بڑھ گئیں اور وادی کے اطراف میں ہرنوں نے بچے اور شتر مرغ نے (انڈے) دیدیئے۔
مطلب۔ بارش کی کثرت سے تمام جنگل شاداب اور ہرے ہوگئے اور وحشی جانوروں نے بچے دیدیئے۔

(٢) **ترجمہ**۔ وحشی گائیں درآنحالیکہ وہ نوزائیدہ ہیں اپنے بچوں کے پاس کھڑی ہیں اور اُن کے بچے کھلے میدان میں ریوڑ، ریوڑ (پھرتے) ہیں۔ **مطلب**۔ غرض کہ اب وہ دیارِ حبیب وحشی جانوروں کا مسکن بن گئے۔

(٣) **ترجمہ**۔ سیلابوں نے کھنڈروں کو (مٹی میں دب جانے کے بعد) ظاہر کر دیا۔ گویا کہ وہ کتابیں ہیں جن کے قلموں نے ان کی کتابت کو دوبارہ چمکا دیا ہے۔ **لطیفہ**۔ فرزدق نے جب یہ شعر سنا تو سجدہ میں گر گیا۔ لوگوں نے سبب دریافت کیا تو کہنے لگا کہ تم سجداتِ قرآن کو جانتے ہو میں سجدۂ شعر کو پہچانتا ہوں۔

(٤) **ترجمہ**۔ یا گودنے والی کے دوبارہ گودنے کے نشان ہیں جن کے حلقوں میں اس کا کاجل بھر دیا گیا ہے جن پر اس کے گودنے کے نشان ظاہر ہوگئے ہیں۔ **مطلب**۔ کھنڈروں کے ناپید ہونے کو مٹے ہوئے گودنے کے نشانات سے تشبیہ دی اور سیل کی وجہ سے اس کے دوبارہ نمودار ہو جانے کو گودنے کے اُجالے ہوئے نشانات سے تشبیہ دی۔

(٥) **ترجمہ**۔ پس میں ٹھہرا اور اُن کھنڈرات سے (محبوبہ کے احوال) دریافت کرنے لگا حالانکہ باقیماندہ ٹھوس پتھروں سے کہ اُن کی گفتگو ظاہر نہیں ہوتی، کیسے سوال ہو سکتا ہے (دوسرے مصرعہ سے اپنی وارفتگی کا عالم دکھانا مقصود ہے)۔

(٦) **ترجمہ**۔ وہ گھر (رہنے والوں سے) خالی ہو گئے اور پہلے اس میں سب تھے پس وہ صبح سویرے اُس گھر سے سفر کر گئے اور اس کی نالیاں (جو خیمہ کے اردگرد کھود دی جاتی ہیں) اور جھنوا (کی باڑیں جو حفاظت کے لئے خیمہ کے چاروں طرف لگا دی جاتی ہیں) چھوڑ دی گئیں۔

(٧) **ترجمہ**۔ تجھ کو قبیلہ کی ہودج نشین عورتوں نے اُس وقت (اور زیادہ) مشتاق بنایا جب کہ وہ (روانگی کے لئے) سوار ہوئیں اور وہ نئے ہودجوں میں داخل ہوئیں۔ درآں حالیکہ اُن کے خیموں کی لکڑیاں (جدید ہونے کی وجہ سے) چرڑ چرڑ کر رہی تھیں۔

مِنْ كلِّ مَحْفُوفٍ يُظِلُّ عِصِيَّهُ زَوْجٌ عَلَيْهِ كِلَّةٌ وقِرَامُها [۱]

زُجَلًا كأنَّ نِعاجَ تُوضِحَ فَوْقَها وَظِباءَ وَجْرَةَ عُطَّفاً أرْآمُها [۲]

حُفِزَتْ وَزَايَلَها السَّرابُ كأنَّها أجزاعُ بِيشَةَ أثْلُها ورِضامُها [۳]

بَلْ ما تَذَكَّرُ مِنْ نَوارَ وقَدْ نَأَتْ وتَقَطَّعَتْ أسْبابُها ورِمامُها [۴]

مُرِّيَّةٌ حَلَّتْ بِفَيْدَ وَجاوَرَتْ أهْلَ الحِجازِ فأيْنَ مِنْكَ مَرامُها [۵]

بِمَشارِقِ الجَبَلَيْنِ أوْ بِمُحَجَّرٍ فَتَضَمَّنَتْها فَرْدَةٌ فَرُخامُها [۶]

فصُوائِقٌ إنْ أيْمَنَتْ فَمَظِنَّةٌ فِيهاوِحافُ القَهْرِ أوْ طِلْخامُها [۷]

(۱) ترجمہ۔ جن ہودجوں میں وہ عورتیں جا بیٹھیں اُن میں سے ہر ہودج کپڑوں میں پوشیدہ تھا جس کی لکڑیوں پر ایک دبیز پردہ تھا۔ جس پر ایک باریک پردہ اور ایک سرخ منقش کپڑا پڑا ہوا تھا۔

(۲) ترجمہ۔ (وہ عورتیں) گروہ در گروہ (جب ہودجوں میں سوار ہوئیں تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ) گویا مقام توضع کی وحشی گائیں اور مقام وجرہ کی سفید ہرنیاں اُن ہودجوں پر سوار ہیں اس حالت میں کہ وہ اپنے بچوں کو پیار سے دیکھ رہی ہیں۔ مطلب۔ عورتوں کو حسنِ چشم اور خوبیٔ رفتار میں بقراتِ وحش سے اور بہ نظرِ ترحم بچوں کی طرف دیکھنے والی ہرنوں سے تشبیہ دی ہے اس لئے کہ ایسی حالت میں ان کی گردنوں اور نگاہوں میں ایک خاص حسن ہوتا ہے۔

(۳) ترجمہ۔ وہ سواریاں تیز ہنکائی گئیں اور قطعاتِ سراب اُن سے جدا ہو گئے (یعنی سواریاں اُن میں سے ہو کر نکلیں تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ) گویا وہ وادی بیشہ کے موڑوں پر جھاؤ کے درخت یا پتھر کی چٹانیں ہیں۔ (کثرت اور ضخامت میں سواریوں کو جھاؤ کے درختوں یا پتھر کی چٹانوں سے تشبیہ دی ہے)۔

(۴) ترجمہ۔ اب نوار (معشوقہ) کی یاد کیا؟ (اس کا تذکرہ بے سود ہے) جب کہ وہ دُور ہو گئی۔ اور اس کے قوی اور ضعیف علائق (دوستی) منقطع ہو گئے۔ مطلب محبوبہ کے ہجر اور قطع تعلق کے بعد اس کا ذکر لاحاصل ہے۔

(۵) ترجمہ۔ وہ (نوار) مُرّیّہ ہے (کبھی مقام) فید میں جا اُتری اور (کبھی) حجازیوں کی پڑوسن بنی سو اب تیرا مقصد (حاصل ہونا) اُس سے دشوار ہے۔ مطلب دیارِ شاعر اور فید و حجاز میں کافی فاصلہ ہے اپنے نفس کو خطاب کر کے کہتا ہے کہ جب محبوبہ دُور و دراز مقامات پر جاگزیں ہے تو اب وصال بہت دشوار ہے۔

(۶) ترجمہ۔ (وہ نوار بنو طی کے دو پہاڑ) اَجاؔ و سلمیٰ کے پورب میں (مقیم ہوئی) یا (مقام) محجر میں پھر اس کو (کوہِ) فردہ اور اس کے رخام نے اپنے اندر سما لیا۔

(۷) ترجمہ۔ پھر (مقام) صوائق نے (اس نوار کو اپنی گود میں لے لیا) اور اگر یمن میں آئی تو اس کے متعلق وحاف القہر یا اس کے طلخام کے بارے میں خیال ہے (کہ وہ

فَاقْطَعْ لُبَانَةَ مَنْ تَعَرَّضَ وَ
وَلَشَرُّ وَاصِلِ خُلَّةٍ صَرَّامُهَا (۱)

وَاحْبُ الْمُجَامِلَ بِالْجَزِيلِ وَصَرْمُهُ
بَاقٍ إِذَا ظَلَعَتْ وَزَاغَ قِوَامُهَا (۲)

بِطَلِيحِ أَسْفَارٍ تَرَكْنَ بَقِيَّةً مِنْهَا فَأَحْنَقَ صُلْبُهَا وَسَنَامُهَا (۳)

وَإِذَا تَغَالَى لَحْمُهَا وَتَحَسَّرَتْ وَتَقَطَّعَتْ بَعْدَ الْكَلَالِ خِدَامُهَا (۴)

فَلَهَا هِبَابٌ فِي الزِّمَامِ كَأَنَّهَا
صَهْبَاءُ خَفَّ مَعَ الْجَنُوبِ جَهَامُهَا (۵)

أَوْ مُلْمِعٌ وَسَقَتْ لِأَحْقَبَ لَاحَهُ
طَرْدُ الْفُحُولِ وَضَرْبُهَا وَكِدَامُهَا (۶)

اس کی فرودگاہ ہوں گے)۔

(۱) **ترجمہ**۔ جس کا وصل (تعلق) معرض زوال میں ہو اُس سے قطعِ تعلق کرلے۔ دوستی کرنے والا وہی بہتر ہے جو (ضرورت کے وقت) قطعِ تعلق کرلے (تاکہ ہجر کے مصائب زیادہ برداشت کرنے نہ پڑیں۔ **مطلب**۔ بعض کتابوں میں بجائے لَخَیرُ واصل کے ولشرّ واصل لکھا ہے تو اس صورت میں اس شخص کی مذمت ہوگی جو دوستی کرکے نہ نبھائے۔ لیکن پہلی روایت اگلے شعر کے مناسب ہے۔

(۲) **ترجمہ**۔ عُمدہ معاملہ کرنے والے کو بہت سامان دیا (دے) اور اُس سے قطع کرنا (بھی) باقی رہے جب کہ اُس دوستی کی رفتار ٹیڑھی اور اصل کج ہو جائے۔ **مطلب** دوست کے ساتھ بڑھ کر معاملہ کرو لیکن اگر تعلقات مکدّر ہونے لگیں تو پھر فوراً تعلّق قطع کردو۔

(۳) **ترجمہ**۔ سفروں کی وجہ سے درماندہ اونٹنی کے ذریعہ (تعلّقات قطع کرو) جس میں سے سفروں نے کچھ تھوڑا حصّہ باقی چھوڑا ہو پس (لاغری کی وجہ سے) اُس کی پُشت اور کوہان چمٹ گئے ہوں۔

(۴) **ترجمہ**۔ جب کہ اس (ناقہ) کا گوشت گُھل جائے اور وہ درماندہ ہو جائے اور تھک جانے کے بعد اس کے (موزہ کے) تسمے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں (جوابِ شرط اگلے شعر میں ہے)۔

(۵) **ترجمہ**۔ پھر بھی اُس کے لئے مُہار میں (رہ کر) ایسا نشاط ہو گویا کہ وہ سُرخ رنگ کا بادل ہے جس میں سے ایک اَبرِ باراں نے جنوبی ہوا کے ساتھ حرکت کی ہے۔ **مطلب** جس ناقہ میں تھک جانے کے بعد بھی پانی سے خالی سُرخ اَبر کی طرح سُرعتِ سیر ہو اس پر سوار ہو کر بگاڑ کے وقت قطع تعلّق کرلینا چاہیے۔

(۶) **ترجمہ**۔ یا (وہ ناقہ) گورخرنی (کی طرح) ہے جو ایسے گورخر سے حاملہ ہوئی جس کو نَروں کے دفع کرنے اور مارنے اور کاٹنے نے بدرُوپ کردیا ہو۔ **مطلب**۔ ناقہ کو اَبر سے تشبیہ دینے کے بعد اس گدھی سے تشبیہ دی جس کو مست گورخر بھگائے پھر رہا ہو۔

يَعْلُو بِهَا حَدَبَ الإِكَامِ مُسَحَّجٌ ۔۔۔ قَدْ رَابَهُ عِصْيَانُهَا وَوِحَامُهَا (۱)

بِأَحِزَّةِ الثَّلَبُوتِ يَرْبَأُ فَوْقَهَا ۔۔۔ قَفْرَ الْمَرَاقِبِ خَوْفُهَا آرَامُهَا (۲)

حَتَّى إِذَا سَلَخَا جُمَادَى سِتَّةً ۔۔۔ جَزْءًا فَطَالَ صِيَامُهُ وَصِيَامُهَا (۳)

رَجَعَا بِأَمْرِهِمَا إِلَى ذِي مِرَّةٍ ۔۔۔ حَصِدٍ وَنُجْحُ صَرِيمَةٍ إِبْرَامُهَا (۴)

وَرَمَى دَوَابِرَهَا السَّفَا وَتَهَيَّجَتْ ۔۔۔ رِيحُ الْمَصَايِفِ سَوْمُهَا وَسِهَامُهَا (۵)

فَتَنَازَعَا سَبِطًا يَطِيرُ ظِلَالُهُ ۔۔۔ كَدُخَانِ مُشْعَلَةٍ يُشَبُّ ضِرَامُهَا (۶)

مَشْمُولَةٍ غُلِثَتْ بِنَابِتِ عَرْفَجٍ ۔۔۔ كَدُخَانِ نَارٍ سَاطِعٍ أَسْنَامُهَا (۷)

فَمَضَى وَقَدَّمَهَا وَكَانَتْ عَادَةً ۔۔۔ مِنْهُ إِذَا هِيَ عَرَّدَتْ إِقْدَامُهَا (۸)

(۱) **ترجمہ۔** زخمی گورخر اس گورخرنی کو ٹیلوں کی بلندی پر بھگاتے پھرتا ہے (تاکہ دوسرے نروں سے دُور لے جائے اور تھکا کر اُس پر قادر ہو سکے) درآنحالیکہ اس گورخرنی کی نافرمانی اور شہوت نے اس کو شک میں ڈال رکھا تھا (کہ کہیں یہ حاملہ تو نہیں کیونکہ حالتِ حمل میں گدھی جُفتی نہیں کھاتی)۔

(۲) **ترجمہ۔** (وہ گدھا اُس گدھی کو) ثلبوت کے ٹیلوں پر لے چڑھا اس حال میں کہ) خالی کمین گاہوں کی دیدبانوں کی طرح دیکھ بھال کرتا تھا (کہ مبادا کوئی صیاد نہ چھپا بیٹھا ہو) اُن میں خوف کا باعث پتھر تھے۔ **مطلب۔** محض پتھروں کو دیکھ کر بھڑک رہا تھا ورنہ وہاں کسی شکاری کا پتہ تک نہ تھا۔

(۳) **ترجمہ۔** یہاں تک کہ جب دونوں نے جاڑوں کے چھ مہینے گزار دیئے (اور موسمِ ربیع آگیا یا جمادی الثانیہ گزار دیا) اس حال میں کہ بدون پانی پیئے تر گھاس پر اکتفا کرتے تھے پس اس گدھے اور گدھی کا روزہ (پانی سے رُکنا) دراز ہو گیا۔ (جوابِ إِذَا اگلے شعر میں ہے)۔

(۴) **ترجمہ۔** تو اُن دونوں نے اپنے مقصد کو مستحکم ارادہ کی طرف لوٹایا (پانی پینے کی ٹھانی) اور ارادہ کی کامیابی اُس کے محکم کرنے میں ہے (خام ارادہ میں کامیابی نہیں ہوتی)۔

(۵) **ترجمہ۔** (موسمِ گرما کے آغاز کی وجہ سے) گوکھرو اُن کے کھروں کے پچھلے حصّوں میں چبھنے لگے اور گرمیوں کی ہوا یعنی اُس کا چلنا اور گرمی بھڑک اُٹھی۔

(۶) **ترجمہ۔** پس اُن دونوں نے ایسے لمبے غبار میں ایک دوسرے سے (بڑھنے میں) مقابلہ کیا جس کا سایہ اُس روشن آگ کے دھوئیں کی طرح (اُڑ رہا) تھا جس کی چپٹیاں خوب بھڑکا دی گئی ہوں۔ **مطلب۔** اُڑتے ہوئے غبار کو بھڑکتی ہوئی آگ کے دھوئیں سے تشبیہ دی ہے۔

(۷) **ترجمہ۔** وہ آگ ایسی ہے جس پر بادِ شمالی چلی ہے جس میں (درخت) عرفج کی تر شاخیں ملا دی گئی ہیں اُس کا دھواں اُس آگ کے دھوئیں کی طرح ہے جس کی لپٹیں بلند ہو رہی ہوں۔ **مطلب۔** بادِ شمالی سے آگ میں دھواں زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ نیز تر شاخوں کا آگ میں ڈال دینا بھی دھوئیں کی زیادتی کا باعث ہے۔

(۸) **ترجمہ۔** وہ (گدھا) چلا اور اُس (گدھی) کو اپنے آگے دھر لیا اور اُس گدھے کی یہ عادت تھی کہ جب وہ راستہ سے منحرف ہونے کا ارادہ کرتی تو اُس کو آگے کر لیتا تھا۔

فَتَوَسَّطَا عُرْضَ السَّرِيِّ وَصَدَّعَا
مَسْجُورَةً مُتَجَاوِراً قُلَّامُهَا (۱)

مَحْفُوفَةً وَسْطَ اليَرَاعِ يُظِلُّهَا مِنْهُ مُصَرَّعُ غَابَةٍ وَقِيَامُهَا (۲)

أَفَتِلْكَ أَمْ وَحْشِيَّةٌ مَسْبُوعَةٌ
خَذَلَتْ وَهَادِيَةُ الصِّوَارِ قِوَامُهَا (۳)

خَنْسَاءُ ضَيَّعَتِ الفَرِيرَ فَلَمْ يَرِمْ
عُرْضَ الشَّقَائِقِ طَوْفُهَا وَبُغَامُهَا (۴)

لِمُعَفَّرٍ قَهْدٍ تَنَازَعَ شِلْوَهُ
غُبْسٌ كَوَاسِبُ لَا يُمَنُّ طَعَامُهَا (۵)

صَادَفْنَ مِنْهَا غِرَّةً فَأَصَبْنَهَا إِنَّ المَنَايَا لَا تَطِيشُ سِهَامُهَا (۶)

بَاتَتْ وَأَسْبَلَ وَاكِفٌ مِنْ دِيمَةٍ يُرْوِي الخَمَائِلَ دَائِماً تَسْجَامُهَا (۷)

(۱) **ترجمہ**۔ پھر وہ دونوں نہر کے ایک گوشے کے بیچ میں داخل ہوئے اور اُن دونوں نے ایک ایسے لبریز چشمہ کو چیرا جس کی قُلّام گھاس قریب تھی۔

(۲) **ترجمہ**۔ وہ (نہر) نَے کے وسط میں گھری ہوئی ہے اور اُس پر جھاڑی میں سے گری ہوئی اور کھڑی ہوئی نَے سایہ کر رہی ہے۔ **مطلب**۔ وہ چشمہ نیستان میں واقع تھا اور اس پر نَے سایہ انداز تھی جس کی وجہ سے اس کا پانی نہایت سرد تھا۔

(۳) **ترجمہ**۔ پس یہ گورخرنی (میری اُونٹنی کے مشابہ ہے) یا وہ بقرہَ وحشیہ جس کے بچّہ کو درندوں نے کھا لیا ہو جو کہ ریوڑ سے پیچھے رہ گئی تھی دراں حالیکہ گلّے کا اگلا جانور محافظ ہوتا ہے۔

(۴) **ترجمہ**۔ وہ چپٹی ناک والی (بقرہ وحشیہ) ہے جس نے بچّہ کو ضائع کر دیا (اس کی غفلت سے بھیڑیے کھا گئے) پس پتھریلی زمین کے اطراف میں ہمیشہ اس کا چکر لگانا اور پکارنا رہا۔ **مطلب**۔ وہ بقرہَ وحشیہ بچّہ کی تلاش میں پہاڑ کی گھاٹیوں میں بھاگتی اور بولتی پھری۔

(۵) **ترجمہ**۔ (اس بقرہ وحشیہ کا دوڑنا اور پکارنا) زمین پر پچھاڑے ہوئے سفید رنگ بچّہ کی وجہ سے تھا جس کے اعضاء میں بھوسلے شکاری بھیڑیوں (یا کتّوں) نے چھین جھپٹ کی تھی جن کی روزی منقطع نہیں ہوتی (بلکہ وہ ہمیشہ اسی طرح شکار کر کے پیٹ بھرتے ہیں)۔

(۶) **ترجمہ**۔ اُن بھیڑیوں (یا کتّوں) نے بقرہَ وحشیہ کی غفلت پالی پس اُس غفلت (یا بقرہٌ وحشیہ) کو پہنچ گئے۔ مَوتوں کے تیر کبھی خطا نہیں ہوتے (ٹھیک نشانہ پر بیٹھتے ہیں)۔

(۷) **ترجمہ**۔ (بچّہ کے ہلاک ہو جانے کے بعد) بقرہَ وحشیہ نے اس حال میں رات گزاری کہ جم کر برابر برسنے والی بارش بہہ رہی تھی جس کا دائمی بہاؤ نرم سبزہ زار کو سیراب کر رہا تھا۔

يَعْلُو طَرِيقَةَ مَتْنِهَا مُتَوَاتِرٌ   فِي لَيْلَةٍ كَفَرَ النُّجُومَ غَمَامُهَا (۱)

تَجْتَافُ أَصْلاً قَالِصاً مُتَنَبِّذاً   بِعُجُوبِ أَنْقَاءٍ يَمِيلُ هَيَامُهَا (۲)

وَتُضِيءُ فِي وَجْهِ الظَّلَامِ مُنِيرَةً   كَجُمَانَةِ الْبَحْرِيِّ سُلَّ نِظَامُهَا (۳)

حَتَّى إِذَا انْحَسَرَ الظَّلَامُ وَأَسْفَرَتْ

بَكَرَتْ تَزِلُّ عَنِ الثَّرَى أَزْلَامُهَا (۴)

عَلِهَتْ تَرَدَّدُ فِي نِهَاءِ صُعَائِدٍ   سَبْعاً تُؤَاماً كَامِلاً أَيَّامُهَا (۵)

حَتَّى إِذَا يَئِسَتْ وَأَسْحَقَ حَالِقٌ   لَمْ يُبْلِهِ إِرْضَاعُهَا وَفِطَامُهَا (۶)

وَتَوَجَّسَتْ رِزَّ الْأَنِيسِ فَرَاعَهَا

عَنْ ظَهْرِ غَيْبٍ وَالْأَنِيسُ سَقَامُهَا (۷)

(۱) **ترجمہ** - اس بقرۂ وحشیہ کے خطِ پُشت پر متواتر بارش ایسی رات میں پڑتی رہی جس کے اَبر نے ستاروں کو چُھپا رکھا تھا۔ **مطلب**۔ اس بقرہ نے نہایت بے چینی کی حالت میں یہ شب بادو باراں گزاری۔

(۲) **ترجمہ** - بقرۂ وحشیہ ایسے درخت کی دراز جڑ (کھوکل) میں داخل ہوئی جو ریت کے ٹیلوں کے آخر میں تنہا کھڑا تھا جن کا ریت بہہ رہا تھا۔ **مطلب** - سردی اور بارش سے بچنے کے لئے وہ ایک درخت کی جڑ میں پناہ گزیں ہوئی۔ لیکن وہاں بھی اس کو راحت میسّر نہ آئی اور بادو باراں کی وجہ سے اُن ٹیلوں کا ریت گر رہا تھا جن پر وہ درخت کھڑا ہوا تھا۔

(۳) **ترجمہ** - (شب کی) ابتدائی تاریکی میں (وہ بقرۂ وحشیہ) روشن اور چمکدار تھی اُس دریائی موتی کی طرح جس کا دھاگا کھینچ لیا گیا ہو (اور وہ گول ہونے کی وجہ سے لُڑکتا پھر رہا ہو)۔ **مطلب** - اس بقرہ کو چین نصیب نہ ہوا برابر بھاگتی پھری۔ بقرۂ وحشیہ کو اس دریائی موتی سے تشبیہ دی ہے جو لڑی سے بکھر گیا ہو۔

(۴) **ترجمہ** - حتیٰ کہ جب (شب کی) تاریکی کھل گئی اور وہ صبح کی روشنی میں داخل ہوئی تو اس حال میں صبح سویرے چلی کہ نمناک ریت سے اس کے پَیر پھسل رہے تھے

(۵) **ترجمہ** - حیران و پریشان ایک ہفتہ جس کے دن بڑے بڑے تھے صعائد کے حوضوں پر (بچّہ کی تلاش میں) گھومتی پھری۔ **مطلب** - کاملاً ایّامُھا سے اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ ایّامِ گرما تھے۔

(۶) **ترجمہ** - یہاں تک کہ وہ جب بالکل (بچّہ کے ملنے سے) مایوس ہوگئی اور (اس کے) دُودھ بھرے تھن خشک ہو گئے جن کو اس کے دُودھ پلانے اور چھڑانے نے خشک نہیں کیا تھا (بلکہ بچّہ کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ خشک ہوئے تھے)۔

(۷) **ترجمہ** - بقرۂ وحشیہ نے غیب سے انسان کی آواز سُنی جس نے اس کو گھبرا دیا (اور کیوں نہ گھبراتی جب کہ) انسان اس کی بیماری ہے (وہ اس کا شکار کر لیتا ہے تو گویا انسان اس کا مرض الموت ہے)۔

فَغَدَتْ كِلا الفَرْجينِ تحسِبُ أَنَّهُ
مَوْلى المَخافَةِ خَلفُها وأَمامُها (١)
حتى إذا يَئِسَ الرُّماةُ وأرْسَلُوا
غُضفاً دَواجِنَ قافِلاً أعصامُها (٢)
فَلحِقْنَ واْعتكَرَتْ لَها مَدْرِيَّة كالسَّمْهَرِيَّةِ حدُّها وتمامُها (٣)
لِتَذُودَهُنَّ وأيقنَتْ إنْ لم تَذُدْ أَنْ قدْ أَحَمَّ مِنَ الحُتوفِ حِمامُها (٤)
فَتقصَّدَتْ مِنها كَسابِ فَضُرِّجَتْ
بدَمٍ وغُودِرَ في المَكَرِّ سُخامُها (٥)
فَبِتِلْكَ إذْ رَقصَ اللَّوامِعُ بِالضُّحَى
واْجتابَ أرْدِيَةَ السَّرابِ إكامُها (٦)
أَقضِي اللُّبانَةَ ، لا أُفرِّطُ رِيبَةً أوْ أنْ يلُومَ بحاجَةٍ لُوّامُها (٧)

(۱) **ترجمہ**۔ پس وہ چلی درآنحالیکہ (دست و پا کی) دونوں کشادگیوں کو خوف کا زیادہ مستحق سمجھتی تھی (اس کو آگے اور پیچھے سے یکساں خوف تھا) وہ دونوں کشادگیاں اس کا آگا اور پیچھا تھیں۔

(۲) **ترجمہ**۔ حتےٰ کہ جب تیر انداز مایوس ہو گئے (وہ زد سے نکل گئی) تو اُنھوں نے دراز کان شکاری کُتوں کو (اس کے پیچھے چھوڑا) جن کے پٹے (یا پیٹ) خشک تھے۔ **مطلب**۔ تیر کی زد سے نکل جانے کے بعد اس کے پیچھے عُمدہ نسل کے شکاری کُتے لگا دیئے۔

(۳) **ترجمہ**۔ پس وہ کُتے اس بقرہ وحشیہ کو جا چمٹے اور اُس نے ان کی طرف اپنا سینگ گھمایا جو دھار اور درازی میں سمہری نیزے کی طرح تھا۔

(۴) **ترجمہ**۔ تاکہ وہ (بقرہ وحشیہ) اُن (کُتوں) کو دفع کرے اور اُس کو اس امر کا پُورا یقین ہو گیا تھا کہ اگر اُس نے اُن کو دفع نہ کیا تو (حیوانات کی) اچانک موتوں کے منجملہ اس کی موت قریب آگئی ہے۔ **مطلب**۔ اس بقرہ کو اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا تھا اس لئے ان کتوں کو سینگ کے ذریعہ دفع کرنے پر مجبور ہوئی۔

(۵) **ترجمہ**۔ تو اُن میں سے کساب (کُتیا) ہلاک ہوگئی اور خُون میں لتھڑ گئی اور اس (کساب) کا (نر) سخام (کُتا) میدان میں (پچھڑا ہوا) چھوڑ دیا گیا۔ **مطلب**۔ اس بقرہ وحشیہ نے کُتے کے اُس جوڑے کو مار ڈالا۔

(۶) **ترجمہ**۔ پس ایسی اونٹنی کے ذریعہ (سوار ہو کر) جب کہ چاشت کے وقت متصل بسراب صحرا متحرک (معلوم) ہوں اور ٹیلے سراب کی چادر اوڑھ لیں۔

(۷) **ترجمہ**۔ میں حاجت پُوری کر لیتا ہوں تہمت کے خوف سے یا اس خوف سے کہ ملامتگر ملامت کریں گے حاجت برآری میں کوتاہی نہیں کرتا۔ **مطلب**۔ ناقہ کو بقرہ وحشیہ یا گورخر سے تشبیہ دے کر کہتا ہے کہ جب کبھی سفر درپیش ہوتا ہے اور کوئی ضرورت متعلّق ہو جاتی ہے تو دوپہر کی شدید گرمی میں بھی سفر کر جاتا ہوں کسی قسم کا خوف میرے لئے سفر سے مانع نہیں بنتا۔

أَوَلَمْ تَكُنْ تَدْرِي نَوَارُ بِأَنَّنِي وَصَّالُ عَقْدِ حَبَائِلٍ جَذَّامُهَا (١)

تَرَّاكُ أَمْكِنَةٍ إِذَا لَمْ أَرْضَهَا أَوْ يَعْتَلِقْ بَعْضَ النُّفُوسِ حِمَامُهَا (٢)

بَلْ أَنْتِ لَا تَدْرِينَ كَمْ مِنْ لَيْلَةٍ طَلْقٍ لَذِيذٍ لَهْوُهَا وَنِدَامُهَا (٣)

قَدْ بِتُّ سَامِرَهَا وَغَايَةَ تَاجِرٍ

وَافَيْتُ إِذْ رُفِعَتْ وَعَزَّ مُدَامُهَا (٤)

أُغْلِي السِّبَاءَ بِكُلِّ أَدْكَنَ عَاتِقٍ

أَوْ جَوْنَةٍ قُدِحَتْ وَفُضَّ خِتَامُهَا (٥)

وَصَبُوحِ صَافِيَةٍ وَجَذْبِ كَرِينَةٍ بِمُوَتَّرٍ تَأْتَالُهُ إِبْهَامُهَا (٦)

بَادَرْتُ حَاجَتَهَا الدَّجَاجَ بِسُحْرَةٍ لِأُعَلَّ مِنْهَا حِينَ هَبَّ نِيَامُهَا (٧)

(۱) **ترجمہ**۔ کیا نوار (معشوقہ) نہ جانتی تھی کہ میں دوستی کے علائق کو بڑا جوڑنے والا اور توڑنے والا ہوں۔ **مطلب**۔ نوار قطع تعلق کر کے چل دی۔ شاید اسے خیال نہ تھا کہ میں بھی مستحق دوستی ہی کے تعلقات رکھتا ہوں نا قابل سے فوراً جدائی اختیار کر لیتا ہوں۔

(۲) **ترجمہ**۔ جب کہ مجھے نہ بھائیں تو (پھر) مواضع (قیام) کو چھوڑ دیتا ہوں مگر یہ کہ بعض نفوس یعنی (مجھ سے) موت متعلق ہو جائے (تو پھر موت سے کوئی چارہ نہیں پھر سفر کہاں ؟)۔

(۳) **ترجمہ**۔ بلکہ تو ہی (اے معشوقہ نوار) نہیں جانتی کہ بہت سی نرم گرم راتیں (گزری) ہیں جن کا کھیل کود اور شراب نوشی بہت پُر لطف تھی۔ **مطلب**۔ معشوقہ کی طرف التفات کرنے کے بعد معشوقہ پر اپنی بڑائی جتلاتا ہے۔

(۴) **ترجمہ**۔ (اپنی خوش بیانی کی وجہ سے) اُن راتوں میں میں قصہ گو رہا اور (شراب کے) تاجروں کے بہت سے جھنڈے ہیں کہ جب وہ بلند کئے گئے اور ان کی شراب گراں ہوگئی تو میں (شراب خریدنے کیلئے) ان کے پاس پہنچا۔ **مطلب**۔ شراب کی بھٹی پر جھنڈا نصب کر دیا جاتا تھا۔ جس کو دیکھ کر مے نوش خمار کے پاس پہنچ جاتے تھے۔ شاعر اپنی خوش بیانی اور گرانی کے وقت شراب کی خریداری پر فخر کرتا ہے۔

(۵) **ترجمہ**۔ میں شراب کی خریداری کو ہر پرانے مشکیزہ (شراب کے) ذریعہ یا اُس سیاہ مٹکے کے ذریعہ جس کی مُہر توڑ دی گئی ہو اور اس میں پیالہ (شراب نکالنے کیلئے) ڈال دیا گیا ہو گراں کر دیتا ہوں۔ **مطلب**۔ شراب کے مشکیزے اور خُم کے خُم خرید لیتا ہوں۔ لہٰذا شراب کی کمی کی وجہ سے دام چڑھ جاتے ہیں۔

(۶) **ترجمہ**۔ بہت سی صبح کی صاف شرابیں ہیں (جن سے میں لطف اندوز ہوا) اور ایسے ستار کے ذریعہ مغنیہ کا بجانا کہ جس کی اصلاح اس کا انگوٹھا کرتا ہے (میں اس کو سُن کر لطف اندوز ہوا)۔

(۷) **ترجمہ**۔ میں نے صبح سویرے مُرغوں کے بولنے سے قبل شراب کی خواہش پوری کر لی تاکہ جب سونے والے بیدار ہوں تو دوبارہ پی سکوں۔ **مطلب**۔ ایک مرتبہ شراب نوشی صبح سویرے کر لیتا ہوں تاکہ یارانِ جلسہ کے ہمراہ دوبارہ موقع مل سکے۔

وَغَداةِ رِيحٍ قَدْ وَزَعتُ وَقِرَّةٍ
قَدْ أَصبَحَتْ بِيَدِ الشَّمالِ زِمامُها [۱]

ولَقدْ حَمَيْتُ الحَيَّ تَحمِلُ شِكَّتي
فُرُطٌ وشاحِي إِذْ غَدَوْتُ لِجامُها [۲]

فَعَلَوْتُ مُرْتَقِباً عَلى ذِي هَبْوَةٍ
حَرِجٍ إِلى أَعْلامِهِنَّ قَتامُها [۳]

حَتى إِذا أَلقَتْ يَداً في كافِرٍ وَأَجَنَّ عَوْراتِ الثُّغُورِ ظَلامُها [۴]

أَسْهَلتُ وَانتَصَبَتْ كَجِذْعِ مُنِيفَةٍ
جَرْداءَ يَحصَرُ دُونَها جُرّامُها [۵]

رَفَّعْتُها طَرْدَ النَّعامِ وَشَلَّهُ
حَتى إِذا سَخِنَتْ وَخَفَّ عِظامُها [۶]

(۱) **ترجمہ** ۔ بہت سی ٹھنڈی اور ہوا والی صبح ہیں جن کی باگ ڈور شمالی ہوا کے ہاتھ میں ہو گئی تھی میں نے اُن کو روکا۔ **مطلب** ۔ ایام قحط میں جب کہ شمالی ہوا چلتی ہے جو عموماً بہت زیادہ سردی کا باعث ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے فقراء مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں تو میں اپنی سخاوت کے ذریعہ اُن مصائب کو رفع کر دیتا ہوں۔

(۲) **ترجمہ** ۔ میں نے اس حال میں قبیلہ کی حمایت کی جب ایک ایسی تیز رو گھوڑی میرے ہتھیار اُٹھائے ہوئے تھی (میں اس پر سوار تھا) کہ جب صبح کو چلا تو اُس کا لگام میرا ہار تھا (میرے گلے میں پڑا ہوا تھا)۔

(۳) **ترجمہ** ۔ تو میں (قبیلہ کی حفاظت کے لئے) ایک ایسے ٹیلہ پر چڑھا جو تنگ اور مغبر تھا۔ جس کا غبار اُن کے جھنڈوں تک (اُڑ رہا) تھا۔

(۴) **ترجمہ** ۔ یہاں تک کہ سورج نے جب اپنے آپ کو تاریکی میں ڈال دیا (غروب ہو گیا) اور سرحد کی خوفناک جگہوں کو اُن کی تاریکی نے چھپا لیا۔ (یعنی بالکل رات ہو گئی)۔

(۵) **ترجمہ** ۔ تو میں نیچے اُترا اور میری گھوڑی اُس پتوں سے ننگی بلند کھجور کے تنہ کی طرح سیدھی کھڑی ہو گئی جس کے پتے (یا پھل) توڑنے والے (اس کی لمبائی کی وجہ سے) تنگ دل ہوں۔ **مطلب** ۔ غرض میں تمام دن قبیلہ کی حفاظت میں اس ٹیلہ پر مصروف رہا۔ جب بالکل شام ہو گئی اور سرحد کی گھاٹیاں چھپ گئیں تو ٹیلہ سے نیچے اُتر آیا اور میری گھوڑی گردن بلند کر کے کھڑی ہو گئی۔

(۶) **ترجمہ** ۔ میں نے اس (گھوڑی) کو شتر مرغ جمع کرنے والی رفتار پر دوڑایا بلکہ اس سے بھی زیادہ حتیٰ کہ وہ جب گرم ہو گئی اور اس کی ہڈیاں ہلکی ہو گئیں۔

قَلِقَتْ رِحالَتُها وَأَسْبَلَ نَحْرُها
وَابْتَلَّ مِنْ زَبَدِ الحَمِيمِ حِزامُها(١)

تَرْقَى وتَطْعَنُ فِي العِنانِ وتَنْتَحِي
وِرْدَ الحَمامَةِ إِذْ أَجَدَّ حَمامُها(٢)

وكَثِيرَةٍ غُرَباؤُها مَجْهُولَةٍ تُرْجَى نَوافِلُها ويُخْشَى ذامُها(٣)

غُلْبٌ تَشَذَّرُ بِالذُّحُولِ كأَنَّها جِنُّ البَدِيِّ رَواسِياً أَقْدامُها(٤)

أَنْكَرْتُ باطِلَها وبُؤْتُ بِحَقِّها
عِنْدِي ولَمْ يَفْخَرْ عَلَيَّ كِرامُها(٥)

وجَزُورِ أَيْسارٍ دَعَوْتُ لِحَتْفِها
بِمَغالِقٍ مُتَشابِهٍ أَجْسامُها(٦)

(١) ترجمہ۔ اس کا چارجامہ ہلنے لگا اور اس کا سینہ تر ہو گیا اور پسینہ کے جھاگوں سے اس کا تنگ بھیگ گیا۔ **مطلب**۔ نیچے اُتر کر قبیلہ کی دیکھ بھال کے لئے میں نے اسے اتنا دوڑایا کہ وہ پسینہ پسینہ ہو گئی اور کمر کی تری کی وجہ سے اس کا چارجامہ کمر پر نہ جما۔

(٢) ترجمہ۔ وہ گردن اُبھار کر چلتی ہے۔ باگ کو جھٹکے دیتی ہے۔ گردن موڑ کر اس طرح تیز چلتی ہے جس طرح کبوتری پانی پر اُترتی ہے جب اس کا (نر) تیزی دکھا رہا ہو۔ **مطلب**۔ گھوڑی کی تیز روی کو پیاسی کبوتری کی پرواز سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(٣) ترجمہ۔ بہت سے ایسے گھرانے ہیں جن کے مسافر (مہمان) ایک دوسرے سے ناواقف ہیں اور اُن کے عطایا کی اُمید کی جاتی ہے اور اُن کے عیب سے بچا جاتا ہے **مطلب** ان گھرانوں سے بادشاہوں کے گھر مراد ہیں۔ اور اِن اشعار میں شاعر اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ربیع کو نعمان بن منذر شاہِ عرب کے دربار میں پیش آیا تھا۔

(٤) ترجمہ۔ (وہ گھر والے) موٹی گردن کے شیر ہیں جو (بہادری کی وجہ سے) آپس میں ایک دوسرے کو اپنے کینوں سے ڈراتے ہیں گویا کہ وہ (مقام) بدی کے جن ہیں جو اپنے قدموں کو جمائے ہوئے ہیں (اور کسی طرح میدان سے نہیں ٹلتے)۔

(٥) ترجمہ۔ میں نے اُس (گھر) کے باطل (قول) کا انکار کر دیا اور جو میرے نزدیک اس کا حق تھا اس کا اقرار کر لیا تو مجھ پر اس گھر کے شرفا فخر میں غالب نہ آئے۔

(٦) ترجمہ۔ قماربازوں کے (مناسب) بہت سے اونٹ ہیں جن کو ذبح کرنے کے لئے ایسے تیروں کے ذریعہ میں نے (یار و احباب کو) بلایا جن کے اجسام ہم شکل تھے۔ **مطلب** اپنے اُونٹوں کے ذبح کرنے پر فخر کرتا ہے۔ بمغالق الخ کا مطلب یہ ہے کہ تیروں کے ذریعہ قرعہ اندازی کر کے ذبح کرنے کے لئے اُن میں سے منتخب کئے جاتے ہیں۔

بِأَعْوا بِهِنَّ لِعَاقِرٍ أَوْ مُطْفِلٍ
بُذِلَتْ لِجِيرَانِ الْجَمِيعِ لِحَامُهَا (۱)

فَالضَّيْفُ وَالْجَارُ الْجَنِيبُ كَأَنَّمَا
هَبَطَا تَبَالَةَ مُخْصِباً أَهْضَامُهَا (۲)

تَأْوِي إِلَى الْأَطْنَابِ كُلُّ رَذِيَّةٍ
مِثْلِ الْبَلِيَّةِ قَالِصٍ أَهْدَامُهَا (۳)

وَيُكَلِّلُونَ إِذَا الرِّيَاحُ تَنَاوَحَتْ
خُلُجاً تُمَدُّ شَوَارِعاً أَيْتَامُهَا (۴)

إِنَّا إِذَا الْتَقَتِ الْمَجَامِعُ لَمْ يَزَلْ
مِنَّا لِزَازُ عَظِيمَةٍ جَشَّامُهَا (۵)

وَمُقَسِّمٌ يُعْطِي الْعَشِيرَةَ حَقَّهَا
وَمُغَذْمِرٌ لِحُقُوقِهَا هَضَّامُهَا (۶)

(۱) **ترجمہ** - میں اُن تیروں کے ذریعہ بانجھ یا بچّہ دار اُونٹنی کے لئے بُلاتا ہوں جس کا گوشت تمام ہمسایوں میں تقسیم کیا جائے۔ **مطلب** - کم درجہ کی اونٹنی ذبح نہیں کرتا بلکہ بیش قیمت ذبح کرتا ہوں۔

(۲) **ترجمہ** - پس مہمان اور اجنبی پڑوسی (گوشت کی کثرت اور فراوانی کی وجہ سے) گویا کہ وادیٔ تبالہ میں جا اُترے جس کے ٹیلے سرسبز ہیں۔ **مطلب** - اُن پر رزق کی اتنی فراوانی ہوئی جیسے وادیٔ تبالہ میں بسنے والوں پر۔

(۳) **ترجمہ** - (میرے یا میری قوم کے) خیموں کے طنابوں کی طرف ہر ایسی ضعیف (عورت) پناہ لیتی ہے جس کے پُرانے کپڑے (بھی) بدن سے کوتاہ ہوں اور (قبر پر بندھی ہوئی) اُونٹنی کی طرح (لاغر) ہو۔

(۴) **ترجمہ** - جب ہوائیں بالمقابل چلیں (ایّام قحط میں چوطرفی ہوائیں چلنے لگیں) تو وہ ایسے بڑے پیالوں کو (جو چھوٹی نہر کے مانند ہیں) اُوپر تک پُر کر دیتے ہیں جن میں (کھانے کا) اضافہ کیا جاتا ہے اس حال میں کہ اُن کے یتیم (بچے وسعت اور کھانے کی فراوانی کی وجہ سے گویا کہ) تیرتے ہیں

(۵) **ترجمہ** - جب جماعتیں ملیں (ایک جگہ جمع ہوں) تو ہمیشہ ہم میں سے بڑے کام کا ذمّہ دار اور اس کی تکلیف برداشت کرنے والا ضرور رہے گا۔ **مطلب** - جب کبھی قبائل کا اجتماع ہوتا ہے تو وہاں ہمارا ایک سردار لازمی طور سے ہوتا ہے جو معاملات طے کرتا ہے۔

(۶) **ترجمہ** - (اور قبائل کے اجتماع کے وقت ہمارا) ایسا سردار ضرور ہوتا ہے جو مالِ غنیمت تقسیم کرنے والا ہے جو قبیلہ کو اس کے حقوق دیتا ہے اور ایک ایسا با اختیار سردار ہے جو (ضرورت کے وقت) قبیلہ کے حقوق کی خاطر (اپنے) حقوق کم کر دیتا ہے (یا قبیلہ ہی کے حقوق کم کر دیتا ہے اور اس پر کوئی معترض نہیں ہو سکتا)۔

فَضْلاً وَذُو كَرَمٍ يُعِينُ عَلَى النَّدَى

سَمْحٌ كَسُوبُ رَغَائِبٍ غَنَّامُهَا (۱)

مِنْ مَعْشَرٍ سَنَّتْ لَهُمْ آبَاؤُهُمْ

وَلِكُلِّ قَوْمٍ سُنَّةٌ وَإِمَامُهَا (۲)

لَا يَطْبَعُونَ وَلَا يَبُورُ فَعَالُهُمْ

إِذْ لَا يَمِيلُ مَعَ الْهَوَى أَحْلَامُهَا (۳)

فَاقْنَعْ بِمَا قَسَمَ الْمَلِيكُ فَإِنَّمَا قَسَمَ الْخَلَائِقَ بَيْنَنَا عَلَّامُهَا (۴)

وَإِذَا الْأَمَانَةُ قُسِّمَتْ فِي مَعْشَرٍ أَوْفَى بِأَوْفَرِ حَظِّنَا قَسَّامُهَا (۵)

فَبَنَى لَنَا بَيْتاً رَفِيعاً سَمْكُهُ فَسَمَا إِلَيْهِ كَهْلُهَا وَغُلَامُهَا (۶)

(۱) **ترجمہ** - یہ سب کچھ بزرگی کی وجہ سے کرتا ہے اور (ہم میں سے) ایک ایسا صاحب کرم (رہتا ہے) جو سخاوت (کرنے) پر (لوگوں کی) مدد کرتا ہے۔ سخی عمدہ چیزیں کمانے والا اور ان کو غنیمت بنانے والا ہے۔

(۲) **ترجمہ** - (یہ سردار) ایسے گروہ سے ہے جس کے واسطے اس کے آباء نے یہ طریقہ جاری کر دیا ہے اور ہر قوم کا ایک طریقہ اور اس طریقہ کا رہنما ہوتا ہے۔ **مطلب** اس سردار نے یہ تمام عمدہ افعال آبا و اجداد سے سیکھے ہیں۔

(۳) **ترجمہ** - وہ اپنی آبرو خراب نہیں کرتے اور نہ ان کے کام فاسد ہوتے ہیں بلکہ ان کی عقول خواہشاتِ نفسانی کے تابع نہیں ہوتیں۔ **مطلب** - ہر کام عقل کی روشنی میں کرتے ہیں۔ تو نہ ان کی آبرو پر کبھی دھبہ آتا ہے اور نہ ان کا کوئی کام خراب ہوتا ہے۔

(۴) **ترجمہ** - تو (اے حاسد) خدائی قسمت پر صبر کر اس لئے کہ عادتوں کو ہمارے درمیان بہت زیادہ جان کار نے تقسیم کیا ہے۔ **مطلب** - اگر ہمیں اچھی عادتیں دی گئی ہیں اور تمھیں بری۔ تو اس پر ہی صبر کرنا چاہیے اس لئے کہ یہ تقسیم کسی انجان کی نہیں ہے بلکہ دانائے راز نے یہ تقسیم کی ہے وہ ہر ایک کو سرناپ کر ٹوپی عنایت کرتا ہے۔

(۵) **ترجمہ** - جب اقوام (عالم) میں امانت تقسیم کی گئی تو امانت کے قسّام (ازل) نے ہمارا کثیر مکمل حصہ کا حامل بنا دیا گیا ہے۔ اس لئے ہم تمام قبائل عرب میں بہت زیادہ امین ہیں۔

(۶) **ترجمہ** - خدا نے ہمارا (شرف و بزرگی کا) ایک ایسا مکان بنایا جس کی چھت بہت بلند ہے پس قبیلہ کے ادھیڑ عمر اور نوجوان اس کی طرف چڑھے۔ **مطلب** خدا نے ہمیں بزرگی کا ایک بلند مکان عنایت فرما دیا ہے تو اب قوم کے افراد اس کی بلندی پر نظر آتے ہیں۔

وَهُمُ السُّعَاةُ إِذَا العَشِيرَةُ أُفظِعَتْ
وَهُمْ فَوَارِسُها وَهُمْ حُكَّامُها (١)

وَهُمْ رَبِيعٌ لِلْمُجَاوِرِ فِيهِمُ وَالْمُرْمِلاتِ إِذَا تَطَاوَلَ عَامُها (٢)

وَهُمُ العَشِيرَةُ أَنْ يُبَطِّىءَ حَاسِدٌ
أَوْ أَنْ يَمِيلَ مَعَ العَدُوِّ لِئَامُها (٣)

(۱) ترجمہ ۔ جب قبیلہ کسی خطرناک مصیبت میں مبتلا کردیا جاتے تو وہی لوگ کوشاں ہیں اور وہی (جنگ کے وقت) شہسوار اور (جھگڑے نمٹانے کے وقت) حاکم ہوتے ہیں۔ مطلب ۔ غرض ہر طرح سے قبیلہ کے محافظ و نگراں وہی لوگ ہیں۔

(۲) ترجمہ ۔ وہی لوگ اپنے پڑوسیوں اور بیاوں کے لئے جب (افلاس کی وجہ سے) ان کی عدت دراز ہوجائے (اور کٹنی دوبھر ہوجائے) تو موسم ربیع (کا کام دیتے) ہیں۔

(۳) ترجمہ ۔ وہی قبیلہ کے مصلح اور مددگار ہوتے ہیں اس خوف سے کہ کہیں حاسد امداد میں تاخیر نہ کرے یا قبیلہ کے کمینے دشمنوں سے میل جول نہ کر بیٹھیں۔ مطلب آپس کے اختلاف مٹاکر سب کو باہمی اعانت پر آمادہ کردیتے ہیں۔

تمت المعلقة الرابعة



المعلقة الخامسة لعمرو بن كلثوم التَّغلِبيّ

وقالَ عَمرُو بنُ كُلثُومٍ يَذكرُ أيَّامَ بَني تَغلِبَ، ويَفتخِرُ بِهِمْ:

أَلا هُبِّي بِصَحْنِكِ فاصْبَحِينا ... وَلا تُبْقِي خُمُورَ الأَندَرِينا (١)

مُشَعْشَعَةً كأنَّ الحُصَّ فِيها ... إذا ما الماءُ خالَطَها سَخِينا (٢)

تَجورُ بِذِي اللُّبانَةِ عَنْ هَواهُ ... إذا ما ذاقَها حَتى يَلِينا (٣)

تَرَى اللحِزَ الشَّحِيحَ إذا أُمِرَّتْ ... عَلَيْهِ لِمالِهِ فِيها مُهِينا (٤)

صَبَنْتِ الكأسَ عَنَّا أُمَّ عَمرٍو ... وكانَ الكأسُ مَجراها اليَمِينا (٥)

ومَا شَرُّ الثلاثَةِ أُمَّ عَمرٍو ... بِصاحِبِكِ الذي لا تَصْبَحِينا (٦)

یہ معلقہ عمرو بن کلثوم تغلبی کا ہے۔

(۱) ترجمہ۔ ہاں (اے محبوبہ) بیدار رہو اور اپنے بڑے پیالہ سے ہمیں شراب پلا اور (مقام) اندرین کی شرابیں (غیر کے لئے) باقی نہ چھوڑ۔

(۲) ترجمہ۔ پانی ملی ہوئی (شراب پلا) جب اس میں گرم پانی ملے تو گویا اس میں زعفران معلوم ہو۔ **مطلب** یہ ترجمہ تو اس وقت ہے جب کہ سخین بمعنے گرم ہو اور اگر سخینا صیغہ جمع متکلم ہو تو پھر ترجمہ یہ ہوگا: "پانی ملی ہوئی شراب پلا گویا کہ اس میں زعفران ہے جب اُس میں پانی ملتا ہے تو ہم سخی بن جاتے ہیں" اور مال کے خرچ میں کوئی باک نہیں کرتے۔

(۳) ترجمہ۔ جو صاحب حاجت کو اس کی دلی تمنّا سے غافل کردے جب کہ وہ اسے (ذرا) چکھ لے حتّیٰ کہ وہ نرم پڑ جائے (اور بخل کی سختی اس سے یکسر دُور ہوجائے)۔

(۴) ترجمہ۔ (ایسی شراب) کہ بخیل کنجوس کے آگے اس کا دَور آئے تو اے مخاطب! تو اس کو (شراب) کے بارے میں اپنا مال بے دریغ خرچ کرتے دیکھے۔ **مطلب**۔ اس قدر لذیذ شراب پلا کہ بخیل انسان بھی اس کے لئے بے دریغ مال صَرف کر ڈالے اور اس کی لذت اس کے مال کی قدر و قیمت کو ہیچ کردے۔

(۵) ترجمہ۔ اے اُمِّ عَمرو! تُونے ہم سے پیالہ پھیر دیا حالانکہ دَور داہنی جانب سے تھا۔

(٦) ترجمہ۔ اے اُمِّ عَمرو! تیرا وہ دوست جس کو تُو صبوحی نہیں پلاتی (یعنے میں) اُن تینوں سے (جن کو تُو شراب پلارہی ہے) بدتر نہیں (تو پھر اس کے کوئی معنے نہیں کہ تو دوسروں کو پلائے اور میں مُنہ تکوں)۔

وَكَأسٍ قَدْ شَرِبْتُ بِبَعْلَبَكٍّ وأُخرَى في دِمَشْقَ وقاصِرينا (١)

وَإنَّا سَوفَ تُدرِكُنا المَنايَا مُقدَّرةً لنا ومُقدَّرينا (٢)

قِفي قَبلَ التَّفرُّقِ يا ظَعينا نُخبِّرْكِ اليَقِينَ وتُخبِرينا (٣)

قِفي نَسْأَلكِ هَلْ أَحدَثْتِ صَرْماً

لِوَشْكِ البَيْنِ أَمْ خُنْتِ الأَمينا (٤)

بِيَوْمِ كَرِيهةٍ ضَرْباً وطَعناً أَقرَّ بهِ مَواليكِ العُيُونا (٥)

وَإنَّ غداً وَإنَّ اليَومَ رَهنٌ وبَعْدَ غدٍ بِما لا تَعلَمينا (٦)

تُريكَ إذا دَخلْتَ على خَلاءٍ وَقدْ أَمِنَتْ عُيُونَ الكاشِحِينا (٧)

ذِراعَيْ عَيطَلٍ أَدْماءَ بِكْرٍ هِجانِ اللَّوْنِ لَمْ تَقرَأْ جَنِينا (٨)

(١) ترجمہ۔ بہت سے (شراب کے) پیالے میں نے بعلبک میں پیے اور بہت سے دمشق اور قاصرین میں مطلب میں پرانا مے خوار ہوں تو اس کی کوئی وجہ نہیں کہ یہاں محروم رہوں۔

(٢) ترجمہ۔ اور ہمیں عنقریب موتیں آدبائیں گی درآنحالیکہ وہ ہمارے لئے مقدر ہیں اور ہم ان کے لئے مطلب تو پھر اس چند روزہ زندگی میں یہ بخل اور کشیدگی مناسب نہیں ؎ ذوق :

اے شمع تیری عمرِ طبیعی ہے ایک رات
ہنس کر گزار یا اُسے رو کر گزار دے

(٣) ترجمہ۔ اے ہودج نشین (محبوبہ) جدائی سے پہلے (ذرا) ٹھہر تاکہ ہم تجھے یقینی باتوں کی خبر دیں (جن سے فراق کے بعد ہمیں دوچار ہونا ہے) اور تو ہمیں اپنے احوال بتلا۔

(٤) ترجمہ۔ ٹھہر کہ ہم تجھ سے دریافت کریں آیا تو نے قطع تعلق فراق کے قریب ہو جانے کی وجہ سے کیا یا ایک امانتدار (مجھ سے (عہدِ محبت میں) خیانت کی۔

(٥) ترجمہ۔ (ہم تجھے) لڑائی کے دن (کی خبر دیں) جس میں ہم نے خوب تلوار بازی اور نیزہ بازی کی (جس کو دیکھ کر) تیرے چچازاد بھائیوں نے (اپنی) آنکھیں ٹھنڈی کیں۔ مطلب۔ شاعر معشوقہ کو وہ جنگ یاد دلا کر احسان جتاتا ہے جس میں اُس نے معشوقہ کے عزیز و اقربا کی مدد کی اور اس کی وجہ سے انھیں فتح اور کامرانی میسّر آئی۔

(٦) ترجمہ۔ آج کا دن اور کل اور پرسوں ایسے واقعات کے ساتھ متعلق ہے جن سے تو واقف نہیں لہٰذا واقعاتِ ماضی کی ہی خبر دیتا ہوں۔ (ہونے والے معاملات کا خدا ہی کو علم ہے)

(٧) ترجمہ۔ (محبوبہ) تجھے جب کہ تو خلوت میں اس کے پاس پہنچے اور وہ رقیبوں کی آنکھ سے محفوظ ہو دکھائے گی (تُرِیکَ کا مفعول دوسرے شعر میں مذکور ہے)۔

(٨) ترجمہ۔ دراز گردن، سفید رنگ، نوجوان، ناقہ کے (سے) پُر گوشت دو بازو (دکھائے گی) جو کہ خالص سفید رنگ ہے اور جس کے شکم میں کبھی بچہ نہیں رہا۔ مطلب۔ شاعر محبوبہ کا حلیہ بیان کرتا ہے اور اس کے پُر گوشت بازوؤں کو ناقہ کے دو بازوؤں سے تشبیہ دیتا ہے۔

وَثَدْياً مِثْلَ حُقِّ العَاجِ رَخْصاً حَصَاناً مِنْ أَكُفِّ اللامِسِينا[1]

وَمَتْنَي لَدْنَةٍ سَمَقَتْ وَطَالَتْ رَوَادِفُها تَنُوءُ بِمَا وَلِينا[2]

وَمَأْكَمَةً يَضِيقُ البَابُ عَنْهَا وَكَشْحاً قَدْ جُنِنْتُ بِهِ جُنُونا[3]

وَسَارِيَتَي بَلَنْطٍ أَوْ رُخَامٍ يَرِنُّ خَشَاشُ حَلْيِهِمَا رَنِينا[4]

فَمَا وَجَدَتْ كَوَجْدِي أُمُّ سَقْبٍ

أَضَلَّتْهُ فَرَجَّعَتِ الحَنِينا[5]

وَلا شَمْطَاءُ لَمْ يَتْرُكْ شَقَاهَا لَهَا مِنْ تِسْعَةٍ إِلَّا جَنِينا[6]

تَذَكَّرْتُ الصِّبَا وَاشْتَقْتُ لَمَّا رَأَيْتُ حُمُولَهَا أُصُلاً حُدِينا[7]

فَأَعْرَضَتِ اليَمَامَةُ وَاشْمَخَرَّتْ كَأَسْيَافٍ بِأَيْدِي مُصْلِتِينا[8]

(۱) **ترجمہ**۔ اور پستان جو ہاتھی دانت کی ڈبیہ کی طرح نرم ونازک ہیں اور چھونے والوں کے ہاتھوں سے محفوظ ہیں۔ **مطلب**۔ پستان کو گولائی اور صفائی میں ہاتھی دانت کی ڈبیہ سے تشبیہ دی لیکن اس تشبیہ سے مشبّہ میں سختی کا گمان پیدا ہوتا تھا۔ جس کو رخصًا کے ذریعہ دُور کر دیا۔

(۲) **ترجمہ**۔ (محبوبہ) دراز لچکدار قد کی لچک (دکھائے گی) اس کے (بڑے بھاری) سُرین مع اُن اعضاء کے جو اُن سے ملے ہوتے ہیں بمشقت اُٹھتے ہیں۔ **مطلب** معشوقہ کے دراز قد اور ثقل ارادف کی تعریف کرتا ہے۔

(۳) **ترجمہ**۔ اور ایسا سُرین (دکھائے گی) جس کے گزرنے کے لئے دروازہ تنگ ہو جاتا ہے اور ایک ایسی کمر جس کی وجہ سے میں دیوانہ بن گیا ہوں۔ **مطلب**۔ سُرینوں کے پُرگوشت ہونے اور کمر کے حسین ہونے کو بیان کرتا ہے۔

(۴) **ترجمہ**۔ اور ہاتھی دانت یا سنگِ مرمر کے دو ستون (پنڈلیاں) دکھائے گی جن کی پازیبوں کا کھُپا ہوا ہونا ہلکی ہلکی آواز پیدا کرتا ہے یا جن کی پھنسی ہوئی پازیبیں ہلکی آواز پیدا کرتی ہیں۔ **مطلب**۔ پنڈلیوں کے پُرگوشت ہونے کی وجہ سے پاؤں میں گھوم نہیں سکتی اس لئے آواز ہلکی نکلتی ہے۔

(۵) **ترجمہ**۔ (فراقِ محبوبہ کے وقت) میری طرح وہ اُونٹنی بھی غمگین نہیں ہوتی جس نے اپنے بچّہ کو گم کر دیا ہو اور درد بھری آواز بار بار نکالتی ہو (بلکہ میرا رنج و درد اس سے بھی سوا ہے)۔

(۶) **ترجمہ**۔ (میری طرح) نہ وہ بوڑھی عورت غمگین ہوتی ہے جس کی بدبختی نے اس کے نو بچّوں میں سے ہر ایک کو دفن کر کے چھوڑا۔ **مطلب**۔ بوڑھاپے میں اولاد کا صدمہ سخت جانگسل ہوتا ہے جب کہ آئندہ اولاد کی اُمید بھی باقی نہیں رہتی۔

(۷) **ترجمہ**۔ مجھے محبت کی یاد تازہ ہوئی اور میں (سخت) شوق میں مبتلا ہوا جب کہ میں نے محبوبہ کے اونٹوں کو دیکھا کہ وہ شام کے وقت ہنکائے جا رہے ہیں۔ **مطلب** معشوقہ کی روانگی کی تیاری کو دیکھ کر جذبۂ عشق فزوں ہوا اور آتشِ محبّت میں اور اضافہ ہو گیا۔

(۸) **ترجمہ**۔ پس یمامہ ظاہر ہوا اور اس طرح بلند ہوا جیسا کہ تلوار کھینچنے والوں کے ہاتھوں میں تلواریں۔ **مطلب** یمامہ کے ظاہر ہونے کو میانوں میں سے کھینچی ہوئی تلواروں کے ظہور سے تشبیہ دی گئی ہے۔

أَبَا هِنْدٍ فَلاَ تَعجَلْ علَيْنَـــا ۔ وَأَنْظِرْنَا نُخَبِّرْكَ اليَقِينا (۱)

بِأَنَّا نُورِدُ الرايَاتِ بِيضاً ۔ وَنُصْدِرُهنَّ حُمْراً قدْرَوِينا (۲)

وَأَيَّامٍ لَنَــا غُرٍّ طِوَال ۔ عَصَيْنَا المَلْكَ فِيهَا أَنْ نَدِينا (۳)

وَسَيِّدِ مَعْشَرٍ قَدْ تَوَّجُوهُ ۔ بِتَاجِ المُلْكِ يَحمِي المحْجَرِينَا (۴)

تَرَكْنَا الخَيْلَ عاكِفَةً علَيْهِ ۔ مُقَلَّدَةً أَعِنَّتَهَــا صُفُونا (۵)

وأَنْزَلْنا البُيُوتَ بِذِي طُلُوحٍ ۔ إلى الشَّامَاتِ نَنْفِي المُوعِدِينا (۶)

وَقدْ هَرَّتْ كِلابُ الحَيِّ مِنّا ۔ وَشَذَّبْنَــا قَتَادَةَ مَنْ يَلِينا (۷)

مَتى نَنقُلْ إلى قَوْمٍ رَحَانا ۔ يَكُونُوا في اللِّقاءِ لَهَا طَحِينا (۸)

يَكُونُ ثِفَالُها شَرْقِيَّ نَجْدٍ ۔ وَلُهْوَتُهَا قُضَاعَةَ أَجْمَعِينا (۹)

(۱) ترجمہ۔ اے ابو ہند! (عمرو بن ہند) ہم سے جلد بازی نہ کر اور ہمیں کچھ مہلت دے تاکہ تجھے یقینی واقعات کی خبر دیں (جو ہمارے شرف وکرم پر دال ہیں اور وہ یہ کہ) :-

(۲) ترجمہ۔ ہم جھنڈوں (نیزوں) کو (میدانِ جنگ میں) اس حال میں اُتارتے ہیں کہ وہ سفید ہوتے ہیں اور اُنھیں اس حال میں واپس کرتے ہیں کہ (دشمنوں کے خون سے) سُرخ اور سیراب ہو چکتے ہیں۔

(۳) ترجمہ۔ اور ہماری بہت سی دراز اور مشہور لڑائیاں ہیں جن میں ہم نے بادشاہ کی نافرمانی تابعداری سے بچنے کے لئے کی۔ مطلب۔ ہم اس قدر دلیر و شجاع ہیں کہ اطاعت کو عین ذلّت خیال کرتے ہیں اور اس سے بچنے کی خاطر بادشاہ کی نافرمانی کر ڈالتے ہیں۔

(۴) ترجمہ۔ گروہوں کے بہت سے سردار کہ جن کے سر پر اُنھوں نے تاجِ شاہی رکھا اور جو پناہ گزینوں کی حمایت کرتے ہیں

(۵) ترجمہ۔ ہم نے اُن پر اپنے گھوڑوں کو لاکھڑا کیا۔ (ان کو مقہور اور ذلیل کر دیا) اس حال میں کہ ان کی باگیں اُن کے گلوں میں ہار کی طرح پڑی ہیں اور وہ (ان کے پاس) تین ٹانگوں پر کھڑے ہیں۔

(۶) ترجمہ۔ ہم نے اپنے مکانات (مقام) ذی طلوح سے (کوہ) شامات تک جا بسائے درآنحالیکہ ہم دھمکی دینے والوں (اپنے دشمنوں) کو جلاوطن کر رہے تھے۔ مطلب ان تمام مقامات پر ہم اپنی قوّت اور زور کے بل پر قابض ہوئے اور ہم نے اپنے دشمنوں کو مار بھگایا۔

(۷) ترجمہ۔ (چونکہ ہم نے عرصۂ دراز تک جنگ کی اور کثرت سے اسلحہ پہنے جس کی وجہ سے ہماری ہیئت متغیر ہو گئی اور قبیلہ کے کُتّے ہمیں نہ پہچان سکے تو) قبیلہ کے کُتّے ہماری وجہ سے بھڑک اُٹھے اور ہم نے اپنے دشمنوں کے کیل کانٹے چھانٹ دیئے جو ہم سے قریب تھے (ان کو ہر طرح سے ذلیل و خوار کر دیا)۔

(۸) ترجمہ۔ جب ہم کسی قوم پر اپنی (جنگ کی) چکّی چلاتے ہیں تو وہ لڑائی میں اُس کا آٹا بن جاتی ہے۔ مطلب۔ ہمارے ہاتھ سے کسی قوم کا بچ نکلنا دشوار ہے۔ ہمیشہ ہمیں فتح اور دشمن کو شکست ہوتی ہے۔

(۹) ترجمہ۔ اُس چکّی کا سفرہ نجد کی شرقی جانب بنتی ہے اور اس کا گلّہ (جو دانہ چکّی میں پڑتا ہے) سارے

نَزَلْتُمْ مَنْزِلَ الأَضْيَافِ مِنَّا ... فَأَعْجَلْنَا القِرَى أَنْ تَشْتُمُونَا (۱)

قَرَيْنَاكُمْ فَعَجَّلْنَا قِرَاكُمْ ... قُبَيْلَ الصُّبْحِ مِرْدَاةً طَحُونَا (۲)

نَعُمُّ أُنَاسَنَا وَنَعِفُّ عَنْهُمْ ... وَنَحْمِلُ عَنْهُمُ مَا حَمَّلُونَا (۳)

نُطَاعِنُ مَا تَرَاخَى النَّاسُ عَنَّا ... وَنَضْرِبُ بِالسُّيُوفِ إِذَا غُشِينَا (۴)

بِسُمْرٍ مِنْ قَنَا الخَطِّيِّ لُدْنٍ ... ذَوَابِلَ أَوْ بِبِيضٍ يَخْتَلِينَا (۵)

كَأَنَّ جَمَاجِمَ الأَبْطَالِ فِيهَا ... وُسُوقٌ بِالأَمَاعِزِ يَرْتَمِينَا (۶)

نَشُقُّ بِهَا رُؤُوسَ القَوْمِ شَقًّا ... وَنَخْتَلِبُ الرِّقَابَ فَتَخْتَلِينَا (۷)

وَإِنَّ الضِّغْنَ بَعْدَ الضِّغْنِ يَبْدُو ... عَلَيْكَ وَيُخْرِجُ الدَّاءَ الدَّفِينَا (۸)

وَرِثْنَا المَجْدَ قَدْ عَلِمَتْ مَعَدٌّ ... نُطَاعِنُ دُونَهُ حَتَّى يَبِينَا (۹)

بنو قضاعہ ہیں۔

(۱) ترجمہ۔ تم ہمارے یہاں بطورِ مہمان آئے تو ہم نے اس خوف سے کہ تم کہیں (مہمانی میں تاخیر کی وجہ سے کہ ہمیں) گالیاں نہ دو کھانے میں جلدی کی۔ **مطلب** جنگ کے میدان میں اُترنے کو استہزاءً مہمانداری کے ساتھ تعبیر کرتا ہے۔

(۲) ترجمہ۔ ہم نے تمہاری ضیافت کی تو ہم نے صبح سے کچھ پہلے ہی تمہاری ضیافت کے طور پر ایک پتھر پھوڑ پیس ڈالنے والے ہتھوڑے کو بعجلت پیش کیا۔ **مطلب**۔ غرض صبح سے قبل ہی ہم نے تمہیں لڑائی کی موگری سے پیس ڈالا۔

(۳) ترجمہ۔ ہم اپنے لوگوں پر اپنی عطا عام کر دیتے ہیں اور اُن سے کچھ نہیں چاہتے اور وہ جو کچھ ہم پر (تاوان کا) بوجھ ڈالتے ہیں ہم برداشت کرتے ہیں۔

(۴) ترجمہ۔ لوگ جب تک ہم سے ذرا فاصلہ پر رہتے ہیں تو ہم نیزہ بازی کرتے ہیں اور جب ہم ڈھانپ لے جاتے ہیں (اور نیزہ بازی کرنے کا موقع نہیں رہتا) تو پھر تلوار بازی شروع کر دیتے ہیں۔

(۵) ترجمہ۔ گندم گوں۔ لچک دار۔ خشک نیزوں کے ذریعہ جو خط کے بنے ہوئے نیزوں میں سے ہیں (ہم نیزہ بازی کرتے ہیں) اور ایسی چمک دار تلواروں کے ذریعہ جو (سبز گھاس کی طرح گردنوں کو) کاٹتی ہیں (تلوار بازی کرتے ہیں)۔

(۶) ترجمہ۔ لڑائی میں بہادروں کی کھوپریاں گویا کہ (اونٹوں کے) بوجھ ہیں جو پتھریلی زمینوں میں گر رہے ہیں۔ **مطلب**۔ دشمنوں کے سروں کو کلائی میں اونٹوں کے بوجھ سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۷) ترجمہ۔ تلواروں کے ذریعہ ہم دشمنوں کے سر خوب پھاڑتے ہیں اور بے دانت کی درانتی (تلوار) سے گردنوں کو کاٹتے ہیں تو وہ کٹ جاتی ہیں۔

(۸) ترجمہ۔ کینہ کے بعد کینہ (علامات کے ذریعہ) تجھ پر ظاہر ہو جائے گا اور پوشیدہ بیماری کو نکال دے گا (یعنے وہ محرک انتقام ہوگا جس سے دل کے داغ دُھل جائیں گے)۔

(۹) ترجمہ۔ قبیلۂ معد بن عدنان جانتا ہے کہ ہم بزرگی کے (اپنے بڑوں سے) وارث ہوئے ہیں ہم اس کے ورے (اس کی حفاظت کے لئے) نیزہ بازی کرتے ہیں تاکہ وہ (سب پر اچھی طرح) ظاہر ہو جائے۔

وَنحنُ إذا عِمادُ الحيِّ خَرَّتْ عَنِ الأحفاضِ نَمْنَعُ مَنْ يَلِينا(۱)
نَجُذُّ رُؤوسَهُمْ فِي غَيرِ بِرٍّ فَمَا يَدرُونَ مَاذا يَتَّقُونا(۲)
كأنَّ سُيُوفَنا مِنَّا وَمِنْهُمْ مَخَارِيقٌ بِأيدِي لاعِبِينا(۳)
كأنَّ ثِيابَنَا مِنَّا وَمِنْهُمْ خُضِبْنَ بِأُرْجُوانٍ أو طُلِينَا(۴)
إذا مَا عَيَّ بِالإسنافِ حَيٌّ مِنَ الهَوْلِ المُشَبَّهِ أنْ يَكُونا(۵)
نَصَبْنا مِثلَ رَهْوَةَ ذاتَ حَدٍّ مُحافَظَةً وكُنَّا السَّابِقِينا(۶)
بِشُبَّانٍ يَرَوْنَ القَتلَ مَجْداً وَشِيبٍ فِي الحُرُوبِ مُجَرَّبِينا(۷)
حُدَيَّا النَّاسِ كُلِّهِمِ جَمِيعاً مُقَارَعَةً بَنِيهِمْ عَنْ بَنِينا(۸)

(۱) ترجمہ۔ (خوف کے وقت) جب کہ (خیموں کے) ستون سامان پر گر پڑیں (عجلت سے خیمے اُکھاڑے جاویں) تو ہم اُن حضرات کی جو ہم سے قریب ہوتے ہیں (پڑوسیوں کی) حفاظت کرتے ہیں۔

(۲) ترجمہ۔ نافرمانی (کے بارے) میں ہم اُن (دشمنوں) کے سر قلم کرتے ہیں تو وہ نہیں جانتے کہ کس طرح ہم سے بچیں۔
مطلب۔ ہم ہر طرف سے انھیں گھیر لیتے ہیں اس لئے اُن کے لئے کوئی مفر باقی نہیں رہتا۔

(۳) ترجمہ۔ ہماری تلواریں اُن میں اور ہم میں گویا کہ کھیلنے والوں کے ہاتھوں میں لکڑی کی تلواریں (یا کپڑے کے کوڑے) ہیں۔ **مطلب**۔ جس طرح کہ کھیلنے والے لکڑی کی تلواریں بے دھڑک چلاتے ہیں اسی طرح ہم میں تلواریں چلتی ہیں۔

(۴) ترجمہ۔ گویا کہ ہمارے کپڑے اُن کے اور ہمارے خون سے رنگِ ارغوانی میں ہلکے یا گہرے رنگ دیئے گئے ہیں۔
مطلب۔ جہاں خون کے ہلکے دھبے پڑتے ہیں اُن پر ہلکا ارغوانی رنگ اور جہاں گہرا خون لگا ہے وہاں گاڑھا ارغوانی رنگ معلوم ہوتا ہے۔

(۵) ترجمہ۔ جب کہ کوئی قوم قریب الوقوع خوف کی وجہ سے پیش قدمی سے عاجز ہو جاتے۔ (جواب "اِذَا" اگلے شعر میں ہے)۔

(۶) ترجمہ۔ (جب لوگ گھبرا جاتے ہیں) تو ہم صاحب شوکت رہوہ (پہاڑ) جیسا لشکر (اپنے احساب کی) حفاظت کے لئے قائم کر دیتے ہیں اور ہم ہی سب سے آگے رہتے ہیں۔

(۷) ترجمہ۔ (ہم سابق ہوتے ہیں) ایسے نوجوانوں کے ذریعہ جو قتل ہو جانے کو ہی بزرگی خیال کرتے ہیں اور ایسے بوڑھوں کے ذریعہ جو لڑائیوں میں تجربہ کار ہیں۔

(۸) ترجمہ۔ ہم تمام لوگوں سے اپنی بزرگی میں مقابلہ اور معارضہ کرتے ہیں اور اُن پر غالب آتے ہیں اور اُن کی اولاد کو اپنی اولاد سے دفع کرنے کے لئے تلواروں سے مارتے ہیں۔
مطلب۔ ہم اپنی اولاد اور حریم کی حفاظت کے لئے اُن کی اولاد کو قتل کرتے ہیں اور ہم ہر قوم کو اس امر کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ ہماری جیسی بزرگی پیش کریں۔

فَأَمّا يَوْمَ خَشْيَتِنا عَلَيْهِمْ ... فَتُصْبِحُ خَيْلُنا عُصَباً ثُبِينا (۱)

وَأَمّا يَوْمَ لا نَخْشَى عَلَيْهِمْ ... فَنُمْعِنُ غَارَةً مُتَلَبِّبِينا (۲)

بِرَأْسٍ مِنْ بَنِي جُشَمَ بْنِ بَكْرٍ ... نَدُقُّ بِهِ السُّهُولَةَ وَالْحُزُونا (۳)

أَلا لا يَعْلَمِ الأَقْوامُ أَنّا ... تَضَعْضَعْنا وَأَنّا قَدْ وَنِينا (٤)

أَلا لا يَجْهَلَنْ أَحَدٌ عَلَيْنا ... فَنَجْهَلَ فَوْقَ جَهْلِ الْجاهِلِينا (۵)

بِأَيِّ مَشِيئَةٍ عَمْرَو بْنَ هِنْدٍ ... نَكُونُ لِقَيْلِكُمْ فِيها قَطِينا (٦)

بِأَيِّ مَشِيئَةٍ عَمْرَو بْنَ هِنْدٍ ... تُطِيعُ بِنا الوُشاةَ وَتَزْدَرِينا (۷)

تَهَدَّدْنا وَأَوْعِدْنا رُوَيْداً ... مَتى كُنّا لِأُمِّكَ مَقْتَوِينا (۸)

فَإِنَّ قَناتَنا يا عَمْرُو أَعْيَتْ ... عَلى الأَعْداءِ قَبْلَكَ أَنْ تَلِينا (۹)

(۱) **ترجمہ**۔ جس دن کہ ہم اُن (اپنی اولاد) پر (دشمنوں کا) خوف کرتے ہیں تو ہمارا لشکر جماعت درجماعت (حفاظت کے لئے) پھیل جاتا ہے۔

(۲) **ترجمہ**۔ لیکن جس روز ہمیں اُن پر کوئی خوف نہیں ہوتا تو پھر ہم مسلح ہو کر غارتگری میں عجلت کرتے ہیں۔ **مطلب**۔ جس روز ہمیں اعداء کے حملہ کا خوف ہوتا ہے تو قبیلہ کی حفاظت میں مصروف ہوتے ہیں ورنہ پھر ہم خود پیش قدمی کرکے حملہ آور بنتے ہیں۔

(۳) **ترجمہ**۔ بنو جشم بن بکر کے ایک سردار کے ساتھ (ہم غارتگری کرتے ہیں) جس کے ساتھ ہم نرم اور سخت زمینوں کو کچل ڈالتے ہیں۔ **مطلب**۔ نرم اور سخت زمینوں سے ضعیف اور قوی دشمن مُراد ہیں۔ غرض ہم اپنے ہر دشمن کو اس سردار کی سرکردگی میں فنا کر ڈالتے ہیں۔

(۴) **ترجمہ**۔ سُن لو! قومیں ہرگز یہ گمان نہ کریں کہ ہم ذلیل ہوگئے ہیں یا ہم (کچھ) سُست پڑگئے ہیں (نہیں نہیں بلکہ ہم میں وہی سابق عزّت و قوّت باقی ہے)۔

(۵) **ترجمہ**۔ خبردار! ہم سے کوئی جہالت کا معاملہ نہ کرے ورنہ ہم جاہلوں کی جہالت سے بڑھ کر جہالت کا سلوک کریں گے۔ **مطلب**۔ جہالت کی جزا کو جہالت سے محض مشاکلت کی بنا پر تعبیر کردیا ہے ورنہ وہ جہالت نہیں۔

(٦) **ترجمہ**۔ اے عمرو بن ہند! یہ تیری کونسی تمنّا ہے کہ ہم تیرے اُس گورنر کے خُدّام بن جائیں جو ہم پر مسلّط ہے۔ **مطلب**۔ باوجودیکہ ہم میں کچھ ضعف نہیں پیدا ہوا۔ پھر تیری یہ خواہش آخر کیوں ہے؛ یہ نہیں ہوسکتا بالکل ناممکن ہے۔

(۷) **ترجمہ**۔ اے عمرو بن ہند! یہ تیری کیا خواہش ہے کہ تو ہمارے بارے میں چغلخوروں کی تابعداری کرتا ہے اور ہماری تحقیر کرتا ہے۔ (یعنی یہ طریقہ آخر کیا ہے؟ اور یہ طرزِ عمل تو نے کس لئے اختیار کر رکھا ہے جو سراسر غلط اور باطل ہے)۔

(۸) **ترجمہ**۔ تو ہمیں دھمکیاں دیتا ہے اور ڈراتا ہے ٹھہر جا۔ ہم کب تیری ماں کے خُدّام تھے (کہ تیری یہ دھمکیاں برداشت کریں اور یہ جھڑکیاں سہیں)۔

(۹) **ترجمہ**۔ اے عمرو بن ہند! ہمارے نیزے (عزّت) نے تیرے دَور سے قبل (بھی) دشمنوں کے مقابلہ میں لچکنے سے انکار کردیا ہے۔ **مطلب**۔ ہم آج تک کسی شہنشاہ سے نہیں دبے ہماری عزّت ہمیشہ محفوظ رہی ہے۔

إذا عَضَّ الثِّقافُ بها اشمأزَّتْ وَوَلَّتْهُ عَشَوْزَنَةً زَبُونا (١)

عَشَوْزَنَةً إذا انقلبَتْ أرَنَّتْ تَشُجُّ قفا المُثَقِّفِ وَالجبينا (٢)

فَهَلْ حُدِّثْتَ فِي جُشَمِ بْنِ بَكْرٍ بِنَقْصٍ فِي خُطُوبِ الأَوَّلِينا (٣)

وَرِثْنا مَجْدَ عَلْقَمَةَ بْنِ سَيْفٍ أَبَاحَ لنا حُصُونَ المَجْدِ دِينا (٤)

وَرِثْتُ مُهَلْهِلاً وَالخَيْرَ مِنْه زُهَيْراً نِعْمَ ذُخْرُ الذَّاخِرينا (٥)

وَعَتَّاباً وَكُلْثُوماً جميعاً بِهِمْ نِلْنا تُراثَ الأَكْرَمِينا (٦)

وَذا البُرَةِ الذي حُدِّثْتَ عَنْه بِهِ نُحْمَى وَنَحْمِي المُحْجَرِينا (٧)

وَمِنَّا قَبْلَهُ السَّاعِي كُلَيْبٌ فَأَيُّ المَجْدِ إلاَّ وَقَدْ وَلِينا (٨)

(١) **ترجمہ**۔ جب بانکھ (نیزہ سیدھا کرنے کا آلہ) اس کی گرفت کرتا ہے تو وہ سخت بن جاتا ہے اور اس کو وہ نیزہ اس حال میں پھیر دیتا ہے کہ سخت اور دفع کرنے والا ہوتا ہے۔ **مطلب**۔ ہماری عزت کسی کے قابو میں نہیں آئی اور ہمیں کوئی رام نہیں کر سکا۔ جب کسی نے سخت گیری کی ہم نے اس کا مقابلہ کیا اور اسے بے نیل مرام واپس ہونا پڑا۔

(٢) **ترجمہ**۔ (وہ نیزہ) سخت ہے جب دبایا جاتا ہے تو چڑچڑاتا ہے اور سیدھا کرنے والے کی گدی اور پیشانی کو زخمی کر دیتا ہے۔ **مطلب**۔ جس نے ہمیں رام اور ذلیل کرنے کی کوشش کی اس کو خود نقصان اٹھانا پڑا اور ہمارا کچھ نہ بگڑا۔

(٣) **ترجمہ**۔ کیا تونے (قبیلہ) جشم بن بکر کے اندر گزشتہ لوگوں کی شان میں کوئی کھوٹ (یا عہد شکنی کی) بات سنی (کہ تجھے ہم کو تابع کرنے کا شوق پیدا ہوا)۔

(٤) **ترجمہ**۔ ہمیں اس علقمہ بن سیف کی بزرگی ورثہ میں ملی جس نے بزرگی کے قلعے جبراً ہمارے لئے مباح کر دیئے ہیں۔ **مطلب**۔ علقمہ اپنے ہمعصروں پر غالب آکر بزرگی کا مالک بنا اور اس کی بزرگی وراثۃً ہمیں ملی اس لئے کہ ہم اس کے صحیح جانشین ہیں۔

(٥) **ترجمہ**۔ میں مہلہل اور اس سے بہتر زہیر کی بزرگی کا وارث بنا جو جمع کرنے والوں کے لئے بہترین سرمایہ (افتخار) ہے۔

(٦) **ترجمہ**۔ اور (اپنے دادا) عتاب اور (اپنے باپ) کلثوم (کی میراث کا مالک بنا) انہی کے ذریعہ ہم نے شرفاء کی میراث پائی۔ **مطلب**۔ ہم نے ان کے مآثر اور مفاخر کا احاطہ کیا لہٰذا ہمیں شرافت اور بزرگی حاصل ہوئی۔

(٧) **ترجمہ**۔ اور ذی البرہ جس کے بارے میں (بہادری کے کارنامے) تو نے سنے ہوں گے (اس کے ترکے کے بھی ہم مالک ہیں) اسی کے ذریعہ ہم محفوظ ہیں اور غرباء کی حمایت کرتے ہیں۔

(٨) **ترجمہ**۔ اور اس (ذوالبرہ) سے قبل (مفاخر میں) کوشاں (کلیب) ہم ہی میں سے تھا پس کوئی بزرگی نہیں کہ جس کے ہم وارث نہ ہوئے ہوں۔ **مطلب**۔ کلیب عرب کے بہت ہی باعزت اور متکبر لوگوں میں سے تھا اس کا نام امرؤالقیس ہے چونکہ اس نے ایک کتے کا بچہ پال رکھا تھا اور جہاں تک اس کی آواز جاتی تھی اس کو یہ اپنا حمیٰ سمجھتا تھا اور لوگوں کو اس حصۂ زمین میں تصرف کرنے سے روکتا تھا اس وجہ سے اس کا نام کلیب پڑ گیا تھا۔ اس کو جساس نے قتل کر ڈالا

مَتَى نَعْقِدْ قَرِينَتَنَا بِحَبْلٍ ۔۔۔ تَجُذَّ الحَبْلَ أَوْ تَقِصِ القَرِينا [۱]

وَنُوجَدْ نَحْنُ أَمْنَعَهُمْ ذِمَاراً ۔۔۔ وَأَوْفَاهُمْ إِذَا عَقَدُوا يَمِينا [۲]

وَنَحْنُ غَدَاةَ أُوقِدَ فِي خَزَازَى ۔۔۔ رَفَدْنَا فَوقَ رِفْدِ الرَّافِدِينا [۳]

وَنَحْنُ الحَابِسُونَ بِذِي أُرَاطَى ۔۔۔ تَسَفُّ الجِلَّةُ الخُورُ الدَّرِينا [۴]

وَكُنَّا الأَيْمَنِينَ إِذَا التَقَيْنَا ۔۔۔ وَكَانَ الأَيْسَرُونَ بَنُو أَبِينا [۵]

فَصَالُوا صَوْلَةً فِيمَنْ يَلِيهِمْ ۔۔۔ وَصُلْنَا صَوْلَةً فِيمَنْ يَلِينا [۶]

فَآبُوا بِالنِّهَابِ وَبِالسَّبَايَا ۔۔۔ وَأُبْنَا بِالمُلُوكِ مُصَفَّدِينا [۷]

إِلَيْكُمْ يَا بَنِي بَكْرٍ إِلَيْكُمْ ۔۔۔ أَلَمَّا تَعْرِفُوا مِنَّا اليَقِينا [۸]

أَلَمَّا تَعْلَمُوا مِنَّا وَمِنْكُمْ ۔۔۔ كَتَائِبَ يَطَّعِنَّ وَيَرْتَمِينا [۹]

تھا۔ جس کی بناء پر عرب کی مشہور لڑائی حربِ بسوس رُونما ہوئی۔

(۱) ترجمہ۔ جب ہم اپنی اونٹنی کا رسّی کے ذریعہ (کسی دوسری اُونٹنی سے) جوڑ پھانس دیتے ہیں تو وہ یا رسّی کو توڑ ڈالتی ہے یا دوسری اونٹنی کو ہلاک کر دیتی ہے۔ **مطلب** ہم جب بھی کسی قوم کے مقابلہ میں آئے تو وہ جنگ ختم ہوئی یا وہ قوم۔ اور ہمارا کچھ نہ بگڑا۔

(۲) ترجمہ۔ ہم ہی تمام لوگوں میں ذمّہ داری کے اعتبار سے فائق پائے جائیں گے۔ اور جب لوگ عہد کریں تو ہم ہی سب سے زیادہ اس کو پُورا کرنے والے ہوں گے **مطلب** ہم تمام اقوام میں سب سے زیادہ عہد و پیمان کو نبھاتے ہیں کسی طرح غدر کو روا نہیں رکھتے۔

(۳) ترجمہ۔ جس صبح کو (کوہ) خزازی پر آگ روشن کی گئی تو ہم ہی نے تمام دینے والوں سے بڑھ کر اعانت کی۔

(۴) ترجمہ۔ اور ہم نے ہی (مقام) ذی اُراطی پر (اُونٹوں کو) روکے رکھا (اور مصروفِ جنگ رہے) درآنحالیکہ موٹی تازی دُودھیل اُونٹنیاں پُرانی خشک گھاس چبا رہی تھیں۔ **مطلب**۔ ہم نے اپنی قابلِ قدر اُونٹنیوں کی بھی کوئی پروا نہ کی اور مصروفِ پیکار رہے۔

(۵) ترجمہ۔ جب ہماری (لڑائی میں دشمنوں سے) مُٹھ بھیڑ ہوتی تو ہم ہی داہنی جانب تھے اور بائیں جانب ہمارے بھائی تھے۔ **مطلب**۔ ہم برابر لشکر کے میمنہ پر رہے اور ہمارے بھائی میسرہ پر۔

(۶) ترجمہ۔ تو اُنھوں نے اُن دشمنوں پر حملہ کیا جو اُن سے ملے ہوتے تھے۔ اور ہم نے اُن پر حملہ کیا جو ہم سے قریب تھے۔

(۷) ترجمہ۔ پس وہ اموالِ غنیمت اور قیدی لے کر لَوٹے اور ہم بادشاہوں کو قید کر کے لائے (ہم نے مَلُوحیّت کی وجہ سے مال کی کچھ پُروا نہیں کی)۔

(۸) ترجمہ۔ ہٹو اے بنی بکر ہٹو (ہم سے لڑنے کا قصد نہ کرو) کیا اب تک تم نے ہماری واقعی بہادری کو نہیں پہچانا (کہ تم پھر ہمارے مقابلہ کا ارادہ رکھتے ہو)۔

(۹) ترجمہ۔ کیا تم نے اپنے اور ہمارے لشکروں کو اب تک نہیں جانا جو نیزہ بازی اور تیر اندازی کرتے تھے (نہیں بلکہ تم کو اچھی طرح ہمارے لشکر کی قوّت کا علم ہو گیا ہے پھر تمھاری یہ جرأت بیوقوفی ہے)۔

عَلَيْنا البَيْضُ وَاليَلبُ اليَمَانِي وَأَسْيافٌ يَقُمْنَ وَيَنحَنِينا (۱)

عَلَيْنا كُلُّ سَابِغَةٍ دِلاصٍ تَرَى فَوْقَ النِّطاقِ لَها غُضُونا (۲)

إذا وُضِعَتْ عَنِ الأَبْطالِ يَوْماً رَأَيْتَ لَها جُلودَ القَومِ جُونا (۳)

كأنَّ غُضونَهُنَّ مُتونُ غُدْرٍ تُصفِّقُها الرِّياحُ إذا جَرَينا (۴)

وَتحمِلُنا غَداةَ الرَّوْعِ جُرْدٌ عُرِفْنَ لنا نَقائذَ وَافْتُلِينا (۵)

وَرَدْنَ دَوارِعاً وَخَرَجْنَ شُعْثاً كأمْثالِ الرَّصائعِ قدْ بَلِينا (۶)

وَرِثْناهُنَّ عَنْ آباءِ صِدْقٍ وَنُورِثُها إذا مُتْنا بَنِينا (۷)

عَلى آثارِنا بِيضٌ حِسَانٌ نُحَاذِرُ أَنْ تُقَسَّمَ أَوْ تَهُونا (۸)

(۱) ترجمہ۔ اور ہمارے اُوپر (سَروں پر) خود (بدنوں پر) یعنی زرہیں اور (ہاتھوں میں) ایسی تلواریں تھیں جو سیدھی کی جاتی تھیں اور (بوقتِ ضرب) ٹیڑھی ہوجاتی تھیں (یا مارتے وقت ٹیڑھی پڑجاتی تھیں اور پھر بدستور سیدھی ہو جاتی تھیں)۔

(۲) ترجمہ۔ ہمارے بدنوں پر ایسی وسیع چمکدار زرہیں تھیں (کہ ان کی کشادگی اور فراخی کی وجہ سے) تو پٹکہ پر ان کی شکنیں دیکھے گا۔

(۳) ترجمہ۔ جب کسی دن بہادروں (کے بدن) سے وہ (زرہیں) اُتاری جائیں (تو ہر وقت ان کو پہنے رہنے کی وجہ سے) تو قوم (کے بدن) کی کھالوں کو سیاہ پائے گا۔

(۴) ترجمہ۔ اُن (بہادروں) کی پُشتیں (زرہیں پہنے ہوئے) گویا اُن حوضوں کی بالائی سطح ہے کہ جن سے ہوائیں چلتے ہوئے ٹکرائیں۔ **مطلب**۔ بہادروں کی پشتو کو حوضوں کی بالائی سطح سے تشبیہ دے کر اُن شکنوں کو جو درع کی وسعت کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں پانی کی پٹاروں سے تشبیہ دی ہے۔

(۵) ترجمہ۔ لڑائی کی صبح کو ہمیں ایسے کم و باریک بالوں والے گھوڑے (اپنی پشتوں پر) اُٹھائے ہوئے ہوتے ہیں جو ہمارے مشہور گھوڑے ہیں۔ اور وہ (دشمنوں کے غلبہ کے بعد اُن کے ہاتھوں سے) چھڑائے گئے ہیں (ان کی حفاظت میں جان توڑ کوشش کی ہے اور دشمنوں کو نہ لے جانے دیا)۔ اور اُن کا دودھ چھڑادیا گیا ہے (بچپن سے ہم نے ان کو پرورش کیا ہے)۔

(۶) ترجمہ۔ وہ گھوڑے پاکھر پہنے ہوئے (میدانِ جنگ میں) اُترے اور بال بکھرے ہوئے اور لگام کی گرہوں کی مانند کہنہ اور خستہ ہوکر (میدان سے) نکلے (چونکہ میدان میں انھیں بہت زیادہ تگ ودو کرنی پڑی)۔

(۷) ترجمہ۔ وہ گھوڑے ہمیں اپنے صادق العمل آباء کے ورثہ میں ملے ہیں اور ہم جب مریں گے تو اپنی اولاد کو اُن کا وارث بنادیں گے۔ **مطلب**۔ یہ ہمارے خاندانی گھوڑے ہیں ہم کبھی انھیں دشمنوں کے ہاتھ میں نہ جانے دیں گے۔

(۸) ترجمہ۔ ہمارے پیچھے (میدانِ جنگ میں) خوب صورت حسین عورتیں ہیں جن کے متعلق ہمیں اندیشہ ہے کہ

أَخَذْنَ عَلى بُعُولَتِهِنَّ عَهْداً إذا لاقَوْا كَتائبَ مُعلِمِينا (۱)

لَيَسْتَلِبُنَّ أَفْراساً وَبِيضاً وَأَسْرَى فِي الْحَدِيدِ مُقَرَّنِينا (۲)

تَرانا بارِزِينَ وَكُلُّ حَيٍّ قَد اتَّخَذُوا مَخافَتَنا قَرِينا (۳)

إذا مَا رُحْنَ يَمْشِينَ الْهُوَيْنَى
كَمَا اضْطَرَبَتْ مُتُونُ الشّارِبِينا (۴)

يَقُتْنَ جِيادَنا وَيَقُلْنَ لَسْتُمْ بُعُولَتَنا إذا لَمْ تَمْنَعُونا (۵)

ظَعَائِنَ مِنْ بَنِي جُشَمَ بْنِ بَكْرٍ خَلَطْنَ بِمِيسَمٍ حَسَباً وَدِينا (۶)

وَمَا مَنَعَ الظَّعائِنَ مِثْلُ ضَرْبٍ تَرَى مِنهُ السَّواعِدَ كَالقُلِينا (۷)

كَأَنّا وَالسُّيُوفُ مُسَلَّلاتٌ وَلَدْنَا النَّاسَ طُرّاً أَجْمَعِينا (۸)

(۱) ترجمہ۔ جنھوں نے اپنے شوہروں سے عہد لیا کہ جب وہ (دشمنوں کے) لشکروں سے اس حال میں مُلاقی ہوں کہ اُن کے نشانہائے امتیاز لگے ہوتے ہوں (تو وہ میدانِ جنگ میں پامردی دکھائیں، بھاگیں نہیں)۔

(۲) ترجمہ۔ کہ وہ (شوہر دشمنوں کے) گھوڑوں اور خودوں (یا منجھی ہوئی تلواروں) اور رسّیوں (یا بیڑیوں) میں بایکدیگر بستہ قیدیوں کو ضرور چھینیں گی۔

(۳) ترجمہ۔ تو ہمیں کھلے میدان میں نکلتا دیکھے گا (کیونکہ ہمیں کسی کا ڈر گھروں میں نہیں گھُساتا) اور ہر قبیلہ نے ہمارے (حملہ کے) خوف سے (دوسرے قبیلہ کو) ساتھی (حلیف) بنا رکھا ہے۔

(۴) ترجمہ۔ جب وہ (عورتیں جو جنگ میں ہمارے پیچھے ہیں) چلتی ہیں تو نہایت نزاکت سے چلتی ہیں۔ جیسا کہ مست شراب نوشوں کی (بوقت رفتار) کمریں لچکتی ہیں۔ (کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ دشمنوں کے ہاتھوں) تقسیم کر لی جائیں یا ذلیل ہوں۔ (لہٰذا ہم ان کی حفاظت میں جان توڑ کوشش کرتے ہیں اور میدان جیت لیتے ہیں)۔ (اسی طرح اُن کی کمریں لچکتی ہیں)۔

(۵) ترجمہ۔ وہ بنی جشم بن بکر کی ہودج نشین عورتیں ہیں جنھوں نے حُسن کے ساتھ بھلائی اور دین کو (اپنے اندر) جمع کر لیا ہے۔

(۶) ترجمہ۔ وہ ہمارے گھوڑوں کو چارہ دیتی ہیں اور کہتی ہیں "تم ہمارے شوہر نہیں اگر ہمیں (دشمنوں کی) دستبرد سے نہ بچاؤ"۔ مطلب۔ وہ عورتیں ہمیں جسور بناتی ہیں اور غیرت دلا کر غلبہ پر برانگیختہ کرتی ہیں۔

(۷) ترجمہ۔ عورتوں کی حفاظت اس تلوار بازی کی طرح کسی چیز نے نہیں کی جس کی وجہ سے تو (دشمنوں کی) کلائیاں گِلّیوں کی طرح (کٹ کٹ کر گرتا) دیکھے۔

(۸) ترجمہ۔ جب تلواریں سُتی ہوتی ہوں تو (ہم اس طرح قبائل کی حفاظت کرتے ہیں) گویا ہم نے تمام (قبائل کے) لوگوں کو جَنا ہے۔ مطلب۔ جس طرح باپ اپنی اولاد کی حفاظت میں جان توڑ کوشش کرتا ہے اسی طرح ہم قبائل کی عین جنگ میں حفاظت کرتے ہیں۔

يُدَهْدُونَ الرُّؤوسَ كَمَا تُدَهْدِي ... حَزَاوِرَةٌ بِأَبْطَحِهَا الكُرِينا (۱)

وَقَدْ عَلِمَ القَبَائِلُ مِنْ مَعَدٍّ ... إذا قُبَبٌ بِأَبْطَحِهَا بُنِينا (۲)

بِأَنَّا المُطْعِمُونَ اذا قَدَرْنَا ... وَأَنَّا المُهْلِكُونَ اذَا ابْتُلِينا (۳)

وَأَنَّا المَانِعُونَ لِمَا أَرَدْنَا ... وَأَنَّا النَّازِلُونَ بِحَيْثُ شِينا (۴)

وَأَنَّا التَّارِكُونَ اذا سَخِطْنَا ... وَأَنَّا الآخِذُونَ اذا رَضِينا (۵)

وَأَنَّا العَاصِمُونَ اذا أُطِعْنَا ... وَأَنَّا العَارِمُونَ اذا عُصِينا (۶)

وَنَشْرَبُ إِنْ وَرَدْنَا المَاءَ صَفْوا

وَيَشْرَبُ غَيْرُنَا كَدِراً وَطِينا (۷)

أَلاَ أَبْلِغْ بَنِي الطَّمَّاحِ عَنَّا ... وَدُعْمِيًّا فَكَيْفَ وَجَدْتُمُونا؟ (۸)

إِذَا مَا المَلْكُ سَامَ النَّاسَ خَسفاً ... أَبَيْنَا أَنْ نُقِرَّ الذلَّ فِينا (۹)

(۱) **ترجمہ**۔ وہ (دشمنوں کے) سروں کو (کاٹ کر) اس طرح لڑھکاتے ہیں جس طرح قوی زور آور لڑکے پست اور وسیع زمین میں گیندوں کو۔

(۲) **ترجمہ**۔ معد بن عدنان کے تمام قبائل نے جب کہ اُن کے قُبّے وسیع زمینوں پر نصب کئے گئے یہ جان لیا ہے۔

(۳) **ترجمہ**۔ کہ ہم ہی قدرت کے وقت (محتاجوں کو) کھانا کھلانے والے ہیں اور جب (دشمنوں کے ساتھ) مبتلا کردیئے جائیں تو ہم ہی (دشمنوں کو) ہلاک کرنے والے ہیں۔

(۴) **ترجمہ**۔ اور ہم ہی ہیں کہ جس چیز کو چاہیں روک دیں اور ہم ہی ہیں کہ جہاں چاہیں اُتر پڑیں (کوئی کسی حالت میں ہمارا مزاحم نہیں ہم اپنے افعال میں آزاد و مختار ہیں)۔

(۵) **ترجمہ**۔ اور ہم ہی (اپنے معتوب کے ہدایا کو) ترک کردیتے ہیں جب ناخوش ہوتے ہیں اور جب خوش ہوتے ہیں تو ہم ہی (عطایا) لینے والے ہیں۔

(۶) **ترجمہ**۔ ہم ہی (اپنے پڑوسیوں کو ذلت سے) بچانے والے ہیں جب کہ ہماری اطاعت کی جائے اور ہم ہی سخت گرفت کرتے ہیں جب کہ ہماری نافرمانی کی جائے۔

(۷) **ترجمہ**۔ ہم اگر (گھاٹ پر) اُترتے ہیں تو صاف ستھرا پانی پیتے ہیں اور دوسرے گدلا پانی اور کیچڑ پیتے ہیں۔
مطلب۔ ہم سردار ہیں ہر اچھی چیز کے مالک بن جاتے ہیں اور دوسرے لوگ بچے کھچے کے مالک ہوتے ہیں۔

(۸) **ترجمہ**۔ اے (مخاطب) بنی طماح اور (قبیلۂ) دُعمیؔ کو ہمارا پیغام پہنچادے کہ تم نے ہمیں (لڑائی میں) کیسا پایا (بہادر یا نامرد)۔

(۹) **ترجمہ**۔ جب بادشاہ، لوگوں کو ذلّت میں مبتلا کرتا ہے تو ہم اس سے انکار کردیتے ہیں کہ ذلّت کو ہم اپنے (لوگوں) میں قرار پکڑنے دیں یا ہم اپنے اندر ذلّت کو عزّت تصوّر کریں۔
مطلب۔ ہم ذلّت اور خواری کے قبول سے انکار کردیتے اور اطاعت قبول نہیں کرتے۔

مَلَأْنا البَرَّ حَتى ضاقَ عَنّا　　وماءُ البَحْرِ نَمْلؤُهُ سَفِينا [۱]

إذا بَلغَ الفِطَامَ لَنــا صَبِيٌّ　　تَخِرُّ لَهُ الجبابِرُ ساجِدِينا [۲]

(۱) ترجمہ۔ ہم نے اپنے گھروں سے خشکی کو پُر کر دیا حتیٰ کہ اس میں ہماری گنجائش نہ رہی اور ہم دریا کو کشتیوں سے بھر دیتے ہیں۔

(۲) ترجمہ۔ جب ہمارا کوئی بچّہ دودھ چھڑانے کی مدّت کو پہنچتا ہے (دو ڈھائی سال کا ہو جاتا ہے) تو دوسری اقوام کے) متکبّر (سردار) اس کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے سرنگوں ہوتے ہیں۔

تمت المعلقة الخامسة لعمرو بن كلثوم





المعلقة السادسة لعنترة

وَقالَ عَنترَةُ بنُ شَدّادٍ العَبْسيّ :

هَلْ غادَرَ الشُّعَراءُ مِنْ مُتَرَدَّمِ ؟
أَمْ هَلْ عَرَفْتَ الدّارَ بَعْدَ تَوَهُّمِ ؟ (۱)

يادارَ عَبْلَةَ بِالجِواءِ تَكَلَّمِي
وَعِمِي صَباحًادارَ عَبْلَةَ وَاسْلَمِي (۲)

فَوَقَفْتُ فيها ناقَتي وَكَأَنَّها فَدَنٌ لِأَقْضِيَ حاجَةَ المُتَلَوِّمِ (۳)

وَتَحُلُّ عَبْلَةُ بِالجِواءِ وَأَهْلُنا بِالحَزْنِ فَالصَّمّانِ فَالمُتَثَلَّمِ (۴)

حُيِّيتَ مِنْ طَلَلٍ تَقادَمَ عَهْدُهُ أَقْوَى وَأَقْفَرَ بَعْدَ أُمِّ الهَيْثَمِ (۵)

یہ قصیدہ عنترہ بن شدّاد عبسی کا ہے۔

(۱) ترجمہ ۔ کیا شعراء (قدیم) نے کوئی قابلِ اصلاح جگہ چھوڑی ہے ؟ (جس پر طبع آزمائی کی جائے یعنی کوئی جگہ باقی نہیں چھوڑی) پھر اس کلام سے اضراب کرکے دوسرا مضمون شروع کرتا ہے) کیا شک و وہم کے بعد تونے (معشوقہ کے) گھر کو پہچان لیا۔ **مطلب** ۔ اگر مصرعہ ثانی میں اَمْ سے بَلْ کے معنے لے جائیں اور ھَلْ بمعنے قَدْ ہو تو ترجمہ یہ ہوگا " بلکہ تُونے گھر کو یقیناً شک کے بعد شناخت کر لیا " تو اس صورت میں دونوں مصرعوں میں مناسبت ہوجاتی ہے۔ گو شعر کہنے کی گنجائش نہ تھی لیکن چونکہ معشوقہ کے گھر کی شناخت ہوئی تو طبیعت شعر گوئی پر مجبور ہوگئی۔

(۲) ترجمہ ۔ اے (معشوقہ) عَبلہ کے گھر جو (مقام) جواء میں واقع ہے بول (اور محبوبہ کا حال بتا) اے عبلہ کے گھر! خدا کرے تُو صبح کے وقت خوش اور سالم رہے۔

(۳) ترجمہ ۔ میں نے اُس (گھر) میں اپنی اُونٹنی ٹھہرائی تاکہ میں ٹھہرنے والے کی (یعنی اپنی) حاجت کو (آہ و بکا کے ذریعہ) پورا کروں اور وہ اونٹنی (جسامت و ضخامت میں) گویا کہ ایک قلعہ تھی۔

(۴) ترجمہ ۔ عبلہ (محبوبہ) جواء (مقام) میں ٹھہرتی ہے اور ہمارے اہلِ حزن پھر صمّان پھر متثلّم میں ٹھہرے ہوتے ہیں (تو اب اتنی بُعدِ مسافت کے بعد ملاقات کیسے نصیب ہو)۔

(۵) ترجمہ ۔ اے (محبوبہ کے گھر کے) ٹیلے ! تو سلامت رہے (یا تجھے ہمارا سلام پہنچایا جائے) جو قدیم زمانہ کا ہے (یا جس کو اپنے اہل سے ملے مدت گزر گیا) اور جو کہ اُمّ الہیثم (عبلہ) کے (سفر کے) بعد خالی اور ویران ہوگیا ہے۔

حَلَّتْ بِأَرْضِ الزَّائِرِينَ فَأَصْبَحَتْ
عَسِراً عَلَيَّ طِلَابُكِ ابْنَةَ مَخْرَمِ (۱)

عُلِّقْتُهَا عَرَضاً وَأَقْتُلُ قَوْمَهَا   زَعْماً لَعَمْرُ أَبِيكَ لَيْسَ بِمَزْعَمِ (۲)

وَلَقَدْ نَزَلْتِ فَلَا تَظُنِّي غَيْرَهُ   مِنِّي بِمَنْزِلَةِ الْمُحَبِّ الْمُكْرَمِ (۳)

كَيْفَ الْمَزَارُ وَقَدْ تَرَبَّعَ أَهْلُهَا   بِعُنَيْزَتَيْنِ وَأَهْلُنَا بِالْغَيْلَمِ (۴)

إِنْ كُنْتِ أَزْمَعْتِ الْفِرَاقَ فَإِنَّمَا   زُمَّتْ رِكَابُكُمُ بِلَيْلٍ مُظْلِمِ (۵)

مَا رَاعَنِي إِلَّا حَمُولَةُ أَهْلِهَا
وَسْطَ الدِّيَارِ تَسَفُّ حَبَّ الْخِمْخِمِ (۶)

فِيهَا اثْنَتَانِ وَأَرْبَعُونَ حَلُوبَةً   سُوداً كَخَافِيَةِ الْغُرَابِ الْأَسْحَمِ (۷)

(۱) **ترجمہ** ۔ (محبوبہ) شیر صفت دشمنوں کی زمین میں جا بسی تو اب اے مخرم کی بیٹی! تیری طلب میرے اوپر دوبھر ہو گئی۔

(۲) **ترجمہ** ۔ میں بدونِ قصد و ارادہ اس پر فریفتہ ہوگیا اور (وصال کے) لالچ میں میں اس کی قوم کو قتل کرتا ہوں۔ قسم تیری زندگانی کی یہ طمع و لالچ کا مقام نہیں (کیونکہ اس طرح سے اس کا وصال میسّر نہیں آسکتا)۔

(۳) **ترجمہ** ۔ (اے عبلہ) تو نے میرے دل میں عزیز دوست کی جگہ لے لی (اگرچہ تیری قوم سے میری عداوت سہی) تو اب تو اس کے علاوہ اور کوئی بدگمانی نہ کر۔

(۴) **ترجمہ** ۔ اب ملاقات کیسے ممکن ہے جب کہ ایامِ ربیع میں اس کے خاندان والے (مقام) عُنیزتین میں مقیم ہیں اور ہمارا خاندان غیلم میں اقامت گزیں ہے۔ **مطلب** جب کہ دونوں خاندانوں کی اقامتگاہوں میں اس قدر فاصلہ ہے تو اب دیدار و وصال میسّر ہونا بظاہر ناممکن ہے۔

(۵) **ترجمہ** ۔ اگر تو نے جدائی کا پختہ ارادہ کر لیا ہے (تو میرے لئے) یہ چیز کوئی غیر متوقع نہیں کیونکہ (جب) تاریک رات میں تمھاری سواریوں کے نکیلیں ڈالی گئی تھیں (اسی وقت میں سمجھ گیا تھا کہ اب تم آمادہ سفر ہو) **مطلب** یہ ترجمہ اس وقت ہوگا جب کہ اِنْ شرطیہ ہو۔ اگر اس کو حرفِ تاکید مانا جائے تو پھر ترجمہ یہ ہوگا۔ تو نے یقیناً فراق کی ٹھان لی ہے اس لئے کہ شبِ تاریک میں تمھاری سواریوں کے نکیلیں ڈال دی گئی ہیں۔

(۶) **ترجمہ** ۔ مجھے محبوبہ کے خاندان کے بار برداری کے اونٹوں نے ہی خوفزدہ کر دیا درآنحالیکہ وہ پڑاؤ کے درمیان خوب کلاں چبا رہے تھے۔ **مطلب** ۔ اونٹوں کو خوب کلاں کھاتا دیکھ کر میں یہ سمجھ گیا تھا کہ اب کارواں آمادہ سفر ہے اور محبوبہ سے فراق ہو جائے گا۔

(۷) **ترجمہ** ۔ ان اونٹوں میں بیالیس ۴۲ دودھ دینے والی اونٹنیاں تھیں جو سیاہ کوّے کے پوشیدہ رہنے والے پروں کی طرح سیاہ تھیں۔ **مطلب** ۔ قبیلہ محبوبہ کے صاحبِ ثروت ہونے کو بیان کرتا ہے اور سوداً کخافیۃ الغراب سے اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اونٹنیاں نہایت تیز رو ہیں محبوبہ کو بہت جلد جدا کر دیں گی۔

إذْ تَسْتَبِيكَ بِذِي غُرُوبٍ وَاضِحٍ
عَذْبٍ مُقَبَّلُهُ لَذِيذِ الْمَطْعَمِ (۱)

وكَانَّ فَارَةَ تَاجِرٍ بِقَسِيمَةٍ
سَبَقَتْ عَوَارِضَهَا إِلَيْكَ مِنَ الْفَمِ (۲)

أَوْ رَوْضَةً أُنُفاً تَضَمَّنَ نَبْتَهَا
غَيْثٌ قَلِيلُ الدِّمْنِ لَيْسَ بِمَعْلَمِ (۳)

جَادَتْ عَلَيْهِ كُلُّ بِكْرٍ حُرَّةٍ فَتَرَكْنَ كُلَّ قَرَارَةٍ كَالدِّرْهَمِ (۴)

سَحًّا وَتَسْكَاباً فَكُلَّ عَشِيَّةٍ يَجْرِي عَلَيْهَا الْمَاءُ لَمْ يَتَصَرَّمِ (۵)

وَخَلَا الذُّبَابُ بِهَا فَلَيْسَ بِبَارِحٍ غَرِداً كَفِعْلِ الشَّارِبِ الْمُتَرَنِّمِ (۶)

هَزِجاً يَحُكُّ ذِرَاعَهُ بِذِرَاعِهِ قَدْحَ الْمُكِبِّ عَلَى الزِّنَادِ الْأَجْذَمِ (۷)

تُمْسِي وَتُصْبِحُ فَوْقَ ظَهْرِ حَشِيَّةٍ
وَأَبِيتُ فَوْقَ سَرَاةِ أَدْهَمَ مُلْجَمِ (۸)

(۱) **ترجمہ**۔ اس وقت کو یاد کر جب کہ محبوبہ تجھے ایسے دانتوں کے ذریعہ اسیر (محبت) بنا رہی تھی جو باریک و چمکدار تھے اور جن کی بوسہ گاہ (دہن) نہایت شیریں اور جن کا لعابِ دہن نہایت لطف بخش تھا۔

(۲) **ترجمہ**۔ گویا کہ حسینہ (محبوبہ) کے پاس تاجرِ عطر کا نافۂ مشک ہے جس کی مہک دانتوں کے کھلنے سے پہلے ہی دہنِ (معشوقہ) سے تیری طرف پہنچ گئی ہے۔ **مطلب** محبوبہ ابھی تبسم ریز بھی نہیں ہوئی کہ اس کے دہن سے نہایت معطر خوشبو مہکنے لگی۔

(۳) **ترجمہ**۔ یا (محبوبہ کے پاس) ایک اچھوتا سبزہ زار ہے جس کی گھاس کا ذمہ دار ایک ابرِ کثیر المطر بن گیا ہے۔ (لہٰذا وہ ہمیشہ شاداب رہے گا) جس میں گندگی قطعاً نہیں (جس سے اس کی فضا خراب ہو) اور نہ اُس پر پیروں کے نشانات لگے ہیں (جس سے اس کی سرسبزی میں فرق آئے)۔

(۴) **ترجمہ**۔ اُس گھاس پر ایسے کثیر المطر ابر نے پانی برسایا کہ جس میں اولا بجلی نہ تھی یہاں تک کہ اُس نے (سبزہ زار کے) ہر گڑھے کو درہم کی طرح (چمکدار) بنا دیا۔ **مطلب** پانی سے پُر گڑھے کو درہم سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(۵) **ترجمہ**۔ اُس ابر نے برابر اُس پر بارش برسائی۔ تو ہر شام کو اُس پر اس قدر پانی بہتا ہے جو لوٹنے میں نہیں آتا۔

(۶) **ترجمہ**۔ اور مکھیاں اس میں خلوت گزیں ہوئیں تو وہ ٹلنے میں نہیں آتیں۔ اس حال میں کہ وہ گنگنانے والے شرابی کی طرح زمزمہ سرائی کرتی ہیں۔

(۷) **ترجمہ**۔ وہ مکھیاں گاتی ہیں اس حال میں کہ ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے اس طرح رگڑتی ہیں جس طرح کہ چقماق پر اوندھا پڑا ہوا اور انگلیاں کٹا ہوا انسان (چقماق) رگڑتا ہے۔

(۸) **ترجمہ**۔ (عبلہ) صبح و شام گدگدے بستر پر گزارتی ہے۔ اور میں تمام شب لگام لگائے ہوئے ادہم

وَجَشِيَّتي سَرْجٌ عَلى عَبْلِ الشَّوى　نَهْدٍ مَراكِلُهُ نَبِيلِ المَحْزِمِ (۱)

هَلْ تُبْلِغَنِّي دارَها شَدَنِيَّةٌ

لُعِنَتْ بِمَحْرُومِ الشَّرابِ مُصَرَّمِ (۲)

خَطَّارَةٌ غِبَّ السُّرَى زَيَّافَةٌ

تَطِسُ الإِكامَ بِوَخْدِ خُفٍّ مِيثَمِ (۳)

وكأنَّما تَطِسُ الإِكامَ عَشِيَّةً　بِقَرِيبِ بَيْنَ المَنْسِمَيْنِ مُصَلَّمِ (۴)

تأوي لهُ قُلُصُ النَّعامِ كَما أَوَتْ

حِزَقٌ يَمانِيَةٌ لأَعْجَمَ طِمْطِمِ (۵)

يَتْبَعْنَ قُلَّةَ رَأْسِهِ وكأنَّهُ　حِدْجٌ عَلى نَعْشٍ لَهُنَّ مُخَيَّمِ (۶)

صَعْلٍ يَعُودُ بِذي العُشَيْرَةِ بَيْضَهُ

كالعَبْدِ ذِي الفَرْوِ الطَّوِيلِ الأَصْلَمِ (۷)

گھوڑے کی پُشت پر گزارتا ہوں۔

(۱) ترجمہ۔ میرا زم بستر زین ہے جو مضبوط طاقتور پیر کے گھوڑے پر (کسی ہوئی) ہے جس کے ایڑھ لگانے کی جگہ اُبھری ہوئی ہے اور تنگ کھینچنے کی جگہ اُونچی ہے۔

(۲) ترجمہ۔ کاش! مجھے محبوبہ کے گھر تک موضع شدن کی وہ اُونٹنی پہنچا دے جس کو دودھ نہ دینے کی بددُعا ہو اور منقطع اللبن ہو۔ مطلب۔ لُعِنَتْ الخ کی شرط اس بنا پر لگائی گئی ہے کہ ایسی ناقہ قوی ہوگی۔

(۳) ترجمہ۔ تمام شب چلنے کے بعد (بھی) دُم ہلا کر نشاط سے) اپنے آپ کو بنا کر چلے اور روندنے والے پیر کے ذریعہ ریت کے ٹیلوں کو مسل ڈالے۔

(۴) ترجمہ۔ شام کے وقت ٹیلوں کو مسلتے ہوئے گویا کہ کن کٹے شتر مُرغ کی سی تیز روی کے ساتھ چلتی ہے جس کے پیروں کا فاصلہ کم ہے۔ مطلب۔ ناقہ کو سُرعتِ رفتار میں شتر مُرغ سے تشبیہ دی گئی ہے اور آئندہ اشعار میں مُشَبَّہ بہ کے اوصاف ذکر کرتا ہے۔

(۵) ترجمہ۔ نوجوان شتر مُرغیاں اُس شتر مُرغ کے پاس اس طرح آتی ہیں جس طرح عجمی توتلے (چرواہے) کی طرف یمنی اُونٹوں کی جماعتیں۔ مطلب۔ شتر مُرغ کو سیاہی میں حبشی چرواہے سے اور شتر مُرغیوں کو یمنی اُونٹوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور چونکہ شتر مُرغ کے لئے گویائی نہیں اس وجہ سے چرواہے کی طمطم صفت لائی گئی۔

(۶) ترجمہ۔ وہ شتر مُرغیاں اس شتر مُرغ کے بلند سر کے پیچھے پیچھے چلتی ہیں اور گویا کہ وہ (شتر مُرغ) یا اس کا سر ایک ہودج ہے ان کی بلند جگہ پر بشکل خیمہ۔

(۷) ترجمہ۔ وہ شتر مُرغ چھوٹے سر کا ہے جو مقام ذی العشیرہ میں اپنے انڈوں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ بوچے لمبی پوستین والے غلام کی طرح ہے۔ مطلب۔ شتر مُرغ کو سیاہی اور بازوؤں کی درازی کی وجہ سے اس غلام سے تشبیہ دی گئی جو طویل پوستین پہنے ہوئے ہو۔

شَرِبَتْ بِماءِ الدُّحرُضينِ فَأَصبَحَتْ
زَوْراءَ تَنفِرُ عَنْ حِياضِ الدَّيلَمِ (۱)
وَكَأَنَّما تَنأَى بِجانِبِ دَفِّها الوَحْشِيِّ مِنْ هَزِجِ العَشِيِّ مُؤَوَّمِ (۲)
هِرٍّ جَنِيبٍ كُلَّما عَطَفَتْ لَهُ غَضْبَى اتَّقاها بِاليَدَيْنِ وَبِالفَمِ (۳)
بَرَكَتْ عَلى جَنْبِ الرِّداعِ كَأَنَّما بَرَكَتْ عَلى قَصَبٍ أَجَشَّ مُهَضَّمِ (۴)
وَكَأَنَّ رُبّاً أَوْ كُحَيْلاً مُعْقَداً
حَشَّ الوُقودُ بِهِ جَوانِبَ قُمْقُمِ (۵)
يَنْباعُ مِنْ ذِفْرَى غَضُوبٍ جَسْرَةٍ
زَيّافَةٍ مِثْلَ الفَنِيقِ المُكْدَمِ (۶)
إِنْ تُغْدِفِي دُونِي القِناعَ فَإِنَّنِي طَبٌّ بِأَخْذِ الفارِسِ المُسْتَلْئِمِ (۷)

(۱) ترجمہ۔ اس ناقہ نے دحرض اور وسیع (دو مشہور چشموں) کا پانی پیا ہے تو اب وہ روگردانی کرتی ہے اور دیلم (ہمارے دشمنوں) کے حوضوں سے نفرت کرتی ہے اور ان کا پانی پینا پسند نہیں کرتی۔

(۲) ترجمہ۔ (وہ ناقہ کوڑے کی آواز یا نشاط کی وجہ سے اس طرح اپنے پہلو کو بچاتی چلتی ہے) گویا کہ وہ بدہیئت بڑے سر والے شام کو بولنے والے بلّے کی آواز سے اپنی داہنی جانب کو دُور کرتی ہے۔

(۳) ترجمہ۔ وہ بلّا اس کے پہلو میں ہے جب کبھی وہ ناقہ غضبناک ہو کر اس کی طرف مڑتی ہے تو وہ اس ناقہ سے اپنے دونوں ہاتھوں اور مُنہ کے ذریعہ بچتا ہے (پنجوں سے نوچتا ہے اور مُنہ سے کاٹتا ہے تاکہ ناقہ اُس کو ستانہ سکے)۔

(۴) ترجمہ۔ وہ چشمۂ رداع کے کنارہ پر گویا ایک پھٹے ہوئے موٹی آواز کے بانس پر بیٹھی۔ مطلب۔ تعب و مشقّت کے بعد ناقہ کے بیٹھنے کی آواز کو یا چشمہ کے کنارے پر خشک مٹی پر بیٹھنے کی وجہ سے مٹی کے ٹوٹنے کی آواز کو جھوجرے ٹوٹے ہوئے بانس کی آواز سے تشبیہ دی ہے۔

(۵) ترجمہ۔ گویا کہ (تیل کی) کیٹھ یا گاڑھا تارکول جس کو (پیتل کی) شیشی کے اطراف میں ڈال کر اس کے نیچے آگ روشن کر دی گئی ہو، (اس کا پسینہ ہے)۔ مطلب یہ ترجمہ تو اُس صورت میں ہے جب کہ کَأَنَّ کی خبر محذوف مانی جائے اور اگر ینباع کو خبر بنایا جائے تو اس شعر کا ترجمہ دوسرے شعر کے ترجمہ کے ساتھ ملا لیا جائے۔

(۶) ترجمہ۔ ایسے کڑوے مزاج کی قوی سانڈنی کی کنپٹی سے بہتا ہے جو اکڑ کر چلتی ہے اور جو (بحالتِ مستی) زخمی سانڈ کی طرح ہے۔ مطلب۔ اگر کأنّ کی خبر ینباع ہے تو ینباع کی ضمیر اسم کأنّ کی طرف راجع ہے اور اگر خبر محذوف ہے تو ضمیر اس کی طرف راجع ہے۔

(۷) ترجمہ۔ اگر تو مجھ سے برقعہ کے ذریعہ چھپے (تو بے فائدہ ہے) اس لئے کہ میں درع پوش شہسوار کے پکڑنے میں (بھی) ماہر ہوں (لہٰذا تو بچ کر کہاں جا سکتی ہے یا جب کہ میں اس قدر بہادر ہوں تو مجھ سے نفرت مناسب نہیں)۔

أَثني عَليَّ بِمَا عَلِمْتِ فإنَّني   سَمحٌ مُخَالقَتي إذا لَمْ أُظْلَمِ (۱)

وإذا ظُلِمْتُ فإنَّ ظُلْمِيَ بَاسِلٌ   مُرٌّ مَذاقَتُهُ كطَعْمِ العَلْقَمِ (۲)

ولَقَدْ شَرِبْتُ مِنَ المُدامَةِ بَعْدَمَا
رَكَدَ الهَواجِرُ بالمَشُوفِ المُعلَمِ (۳)

بِزُجَاجَةٍ صَفْراءَ ذاتِ أَسِرَّةٍ   قُرِنَتْ بأَزْهَرَ في الشِّمالِ مُفَدَّمِ (٤)

فإذا شَرِبْتُ فإنَّني مُسْتَهْلِكٌ   مَالي وعِرْضي وافِرٌ لَمْ يُكْلَمِ (٥)

وإذا صَحَوْتُ فَمَا أُقَصِّرُ عَنْ نَدى
وكَمَا عَلِمْتِ شَمَائِلي وتَكَرُّمي (٦)

وحَليلِ غَانِيَةٍ تَرَكْتُ مُجَدَّلاً   تَمْكُو فَريصَتُهُ كَشِدْقِ الأعْلَمِ (۷)

سَبَقَتْ يَدايَ لَهُ بِعَاجِلِ طَعْنَةٍ
ورَشَاشِ نَافِذَةٍ كَلَوْنِ العَنْدَمِ (۸)

(۱) ترجمہ۔ جو کچھ تجھے (میری بھلائی) معلوم ہے اس کے ذریعہ میری تعریف کر اس لئے کہ جب مجھ پر ظلم نہ کیا جا (اور میرے حقوق غصب نہ ہوں) تو میرا حُسنِ سلوک نہایت بہتر ہے۔

(۲) ترجمہ۔ اور جب مجھ پر ظلم کیا جائے تو پھر میرا ظلم نہایت سخت ہے جس کا مزہ حنظل کے مزے کی طرح نہایت تلخ ہے۔

(۳) ترجمہ۔ جب کہ دوپہر کی گرمیاں جم گئیں تو میں نے شفاف دینار کے ذریعہ خوب شراب نوشی کی۔ مطلب عرب قمار بازی اور شراب نوشی پر فخر کرتے ہیں اور ان کو آثارِ سخاوت میں سے شمار کرتے ہیں۔

(۴) ترجمہ۔ (میں نے) زرد رنگ دھاریدار پیمانہ سے (شراب پی) جو ایسی سفید صراحی سے ملایا گیا تھا جس کے مُنہ پر صافی بندھی ہوئی تھی اور وہ بائیں ہاتھ میں تھی۔ مطلب۔ داہنے ہاتھ میں زرد رنگ کا پیمانہ تھا اور بائیں ہاتھ میں سفید صراحی۔ اس طرح میں پیمانہ کو بار بار پُر کرتا تھا اور شراب نوشی کرتا تھا۔

(۵) ترجمہ۔ پس جب میں شراب پی لیتا ہوں تو اپنے مال کو لُٹاتا ہوں اور میری آبرو بہت زیادہ ہوتی ہے جس کو کوئی زد نہیں آتی۔ مطلب۔ مجھے شراب نوشی بھی بھلائی کی رغبت دلاتی ہے اور میں بُرائی سے دُور رہتا ہوں۔

(٦) ترجمہ۔ اور میں جب نشہ سے ہوش میں آتا ہوں تو بھی سخاوت میں کمی نہیں کرتا اور (اے محبوبہ!) جیسے کہ تو جانتی ہے میرے اخلاق اور شرافت (ہر حالت میں) ویسے ہی رہتے ہیں۔

(۷) ترجمہ۔ نازنین خوب رُو عورتوں کے بہت سے شوہروں کو میں نے زمین پر پچھاڑ کر اس حال میں چھوڑا کہ اُن کے شانہ کا گوشت ہونٹ کٹے شخص کی باچھ کی طرح آواز کرتا تھا۔ مطلب۔ خون بہنے کی آواز کو ہونٹ کٹے کی باچھ سے نکلنے والی آواز کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

(۸) ترجمہ۔ میرے دونوں ہاتھوں نے (اُس غانیہ

هَلاَّ سَأَلْتِ الخَيْلَ يَابْنَةَ مَالِكٍ إِنْ كُنْتِ جَاهِلَةً بِمَا لَمْ تَعْلَمِي (١)

إِذْ لا أَزَالُ عَلَى رِحَالَةِ سَابِحٍ نَهْدٍ تَعَاوَرُهُ الكُمَاةُ مُكَلَّمِ (٢)

طَوْراً يُجَرَّدُ لِلطِّعَانِ وَتَارَةً يَأْوِي إِلَى حَصَدِ القِسِيِّ عَرَمْرَمِ (٣)

يُخْبِرْكِ مَنْ شَهِدَ الوَقِيعَةَ أَنَّنِي
أَغْشَى الوَغَى وَأَعِفُّ عِنْدَ المَغْنَمِ (٤)

وَمُدَجَّجٍ كَرِهَ الكُمَاةُ نِزَالَهُ لاَ مُمْعِنٍ هَرَباً وَلاَ مُسْتَسْلِمِ (٥)

جَادَتْ لَهُ كَفِّي بِعَاجِلِ طَعْنَةٍ
بِمُثَقَّفٍ صَدْقِ الكُعُوبِ مُقَوَّمِ (٦)

فَشَكَكْتُ بِالرُّمْحِ الأَصَمِّ ثِيَابَهُ
لَيْسَ الكَرِيمُ عَلَى القَنَا بِمُحَرَّمِ (٧)

کے شوہر کے لئے) ایک پھرتیلے زخم کے ساتھ جلد بازی کی اور دوسرے آرپار زخم کے چھینٹوں کے ساتھ جو دم الاخوین کے رنگ کی طرح تھے۔ **مطلب**۔ میں نے نہایت عجلت کے ساتھ اس کے دو کاری زخم رسید کر دیئے۔

(۱) **ترجمہ**۔ اے مالک کی بیٹی! (محبوبہ عبلہ) اگر تو ناواقف تھی تو وہ واقعات جن سے تو بے خبر ہے (ان) لشکریوں سے کیوں نہیں دریافت کر لئے (جو میدان میں موجود تھے)۔

(۲) **ترجمہ**۔ جب کہ میں برابر ایک ایسے قوی ہیکل تیز رو گھوڑے کی زین پر جما ہوا تھا جس پر اسلحہ بند پے درپے حملہ آور ہو رہے اور وہ زخمی ہو چکا تھا (یعنی باوجود دشمنوں کے نرغے کے میں اس پر جما رہا اور قطعاً ہراساں نہ ہوا)

(۳) **ترجمہ**۔ کبھی وہ گھوڑا (دشمنوں سے) نیزہ بازی کے لئے (دوستوں کی صف سے) نکالا جاتا تھا اور کبھی ایسے لشکر کی طرف لوٹ آتا تھا جو کڑی کمانوں والا اور کثیر ہے (یعنی اپنا لشکر)۔ **مطلب**۔ یہ ترجمہ زوزنی کے بیان کے مطابق ہے دوسری شروح سے معلوم ہوتا ہے کہ الٰی حصد القسی الخ دشمنوں کے لشکر کا بیان ہے تو اس صورت میں دونوں مصرعوں میں دشمنوں پر حملہ آور ہونے کا بیان ہوگا۔

(۴) **ترجمہ**۔ جو لوگ لڑائیوں میں موجود تھے تجھے بتلا دیں گے کہ میں لڑائی پر چھا جاتا ہوں اور تقسیم غنیمت کے وقت دامن کشاں رہتا ہوں (میرا مقصد لڑائی میں اظہار شجاعت ہوتا ہے نہ کہ حصولِ غنیمت)۔

(۵) **ترجمہ**۔ بہت سے ایسے کامل اسلحہ بند ہیں کہ بہادر اُن کے مقابلہ سے (خوف و ہراس کی وجہ سے) بچتے ہیں، نہ وہ (میدانِ حرب سے) بھاگنے میں جلد باز ہیں اور نہ (مقابلہ سے) عاجز۔

(۶) **ترجمہ**۔ میرے ہاتھ نے سیدھے گٹھیلے پوروں کے نیزے کے ذریعہ بعجلت ایک زخم اس کے رسید کیا۔ **مطلب**۔ نیزے کے زخم کو جود وعطا سے تعبیر کرنا علیٰ سبیل الاستہزاء ہے۔

(۷) **ترجمہ**۔ میں نے ٹھوس نیزے سے اس کا دل چھید دیا۔ (گو وہ کتنا بڑا سردار سہی لیکن) شریف آدمی نیزے پر حرام تو نہیں ہے۔ (کہ نیزہ اس کو نہ ستا سکے)۔

فترَكتُهُ جَزَرَ السِّبَاعِ يَنُشْنَهُ
يَقضَمْنَ حُسْنَ بنَانِهِ والمِعْصَمِ (۱)

ومِشَكِّ سابِغَةٍ هَتَكْتُ فُرُوجَها
بالسيفِ عَنْ حامِي الحَقِيقَةِ مُعْلَمِ (۲)

رَبِذٍ يَدَاهُ بالقِداحِ إذا شَتَا هَتَّاكِ غاياتِ التِّجَارِ مُلَوَّمِ (۳)

لما رآني قَدْ نَزَلْتُ أُرِيدُهُ أَبْدَى نَوَاجِذَهُ لِغَيْرِ تَبَسُّمِ (۴)

عَهْدِي بِهِ مَدَّ النَّهارِ كأنَّما خُضِبَ البَنانُ ورأسُهُ بالعِظْلِمِ (۵)

فطَعَنْتُهُ بالرُّمحِ ثُمَّ عَلَوْتُهُ بِمُهَنَّدٍ صافِي الحَدِيدَةِ مِخْذَمِ (۶)

بَطَلٍ كأنَّ ثِيابَهُ في سَرْحَةٍ
يُحْذَى نِعالَ السِّبْتِ لَيْسَ بِتَوْأَمِ (۷)

يا شاةَ ما قَنَصٍ لِمَنْ حَلَّتْ لَهُ
حَرُمَتْ عَلَيَّ ولَيْتَها لَمْ تَحْرُمِ (۸)

(۱) ترجمہ۔ میں نے اُسے اُن درندوں کی خوراک بنا دیا جو اسے نوچتے تھے اور اس کی خوب صورت انگلیوں اور پہنچے کو اگلے دانتوں سے چباتے تھے۔

(۲) ترجمہ۔ بہت سی مکمّل، گھنے حلقوں والی زرہ ہیں جن کے حلقوں کو تلوار کے ذریعہ ایسے سردار (کے بدن) سے پھاڑ کر پھینک دیا جو نشان زدہ اور غیرت مند تھا۔ مطلب۔ میں نے اس کی زرہ کاٹ ڈالی اور اس پر حملہ آور ہوا۔

(۳) ترجمہ۔ جب کہ وہ قحط میں مبتلا ہو تو اس کے ہاتھ جوئے کے تیروں کو نہایت سرعت سے چلاتے ہیں (تاکہ جوا کھیل کر غربا کی امداد کرے اور اس بلا کا مے نوش ہے کہ) شراب کے تاجروں کے جھنڈے گرا دے۔ (ساری شراب پی کر ختم کردے) اور فضول خرچی میں لوگ اس کو بہت ملامت کرتے ہیں۔

(۴) ترجمہ۔ جب اُس (مردِ شجاع) نے دیکھا کہ میں (گھوڑے سے) اُس کے (قتل کے) ارادہ سے اُتر پڑا تو اس نے بدوں تبسّم کے اپنے دانت نکال دیئے۔ مطلب۔ غایت خوف و ہراس کی وجہ سے وہ گڑگڑانے لگا۔

(۵) ترجمہ۔ دن بھر میری اس سے مُٹھ بھیڑ رہی تو گویا کہ اس کی اُنگلیوں کے پورو ے اور سر وسمہ کے ساتھ رنگ دیا گیا تھا۔ مطلب۔ اس کے سر پر اور اُنگلیوں پر تیغ زنی کی وجہ سے خون جم کر وسمہ کی طرح ہو گیا تھا۔

(۶) ترجمہ۔ پس میں نے اس کے نیزہ مارا۔ پھر میں اُوپر کی جانب سے ایک ایسی ہندی ساخت کی تلوار سے اس پر حملہ آور ہوا جو خالص لوہے کی تھی اور بہت زیادہ براّں تھی۔

(۷) ترجمہ۔ وہ ایسا بہادر ہے (اس کے تناور ہونے کی وجہ سے) گویا کہ اس کے کپڑے بڑے تنہ والے درخت پر ہیں۔ نرمی کا جوتہ پہنایا جاتا ہے (سردار ہے) (ماں کے پیٹ سے) جوڑواں نہیں (پیدا ہوا) یعنی بہت قوی ہے۔

(۸) ترجمہ۔ اے لوگو! اُس شخص کی شکار کردہ بکری

فَبَعَثْتُ جارِيَتي فقُلْتُ لها اذْهبي
فتجسَّسِي أخبارَها لِيَ واعْلمِي (١)

قالَتْ : رأيتُ منَ الأعادِي غِرَّةً
والشَّاةُ مُمكِنَةٌ لِمَنْ هُوَ مُرْتَمِ (٢)

وكأنَّما التفتَتْ بِجِيدِ جدايَةٍ رَشاءٍ منَ الغِزْلانِ حُرٍّ أرْثَمِ (٣)

نُبِّئْتُ عمراً غيرَ شاكرِ نعمتي والكُفرُ مخبثَةٌ لِنَفْسِ المُنْعِمِ (٤)

ولَقدْ حفِظْتُ وَصاةَ عمِّي بالضُّحَى
إذْ تَقْلِصُ الشَّفتانِ عنْ وَضحِ الفَمِ (٥)

في حَوْمَةِ الحرْبِ التي لا تشتكِي
غمراتِها الأبطالُ غيرَ تغَمْغُمِ (٦)

(عبلہ) کو دیکھو جس کے لئے وہ حلال ہو (اور اس کے حُسن پر تعجب کرو) مجھ پر حرام ہوگئی۔ اے کاش وہ مجھ پر حرام نہ ہوتی (یعنی میرے اور اس کے قبیلہ کے درمیان جنگ اگر نہ ہوتی تو میرا اس سے وصال ممکن تھا)۔

(۱) ترجمہ۔ پس میں نے اپنی خادمہ کو بھیجا اور اُس سے کہا کہ جا اور اس کے حالات کی میری خاطر تفتیش کر اور خُوب واقفیت حاصل کر (پس وہ گئی اور تمام حالات سے باخبر ہو کر لوٹی)۔

(۲) ترجمہ۔ (واپس آکر) خادمہ نے کہا میں نے دشمنوں کی جانب سے غفلت دیکھی ہے اور وہ بکری (عبلہ) اُسی شخص کو حاصل ہو سکتی ہے جو تیر انداز ہو (اور جسارت سے کام لے)۔

(۳) ترجمہ۔ (شاعر اس کے بعد اپنی ملاقات کی کیفیت کو بیان کرتا ہے) اُس (محبُوبہ) نے گویا کہ اُس آہو بچہ کی گردن کے ساتھ التفات فرمایا جو ہرنوں میں سے چلنے پر قادر ہوگیا ہو اور سفید رنگ ہو جس کی ناک اور ہونٹوں پر سفید دھبہ ہو۔

مطلب۔ معشوقہ نے جب التفات کیا تو اس کی گردن اُس آہو بچہ کی گردن کی طرح خُوب صورت معلوم ہوتی تھی جو ان صفات کے ساتھ متصف ہو۔

(۴) ترجمہ۔ مجھے یہ اطلاع دی گئی ہے کہ عمرو میرے انعامات کا شکرگزار نہیں اور ناسپاسی انعام کرنے والے کے نفس کے لئے سبب خباثت بن جاتی ہے (یعنی پھر وہ احسان کرنے سے باز رہتا ہے)۔

(۵) ترجمہ۔ (شجاعت و دلیری کے متعلّق) میں نے اپنے چچا کی وصیّت کو میدانِ جنگ میں اس وقت (بھی) یاد رکھا جب کہ (بہادروں کے) ہونٹ (خوف کی وجہ سے) دانتوں سے سُکڑ گئے (اور دانت کُھل گئے۔ یعنی گھبراہٹ کے وقت بھی میں نے دلیری سے کام لیا)۔

(۶) ترجمہ۔ (میں نے چچا کی وصیّت) لڑائی کے ایسے شدید دَور میں (یاد رکھی) کہ جس کے شدائد کی شکایت سوائے گنگنانے کے بہادر بھی کچھ نہیں کر سکتے۔ یعنی ایسی سخت جنگ میں کہ بڑے سے بڑے بہادروں کی زبان بھی اُن واقعات کے بیان کرنے سے عاجز ہو جائے۔

إِذْ يَتَّقُونَ بِيَ الأَسِنَّةَ لَمْ أَخِمْ
عَنْهَا وَلَكِنِّي تَضَايَقَ مُقْدَمِي (١)
لَمَّا رَأَيْتُ القَوْمَ أَقْبَلَ جَمْعُهُمْ يَتَذَامَرُونَ كَرَرْتُ غَيْرَ مُذَمَّمِ (٢)
يَدْعُونَ عَنْتَرَ وَالرِّمَاحُ كَأَنَّهَا أَشْطَانُ بِئْرٍ فِي لَبَانِ الأَدْهَمِ (٣)
مَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ بِثُغْرَةِ نَحْرِهِ
وَلَبَانِهِ حَتَّى تَسَرْبَلَ بِالدَّمِ (٤)
فَازْوَرَّ مِنْ وَقْعِ القَنَا بِلَبَانِه وَشَكَا إِلَيَّ بِعَبْرَةٍ وَتَحَمْحُمِ (٥)
لَوْ كَانَ يَدْرِي مَا الْمُحَاوَرَةُ اشْتَكَى
وَلَكَانَ لَوْ عَلِمَ الكَلَامَ مُكَلِّمِي (٦)
وَلَقَدْ شَفَى نَفْسِي وَأَذْهَبَ سُقْمَهَا
قِيلُ الفَوَارِسِ: وَيْكَ عَنْتَرَ أَقْدِمِ (٧)

(۱) **ترجمہ**۔ جب کہ وہ (بنو عبس) میرے ذریعہ نیزوں سے بچ رہے تھے (یعنی میں ان کی ڈھال اور سپر بنا ہوا تھا) تو میں نے بزدلی نہیں دکھائی (وہاں) لیکن مجھے آگے بڑھنے کا موقعہ نہ ملا۔

(۲) **ترجمہ**۔ جب میں نے دیکھا کہ دشمنوں کی تمام جماعت ایک دوسرے کو بھڑکاتی ہوئی (ہم پر) ٹوٹ پڑی تو میں نے ایسی حالت میں حملہ کیا کہ میں مستحق مذمت نہ تھا (یعنی خوب دادِ شجاعت دی)۔

(۳) **ترجمہ**۔ بنو عبس عنترہ کہہ کر (مجھے) اس حال میں (امداد کے لئے) پکارتے تھے کہ نیزے (میرے گھوڑے) ادہم کے سینہ میں کنویں کی رسیوں کی طرح (آجا رہے) تھے۔

(۴) **ترجمہ**۔ میں برابر اس (ادہم) کے میانہ گردن اور سینہ کو ان (دشمنوں) پر بڑھاتا رہا یہاں تک کہ وہ خون میں لت پت ہوگیا۔

(۵) **ترجمہ**۔ پس اپنے سینہ پر نیزوں کے واقع ہونے کی وجہ سے وہ ہٹا اور اس نے ہنہنا کر اور آنسو کے ذریعہ مجھ سے شکایت کی۔

(۶) **ترجمہ**۔ اگر وہ بات چیت کرنی جانتا تو ضرور شکایت کرتا اور اگر گفتگو کرنی جانتا تو ضرور مجھ سے گفتگو کرتا۔ **مطلب** زبانِ حال سے اس کی شکایت اس بنا پر تھی کہ وہ زبانِ قال سے گفتگو کرنی نہیں جانتا تھا ورنہ وہ ضرور زبان سے اپنی شکایات بیان کرتا۔

(۷) **ترجمہ**۔ میرا دل ٹھنڈا کر دیا اور اس کے تمام غصہ (یا بیماری) کو شہسواروں کے اس قول نے زائل کر دیا کہ اے کمبختی کے مارے عنترہ آگے بڑھ۔ **مطلب**۔ چونکہ تمام اصحاب کو میرے اوپر اعتماد تھا اس لئے سب نے مجھ ہی سے امداد کی التجا کی اس وجہ سے دل کے داغ دھل گئے اور میں بہت خوش ہوا۔

وَالخَيْلُ تَقْتَحِمُ الخَبَارَ عَوَابِساً
مِنْ بَيْنِ شَيْظَمَةٍ وَأَجْرَدَ شَيْظَمِ (۱)

ذُلُلٌ رِكَابِي حَيْثُ شِئْتُ مُشَايِعِي
قَلْبِي وَأَحْفِزُهُ بِأَمْرٍ مُبْرَمِ (۲)

وَلَقَدْ خَشِيتُ بِأَنْ أَمُوتَ وَلَمْ تَكُنْ
لِلحَرْبِ دَائِرَةٌ عَلَى ابْنَيْ ضَمْضَمِ (۳)

الشَّاتِمَيْ عِرْضِي وَلَمْ أَشْتُمْهُمَا وَالنَّاذِرَيْنِ إِذَا لَمَ الْقَهُمَا دَمِي (۴)

إِنْ يَفْعَلَا فَلَقَدْ تَرَكْتُ أَبَاهُمَا جَزَرَ السِّبَاعِ وَكُلِّ نَسْرٍ قَشْعَمِ (۵)

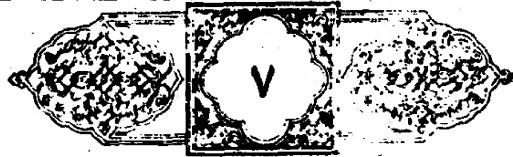
(۱) ترجمہ۔ اس حال میں کہ گھوڑے تُرش رُو ہو کر نرم زمین میں داخل ہو رہے تھے اور وہ دراز قد گھوڑیوں اور کم بال والے طویل گھوڑوں میں منقسم تھے۔

(۲) ترجمہ۔ میری سواریاں تابعدار ہیں مَیں جہاں چاہوں (لے جاؤں) میری عقل میری معین و مددگار ہے اور میں اس کو رائے محکم کے ساتھ چلاتا ہوں۔ (عقل جس امر کی متقاضی ہوتی ہے اس کو عزم بالجزم سے پورا کرتا ہوں)۔

(۳) ترجمہ۔ بخدا مجھے محض اس کا ڈر ہے کہ میں مرجاؤں اور ضمضم کے دو بیٹوں (حصین و ہرم) پر لڑائی کی چکّی اچھی طرح نہ گھومے (میرا دل جب ہی ٹھنڈا ہو گا جب دل کھول کر اُن سے بدلہ لے لوں گا)۔

(۴) ترجمہ۔ دونوں میری آبرُوریزی کرنے والے ہیں حالانکہ میں نے کبھی انھیں گالی (جو بہادری کے شیوہ کے منافی ہے) نہیں دی اور جب میں اُن سے نہیں ملتا (غائب ہوتا ہوں) تو وہ میرے خُون کی منّتیں ملنتے ہیں (اور جب سامنے آتا ہوں تو میرا کچھ بھی نہیں بنا سکتے)۔

(۵) ترجمہ۔ اگر وہ ایسا کرتے بھی ہیں (تو کوئی تعجّب نہیں) اس لئے کہ میں نے اُن کے باپ کو (مار کر) درندوں اور ہر بُڈّھے گِدھ کی خوراک بنا کر چھوڑا ہے۔



المعلقة السابعة للحارث

وَقال الحارِثُ بنُ حِلِّزةَ اليشكريُّ :

آذَنَتنَا بِبَينِهَا أسماءُ ۔۔۔ رُبَّ ثَاوٍ يُمَلُّ مِنهُ الثَّواءُ (١)

بَعدَ عَهدٍ لَنا بِبُرقَةِ شمَّا ۔۔۔ ءَ فأدنى دِيارِهَا الخلصاءُ (٢)

فالمُحيَّاةُ فالصِّفاحُ فأعنا ۔۔۔ قُ فِتاقٍ فعاذِبٌ فالوَفاءُ (٣)

فَرِياضُ القَطا فأودِيَةُ الشُّر ۔۔۔ بُبِ فالشُّعبَتانِ فالأبلاءُ (٤)

لا أرَى مَن عَهِدتُ فِيها فأبكِي ۔۔۔ اليَومَ دَلْهاً وَما يُحِيرُ البُكاءُ (٥)

وبِعَينَيكَ أوقَدَت هِندُ النَّا ۔۔۔ رَ أخِيراً تُلوي بِها العَلياءُ (٦)

فَتَنَوَّرتُ نَارَهَا مِن بَعيدٍ ۔۔۔ بِخَزازَى هَيهاتَ مِنهُ الصِّلاءُ (٧)

یہ قصیدہ حارث بن حلزہ یشکری بکری کا ہے۔

(۱) **ترجمہ**۔(محبوبہ) اسماء نے ہمیں اپنی جدائی کی خبر دی۔ بہت سے مقیم ہیں کہ ان کی اقامت سے رنج پہنچتا ہے (لیکن محبوبہ اسماء تو ان لوگوں میں سے نہیں بلکہ اس کی اقامت تو باعثِ راحت وسکون ہے پھر وہ کیوں سفر کرتی ہے)۔

(۲-۳-۴) **ترجمہ**۔(محبوبہ نے جدائی کی خبر) اس ملاقات کے بعد (دی) جو (مقام) شماء کی پتھریلی زمین میں ہوئی جس کے قریب ترین مکانات میں سے (مقام) خلصاء ہے۔ پھر (مقام) محیّاۃ میں پھر (کوہ) صفاح میں پھر (کوہ) فتاق کی چوٹیوں پر، پھر (مقام) عاذب پھر (مقام) وفاء پھر (مقام) ریاض القطا پھر شربب کی وادیوں میں، پھر (مقام) الشعبتان و ابلاء میں ہوئی۔ **مطلب**۔ باوجودیکہ ایک عرصۂ دراز تک ان مقاماتِ مذکور میں محبوبہ سے ملاقات رہی لیکن پھر بھی اُس نے کوئی پروا نہیں کی اور مجھ کو چھوڑ کر چلی گئی۔

(۵) **ترجمہ**۔ میں اُس محبوبہ (اسماء) کو نہیں دیکھتا جس سے اُن مقاماتِ (مذکورہ) میں ملاقات ہوئی تھی پس آج شدّتِ غم ورنج میں رو رہا ہوں اور کیا رونا کوئی چیز واپس دلاسکتا ہے؟ (ہرگز نہیں بلکہ اب واویلا بالکل غیر نافع اور بے سود ہے)۔

(۶) **ترجمہ**۔ اور تیری دونوں آنکھوں کے سامنے ہند نے شام کے وقت آگ روشن کی جس کو پہاڑ کی چوٹی اُبھار رہی تھی۔

(۷) **ترجمہ**۔ پس تو نے اُس (ہند کی) آگ کو (کوہ) خزازیٰ پر دُور سے دیکھا اور اُس آگ سے تاپا (یا وہ شعلہ) تجھ سے بہت دُور تھا۔ **مطلب**۔ تو اُس آگ سے متمتع نہ ہو سکا کیونکہ وہ تیری قسمت میں ہی نہ تھی۔

أَوْقَدَتْها بَينَ العَقِيقِ فَشَخْصَيْنِ بِعُودٍ كَمَا يَلُوحُ الضِّيَاءُ (۱)
غَيرَ أَنِّي قَدْ أَسْتَعِينُ عَلى الهَمِّ إذا خَفَّ بِالثَوِيِّ النَّجَاءُ (۲)
بِزَفُوفٍ كَأَنهَا هِقْلَةٌ أُمُّ رِئَالٍ دَوِّيَّةٌ سَقْفَاءُ (۳)
آنَسَتْ نَبْأَةً وَأَفزَعَهَا القُنَّاصُ عَصْراً وَقَدْ دَنَا الإِمْسَاءُ (٤)
فَتَرَى خَلْفَها مِنَ الرَّجْعِ وَالوَقْعِ مَنِيناً كَأَنَّهُ أَهْبَاءُ (۵)
وَطِرَاقاً مِنْ خَلْفِهِنَّ طِرَاقٌ سَاقِطَاتٌ أَلْوَتْ بِها الصَّحْرَاءُ (٦)
أَتَلَهَّى بِهَا الهَوَاجِرَ إذْ كُلُّ ابْنِ هَمٍّ بَلِيَّةٌ عَمْيَاءُ (۷)
وَأَتَانَا مِنَ الحَوادِثِ وَالأَنْبَاءِ خَطْبٌ نُعْنَى بِهِ وَنُسَاءُ (۸)

(۱) **ترجمہ**۔ اس (محبوبہ) نے (مقام) عقیق و شخصین کے درمیان خوشبودار لکڑی سے اُس آگ کو اس طرح روشن کیا جس طرح صبح کی روشنی چمکتی ہے۔

(۲) **ترجمہ**۔ لیکن (باوجود اس عشق و فریفتگی کے) میں اس وقت جب کہ (شدائد اقامت کی وجہ سے) مقیم پر سفر آسان ہوجاتے مصائب کے خلاف (اس ناقہ سے جس کی صفات آئندہ اشعار میں بیان کی گئی ہیں) مدد چاہتا ہوں (اور وقت کو ٹالنے کے لئے سفر کر جاتا ہوں)۔

(۳) **ترجمہ**۔ ایک ایسی تیز رو ناقہ کے ذریعہ جو (تیزروی میں) گویا کہ ایک طویل کبڑی کمر والی اور بچوں والی جنگلی مادہ شتر مرغ ہے۔

(۴) **ترجمہ**۔ (ایسی مادہ شتر مرغ) جس نے (ایک قسم کی) کھسکھساہٹ سُنی اور (جس کو) شام کے وقت جب کہ شب میں داخل ہونے کا وقت قریب تھا شکاریوں نے گھبراہٹ میں ڈال دیا ہو۔ **مطلب**۔ ان اوصاف سے بہت زیادہ تیز رفتار ہونے کی طرف اشارہ ہے اس لئے کہ شتر مرغ ایک تو پہلے ہی کافی تیز رفتار اور متوحش ہوتا ہے۔ پھر جب یہ اوصاف بھی اس میں موجود ہوں تو اس کی تیزروی کا اندازہ بھی نہیں لگایا جاسکتا۔

(۵) **ترجمہ**۔ پس تو (اے مخاطب) اس ناقہ کے پیچھے تیزروی اور وسعتِ گامی کی وجہ سے باریک ذرّات کو مثل غبار (اُڑتا) دیکھے گا۔

(٦) **ترجمہ**۔ نعل کے ایسے ٹکڑے (تو دیکھے گا) جن کے پیچھے اور ٹکڑے گرے ہوئے ہوں گے جنھیں جنگل (میں تیزروی) نے فاسد بنادیا ہے۔ **مطلب**۔ ناقہ کی تیزروی کی وجہ سے اس کے نعل کے ٹکڑے کٹ کٹ کر گر رہے ہیں۔

(۷) **ترجمہ**۔ میں اُس ناقہ سے دوپہر میں کھیل کودتا ہوں جب کہ (گرمی کی وجہ سے) ہر صاحب عزم و ارادہ قبر پر بندھی ہوئی اندھی اونٹنی (کی طرح درماندہ گھر میں پڑا ہوا) ہو۔ **مطلب**۔ اپنی جفاکشی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ دوپہر کی سخت گرمی میں تیز رفتار ناقہ کے ذریعہ سفر کرنے کو مذاق اور کھیل سمجھتا ہوں۔

(۸) **ترجمہ**۔ ہمارے اُوپر واقعات اور خبروں کی وجہ سے وہ مصیبت ٹوٹی ہے جس سے ہم مشقّت اور تکلیف میں مبتلا کردیئے گئے۔

إنَّ إخوانَنا الأراقِمَ يَغلو نَ علَينا في قِيلِهِم إحفاءُ (١)
يَخلِطونَ البَريءَ مِنَّا بِذي الذَّنبِ ولا يَنفَعُ الخَلِيَّ الخَلاءُ (٢)
زَعَموا أنَّ كُلَّ مَن ضَرَبَ العَيرَ مُوالٍ لنا وأنّا الوَلاءُ (٣)
أجمَعوا أمرَهُم بِلَيلٍ فلَمّا أصبَحوا أصبَحَت لَهُم ضَوضاءُ (٤)
مِن مُنادٍ ومِن مُجيبٍ ومِن تَصهالِ خَيلٍ خِلالَ ذاكَ رُغاءُ (٥)
أيُّها النّاطِقُ المُرَقِّشُ عَنّا عِندَ عَمرٍو وهَل لِذاكَ بَقاءُ ؟ (٦)
لا تَخَلنا علَى غَراتِكَ إنّا قَبلُ ما قَد وَشى بِنا الأعداءُ (٧)
فبَقِينا علَى الشَّناءَةِ تَنمِينا حُصونٌ وعِزَّةٌ قَعساءُ (٨)

(۱) ترجمہ ۔ ہمارے اراقم بھائی ہم پر حد سے تجاوز کرتے ہیں اس حال میں کہ ان کے کلام میں (بے جا) مبالغہ ہوتا ہے) وہ خواہ مخواہ ہم کو مجرم گردان رہے ہیں اور ہم پر تہمتیں تراش رہے ہیں) ۔

(۲) ترجمہ ۔ وہ (اراقم) ہم میں سے بَری کو گنہگار کے شاملِ حال کر رہے ہیں اور (طُرفہ یہ کہ) بَری کو برأت بھی کچھ فائدہ نہیں دے رہی ہے (یعنی وہ کسی طرح ہماری برأت کو تسلیم نہیں کرتے) ۔

(۳) ترجمہ ۔ اُن (اراقم) نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ جو بھی عَیر کو مارے وہ ہمارا حلیف ہے اور ہم اس کے (اسی بنا پر وہ دوسروں کے الزام میں ہمیں ماخوذ کرتے ہیں) ۔

(۴ ـ ۵) ترجمہ ۔ اُنھوں نے شام کے وقت پختہ ارادہ کیا پس جب اُنھوں نے صبح کی تو اُن کے لئے پکارنے والے اور جواب دینے والے اور گھوڑوں کے ہنہنانے کی وجہ سے شور و غُل ہونا شروع ہو گیا ۔ اور گھوڑوں کے ہنہنانے کے درمیان اُونٹوں کا بلبلانا بھی تھا ۔ مطلب ۔ اُنھوں نے اپنا تمام لشکر جمع کیا اور کوچ کا ارادہ کر دیا ۔ لشکر کی جمعیّت اور تیاری کا صرف دو شعروں میں اس قدر سماں باندھ دینا شاعر کا کمال ہے ۔ اور علماء نقدِ شعر نے اس مضمون کو اس قدر کم الفاظ میں ادا کر دینے پر بہت زیادہ شاعر کی تعریف کی ہے ۔

(٦) ترجمہ ۔ اے (عمرو بن کلثوم !) چغلخور اور ہماری جانب سے عمرو بن ہند (بادشاہ) کے پاس جا کر بات بنانے والے ! کیا اس (چغلخوری) کے لئے بقا ہو سکتی ہے ؟ (ہرگز نہیں ، بادشاہ جب تحقیق حال کرے گا تو تیرا سارا جھوٹ کھل جائیگا) ۔

(۷) ترجمہ ۔ باوجودے کہ تُو نے عمرو بن ہند کو ہماری طرف سے بھڑکایا ہے پھر بھی ہمیں عاجز خیال کر ۔ اس لئے کہ بسا اوقات (اس سے قبل بھی) دشمنوں نے ہماری چغلیاں کھائی ہیں ۔ (اور ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے) ۔

(۸) ترجمہ ۔ پھر بھی ہم اس حالت پر قائم رہے کہ ہم کو (ہمارے) قلعے اور (ہماری) متکبّر عزّت دشمنوں سے بغض رکھنے میں بڑھاتی رہی (تو آج تیری اس حرکت سے ہم ذلیل نہیں ہو سکتے) ۔

قَبْلَ ما اليَوْمِ بَيَّضَتْ بِعُيُونِ النَّاسِ فِيهَا تَغَيُّظٌ وَإِبَاءُ (١)

فَكَأَنَّ المَنُونَ تَرْدِي بِنَا أَرْ عَنَ جَوْنًا يَنْجَابُ عَنْهُ العَمَاءُ (٢)

مُكْفَهِرًّا عَلَى الحَوَادِثِ لَا تَرْ تُوهُ لِلدَّهْرِ مُؤْيِدٌ صَمَّاءُ (٣)

إِرَمِيٌّ بِنْثِلِهِ جَالَتِ الخَيْلُ وَتَأْبَى لِخَصْمِهَا الأَجْلاءُ (٤)

مَلِكٌ مُقْسِطٌ ، وَأَفْضَلُ مَنْ يَمْشِي ، وَمِنْ دُونِ مَا لَدَيْهِ الثَّنَاءُ (٥)

أَيُّمَا خُطَّةٍ أَرَدْتُمْ فَأَدُّو هَا إِلَيْنَا تَشْفَى بِهَا الأَمْلاءُ (٦)

إِنْ نَبَشْتُمْ مَا بَيْنَ مِلْحَةَ فَالصَّا قِبِ فِيهِ الأَمْوَاتُ وَالأَحْيَاءُ (٧)

أَوْ نَقَشْتُمْ فَالنَّقْشُ يَجْشَمُهُ النَّا سُ وَفِيهِ الإِسْقَامُ وَالإِبْرَاءُ (٨)

(١) ترجمہ۔ آج سے پہلے بھی جب کہ اُس (ہماری عزت) نے لوگوں کی آنکھوں کو اندھا اور خیرہ کر دیا تھا اس میں (دشمنوں پر اظہار) غضب اور ہیکڑپن تھا۔ **مطلب**۔ ہم آج تک کسی سے نہیں دبے جو بھی ہمارے مقابلہ میں آیا وہ ہمارا موردِ عتاب وغضب ہوا۔

(٢) ترجمہ۔ زمانہ جو ہم پر مصائب ڈھا رہا ہے تو گویا وہ ایک ایسے سیاہ بلند پہاڑ (کی اندر لشکر) پر مصائب ڈھا رہا ہے جس کی بلندی کی وجہ سے بادل پھٹ جاتے ہیں۔ **مطلب**۔ ہم ایک مضبوط بلند پہاڑ کی طرح ہیں لہٰذا زمانہ کے مصائب ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

(٣) ترجمہ۔ (ایسا بلند پہاڑ جو حوادثِ زمانہ سے مرعوب ہونے کے بجائے) حوادثات پر خشمگیں ہے زمانہ کی سخت سے سخت مصیبت بھی اس کو ضعیف نہیں بنا سکتی۔

(٤) ترجمہ۔ وہ (عمرو بن ہند بادشاہ) ارم بن سام کی نسل کا ہے اس ہی جیسے بادشاہ کے ساتھ گھوڑے دوڑتے ہیں اور اس بات سے انکار کر دیتے ہیں کہ دشمن کی وجہ سے (اپنے وطن چھوڑ کر) جلاوطن ہوں۔

(٥) ترجمہ۔ وہ ایک منصف بادشاہ ہے اور تمام لوگوں میں بہتر وافضل ہے اور تعریف اس کے صفات کا احاطہ نہیں کر سکتی۔

(٦) ترجمہ۔ تم جونسا معاملہ چاہو ہمارے سپرد کر دو (ہم اس کا ایسا بہتر فیصلہ کر دیں گے کہ) اس سے تمام جماعتوں کے شکوک وشبہات جاتے رہیں گے (اور تمام جماعتیں اس کو بخوشی منظور کر لیں گی۔ پس یہ ہماری انتہائی دانائی اور سیادت کی کافی دلیل ہے)۔

(٧) ترجمہ۔ اگر تم اس زمین کی کھود کرید کرو گے جو (مقام) ملحہ اور صاقب کے درمیان ہے تو اس میں کچھ مُردے (تمہاری قوم کے مقتولین جن کا خوں بہا نہیں لیا گیا) اور کچھ زندہ (ہماری قوم کے وہ مقتول جن کا بدلہ لے لیا گیا ہے) ملیں گے۔

(٨) ترجمہ۔ یا اگر تم نکتہ چینی کرو گے "پس نکتہ چینی سے لوگ تکلیف اُٹھاتے ہیں" تو اس میں کچھ اچھائیاں ہیں۔ (جو ہم سے وابستہ ہیں) اور کچھ بُرائیاں ہیں (جو تم سے متعلق ہیں)۔

أَوْ سَكَتُّمْ عَنَّا فَكُنَّا كَمَنْ أَغْمَضَ عَيْناً فِي جَفْنِهَا الأَقْذَاءُ (۱)

أَوْ مَنَعْتُمْ مَا تُسْأَلُونَ فَمَنْ حُدِّ ثْتُمُوهُ لَهُ عَلَيْنَا العَلَاءُ ؟ (۲)

هَلْ عَلِمْتُمْ أَيَّامَ يُنْتَهَبُ النَّا سُ غِوَاراً لِكُلِّ حَيٍّ عُوَاءُ (۳)

إِذْ رَفَعْنَا الجِمَالَ مِنْ سَعَفِ البَحْرَيْنِ سَيْراً حَتَّى نَهَاهَا الحِسَاءُ (٤)

ثُمَّ مِلْنَا عَلَى تَمِيمٍ فَأَحْرَمْنَا وَفِينَا بَنَاتُ قَوْمٍ إِمَاءُ (٥)

لَا يُقِيمُ العَزِيزُ بِالبَلَدِ السَّهْلِ وَلَا يَنْفَعُ الذَّلِيلَ النَّجَاءُ (٦)

لَيْسَ يُنْجِي الَّذِي يُوَائِلُ مِنَّا رَأْسُ طَوْدٍ وَحَرَّةٌ رَجْلَاءُ (۷)

مَلِكٌ أَضْرَعَ البَرِيَّةَ لَا يُو جَدُ فِيهَا لِمَا لَدَيْهِ كِفَاءُ (۸)

كَتَكَالِيفِ قَوْمِنَا إِذْ غَزَا الْمُنْذِرُ هَلْ نَحْنُ لِابْنِ هِنْدٍ رِعَاءُ ؟ (۹)

(۱) ترجمہ ۔ یا اگر تم ہمارے ساتھ خاموشی برتو گے (اور ہمیں نہ چھیڑو گے) تو ہم بھی اُس آدمی کی طرح ہو جائیں گے جس کی آنکھ کے پپوٹے میں تنکا ہو اور اُس نے آنکھ بند کر لی ہو۔ مطلب ۔ ہم بھی خاموش ہو جائیں گے اور اپنے دل کے غبار کو کچھ دنوں کے لئے قابو میں رکھیں گے۔

(۲) ترجمہ ۔ اور اگر تم اُس (صلح) سے انکار کرو گے جس کی تم سے خواہش کی گئی ہے تو (لڑائی میں ہمارا کچھ نہیں بگڑے گا اس لئے کہ) وہ کون ہے جس کے متعلق تم نے سنا ہو کہ اُسے ہم پر برتری و فوقیت حاصل ہے۔

(۳) ترجمہ ۔ یقیناً تم نے (ہماری بہادری کا حال) اُن ایام میں جان لیا ہے جب کہ قبائل میں عام غارتگری پھیل گئی تھی اور ہر قبیلہ چیخ و پکار کر رہا تھا۔

(٤) ترجمہ ۔ (اس زمانہ میں) جب کہ ہم نے بحرین کے نخلستان سے اپنے اونٹوں کو بڑھایا یہاں تک کہ انھیں (مقام) حسا نے روکا (وہ وہاں ٹھہرے اور ہم تمام سرکش قبائل کو دباتے چلے گئے)۔

(٥) ترجمہ ۔ پھر ہم تمیم بن مر پر پل پڑے تو حرام مہینوں میں اس حال میں داخل ہوئے کہ بنی مرہ کی لڑکیاں ہم میں باندیاں تھیں۔ مطلب ۔ ہم نے اُن پر فتح پائی اور ان کی لڑکیوں کو قید کر کے ہم نے اپنی باندیاں بنا لیں۔

(٦) ترجمہ ۔ (اس حال میں کہ) عزت مند آدمی کھلے میدان میں (بجز قلعوں کے) نہیں ٹھہر سکتا تھا اور ذلیل کو بھاگنا نافع نہ تھا۔ مطلب ۔ غرض ایک عام شر و فساد تھا جس سے نہ شریف بچ سکتا تھا اور نہ رذیل۔

(۷) ترجمہ ۔ جو شخص ہم سے (بچ کر) بھاگے گا اس کو نہ پہاڑ کی چوٹی بچا سکتی ہے اور نہ سخت پتھریلی زمین (وہ جہاں بھی جائے گا پکڑ لیا جائے گا اور مارا جائے گا)۔

(۸) ترجمہ ۔ وہ (عمرو بن ہند) ایسا بادشاہ ہے جس نے تمام مخلوق کو عاجز و ذلیل بنا دیا ہے جو قوت و بہادری اس میں ہے اس کی نظیر تمام مخلوق میں نہیں ہے۔

(۹) ترجمہ (کیا تم نے اس وقت ہماری قوم کی طرح تکالیف برداشت کیں؟ جب کہ منذر نے لڑائی لڑی اور کیا ہم عمرو بن ہند کے چرواہے ہیں؟ (ہرگز نہیں بلکہ محض دوستانہ ہمدردی کی بنا پر ہم نے امداد کی اور منذر کا ساتھ دیا۔ تم نے اس وقت غداری کی جس کی وجہ سے تم اچھی طرح قتل کئے گئے)۔

مَا أَصَابُوا مِنْ تَغْلَبِيٍّ فَمَطْلُو لٌ عَلَيْهِ إِذَا أُصِيبَ الْعَفَاءُ (١)

إِذْ أَحَلَّ الْعَلْيَاءَ قُبَّةَ مَيْسُو نَ فَأَدْنَى دِيَارِهَا الْعَوْصَاءُ (٢)

فَتَأَوَّتْ لَهُ قَرَاضِبَةٌ مِنْ كُلِّ حَيٍّ كَأَنَّهُمْ أَلْقَاءُ (٣)

فَهَدَاهُمْ بِالْأَسْوَدَيْنِ وَأَمْرُ اللهِ بَلْغٌ تَشْقَى بِهِ الْأَشْقِيَاءُ (٤)

إِذْ تَمَنَّوْنَهُمْ غُرُوراً فَسَاقَتْهُمْ إِلَيْكُمْ أُمْنِيَّةٌ أَشْرَاءُ (٥)

لَمْ يَغُرُّوكُمْ غُرُوراً وَلَكِنْ رَفَعَ الْآلُ شَخْصَهُمْ وَالضَّحَاءُ (٦)

أَيُّهَا النَّاطِقُ الْمُبَلِّغُ عَنَّا
عِنْدَ عَمْرٍو وَهَلْ لِذَاكَ انْتِهَاءُ ؟ (٧)

مَنْ لَنَا عِنْدَهُ مِنَ الْخَيْرِ آيَا تٌ ثَلَاثٌ فِي كُلِّهِنَّ الْقَضَاءُ (٨)

آيَةٌ شَارِقُ الشَّقِيقَةِ إِذْ جَا ءَتْ مَعَدٌّ لِكُلِّ حَيٍّ لِوَاءُ (٩)

(١) ترجمہ۔ جس تغلبی کو انھوں نے مارا اس کا خون بہا بھی نہیں لیا گیا (گویا ایسا ہوا کہ) جب اس کو قتل کیا گیا تو اس پر مٹی ڈال دی گئی (تمھیں محض اسی غداری کی وجہ سے یہ سزا اور ذلت بھگتنی پڑی)۔

(٢) ترجمہ۔ اُس (عمرو بن ہند) نے میسون کا ڈولہ علیا میں لا اُتارا پھر (مقام) عوصا میں جو (بادشاہ کے لحاظ سے) اس کے قریب ترین مقامات سے تھا۔ مطلب تو اس وقت ہم نے بھی عمرو بن ہند کا ساتھ دے کر مصائب برداشت کیے۔

(٣) ترجمہ۔ پس اُس (عمرو بن ہند کی مدد) کیلئے ہر قبیلہ سے بہادر ڈاکو جمع ہو گئے۔ جو (چستی و چالاکی میں) شاہینوں کی طرح تھے۔

(٤) ترجمہ۔ پس (عمرو بن ہند نے) پانی اور کھجور (کا توشہ) ہمراہ لے کر ان کی قیادت کی اور خدائی حکم نافذ ہو کر رہتا ہے جس سے بدبختوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

(٥) ترجمہ۔ جب کہ تم اپنی شوکت و گھمنڈ میں اُن لوگوں کے آنے اور لڑنے کی اُمید لگائے ہوتے تھے تو تمھاری متکبر تمنا نے انھیں تمھاری طرف کھینچ بلایا (اور انھوں نے تم پر خون ریز حملہ کر کے تمھیں ذلیل و خوار کر دیا)۔

(٦) ترجمہ۔ انھوں نے تمھیں دھوکا نہیں دیا (اچانک حملہ آور نہیں ہوئے) بلکہ سراب اور وقت چاشت نے اُن کے (نقش) جسم کو اُبھار رکھا تھا (خوب اچھی طرح تم اُن کو چڑھتا ہوا دیکھ رہے تھے)۔

(٧) ترجمہ۔ اے باتیں بنانے والے اور عمرو بن ہند کے پاس جا کر ہماری چغلیاں کھانے والے (عمرو بن کلثوم!) کیا اس کی کوئی انتہا بھی ہے (تو کب تک چغلخوری سے کام لیتا رہے گا)۔

(٨) ترجمہ۔ عمرو بن ہند ایسا بادشاہ ہے جس کے پاس ہماری بھلائی کی تین دلیلیں ہیں (جن سے وہ واقف ہے اور) جن میں ہمارے لئے فیصلہ ہے (کہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں اور تم بدخواہ یا ہم تم سے افضل و بہتر ہیں)۔

(٩) ترجمہ۔ ایک دلیل شقیقہ کے شرقی جانب میں ہے

حَوْلَ قَيْسٍ مُسْتَلْئِمِينَ بِكَبْشٍ قَرَظِيٍّ كَأَنَّهُ عَبْلَاءُ (۱)

وَصَتِيتٍ مِنَ الْعَوَاتِكِ لَا تَنْهَاهُ إِلَّا مُبْيَضَّةٌ رَعْلَاءُ (۲)

فَرَدَدْنَاهُمْ بِطَعْنٍ كَمَا يَخْرُجُ مِنْ خُرْبَةِ الْمَزَادِ الْمَاءُ (۳)

وَحَمَلْنَاهُمْ عَلَى حَزْمِ ثَهْلَا نَ شِلَالًا وَدُمِّيَ الْأَنْسَاءُ (۴)

وَجَبَهْنَاهُمْ بِطَعْنٍ كَمَا تُنْهَزُ فِي جَمَّةِ الطَّوِيِّ الدِّلَاءُ (۵)

وَفَعَلْنَا بِهِمْ كَمَا عَلِمَ اللهُ وَمَا إِنْ لِلْحَائِنِينَ دِمَاءُ (۶)

ثُمَّ حُجْرًا أَعْنِي ابْنَ أُمِّ قَطَامٍ وَلَهُ فَارِسِيَّةٌ خَضْرَاءُ (۷)

أَسَدٌ فِي اللِّقَاءِ وَرْدٌ هَمُوسٌ وَرَبِيعٌ إِنْ شَمَّرَتْ غَبْرَاءُ (۸)

وَفَكَكْنَا غُلَّ امْرِئِ الْقَيْسِ عَنْهُ
بَعْدَ مَا طَالَ حَبْسُهُ وَالْعَنَاءُ (۹)

جب کہ سب جمع ہو کر (عمرو بن ہند کے اونٹ لوٹنے کے لئے) آئے اور ہر قبیلہ کا ایک (مستقل) جھنڈا تھا۔

(۱) **ترجمہ**۔ قیس کے اردگرد (آکر جمع ہوتے) درآں حالیکہ وہ سب زرہ پوش تھے ایک ایسے یمنی سردار (قیس) کے بل پر جو سخت پتھر (یا ٹیلہ) کی طرح تھا۔

(۲) **ترجمہ**۔ (دوسری دلیل یہ ہے کہ) شریف ماؤں کے بیٹوں کی بہت سی جماعتیں ہیں۔ جن کو (حملہ آوری سے) کثیر سفید زرہوں والا لشکر ہی روک سکتا تھا۔

(۳) **ترجمہ**۔ پس ہم نے انھیں ایسے نیزے مار کر ہٹا دیا (جن کے زخموں سے خون اس طرح بہتا تھا) جس طرح مشکیزے کے دہانے سے پانی نکلتا ہے۔

(۴) **ترجمہ**۔ اور ہم نے انھیں متفرق کر کے ثہلان کی چوٹی پر چڑھا دیا اس حال میں کہ ان کی رانوں کی رگیں خون دے رہی تھیں۔ **مطلب**۔ بھاگتے ہوئے چونکہ انکی نیزوں کے وار ہوئے اس لئے ان کی رانوں سے خون بہنے لگا۔

(۵) **ترجمہ**۔ ہم نے انھیں اس طرح نیزہ مار کر لوٹا دیا جس طرح پختہ کنوئیں کے گہرے پانی میں ڈول ہلائے جاتے ہیں۔ **مطلب**۔ ہم نے ان کے ساتھ اس طرح نیزہ بازی کی کہ نیزہ مار کر پھر اس کو بدن میں گھما دیتے تھے تاکہ اس کا زخم کاری اور وسیع ہو جائے۔

(۶) **ترجمہ**۔ ہم نے ان کے ساتھ ایک (ہولناک) کام کیا جیسا کہ خدا خوب جانتا ہے (ہم نے ان کو خوب قتل کیا) اس حالت میں کہ مقتولین کا خون بہا نہیں دیا گیا (لہٰذا ان مقتولین کے خون بالکل ہدر گئے)۔

(۷) **ترجمہ**۔ پھر حجر یعنی ام قطام کا بیٹا (ہم سے برسرپیکار ہوا) اور اس کے ساتھ (ہتھیاروں کے زنگار کی وجہ سے) سبز فارسی لشکر تھا (جو اس کی مدد پر تھا)۔

(۸) **ترجمہ**۔ وہ (حجر) لڑائی میں (شجاعت اور بہادری کے اعتبار سے) گلابی رنگ کا شیر تھا جس کے پر چلنے میں چھپتے ہوں اور اگر قحط پڑ جاتے تو وہ (غرباء کی نفع رسانی میں) موسم ربیع تھا۔ **مطلب**۔ اس شعر میں حجر کی باوجود مخالفت کے تعریف کی گئی تاکہ مقابل کی بہادری سے اپنی شجاعت ظاہر ہو سکے۔

(۹) **ترجمہ**۔ اور ہم نے امرؤ القیس سے اس کے طوق

وَمعَ الجونِ جونِ آلِ بني الأوْ ... سِ عنودٌ كأنَّها دَفواءُ (۱)

ما جزعنا تحتَ العجاجةِ إذْ ولَّوْا شلالاً وإذْ تلظّى الصِّلاءُ (۲)

وأقدناهُ ربَّ غسّانَ بالمنذرِ كرهاً إذْ لا تُكالُ الدِّماءُ (۳)

وأتيناهُمُ بتسعةِ أملا ... كٍ كرامٍ أسلابُهُمْ أغلاءُ (۴)

وولدنا عمرو بنَ أمِّ أنا ... سٍ مِنْ قريبٍ لمّا أتانا الحِباءُ (۵)

مِثلُها تُخرِجُ النَّصيحةَ للقوْ ... مِ فلاةٌ مِنْ دونِها أفلاءُ (۶)

فاتركوا الطَّيخَ والتَّعاشي وإمّا ... تتعاشوْا ففي التَّعاشي الدّاءُ (۷)

واذكروا حلفَ ذي المجازِ وما قدْ ... مَ فيهِ العهودُ والكُفَلاءُ (۸)

حذرَ الجورِ والتَّعدّي وهلْ ينقُضُ ما في المهارقِ الأهواءُ (۹)

کو (جو بحالتِ قید اس کی گردن میں تھا) اُتار پھینکا اس کے بعد کہ اس کی قید و مشقت دراز ہو گئی تھی (وہ ایک عرصے سے اعداء کے ہاتھوں قید و بند کی مشقتیں جھیل رہا تھا)۔

(۱) ترجمہ۔ اور بنی اوس کے جون (نامی شخص) کے ساتھ ایک زیادہ برسنے والا ابر (کثیر لشکر) تھا جو (تیز روی میں) باز کی طرح تھا۔

(۲) ترجمہ۔ ہم (لڑائی کے) غبار کے نیچے نہیں گھبرائے جب کہ وہ متفرق ہو کر پشت پھیر کر بھاگے اور (لڑائی کی) آگ بھڑک اُٹھی۔

(۳) ترجمہ۔ (ہماری بھلائی کی تیسری دلیل یہ ہے کہ) ہم نے غسّان کے بادشاہ کو منذر کے بدلہ میں جبراً مار ڈالا جب کہ خون برابر نہیں کئے جا رہے تھے (اور لوگ قصاص لینے سے عاجز تھے)۔

(۴) ترجمہ۔ اور ہم نے منذر اور اس کے قبیلہ کو (جو جُمر کی اولاد میں سے) تو شہزادے پکڑ کر لا دیئے جو شریف تھے اور جن کا غارت کردہ سامان بہت قیمتی تھا۔

(۵) ترجمہ۔ اور ہم نے اُمِّ ایاس کے بیٹے عمرو (بادشاہ کے ماموں) کو حال ہی میں جنا جب کہ ہمارے پاس مہر آ گیا (لہٰذا ہم بادشاہ کے ننہال ہیں)۔

(۶) ترجمہ۔ اس جیسی رشتہ داری قوم کے خلوص کا باعث ہوتی ہے۔ یہ ایک تعلق ہے جس کے ورے اور بہت سے تعلقات ہیں۔

(۷) ترجمہ۔ پس (اے بنی تغلب) تم تکبّر اور ظلم کو ترک کر دو اور اگر تم بتکلّف اندھے بنو گے تو پھر اس میں بیماری ہے (جو تمھیں ہلاکت میں ڈال دے گی)۔

(۸) ترجمہ۔ سوق ذی المجاز کی قسم اور اُن عہدوں اور کفیلوں کو یاد کرو جو اس میں پیش کئے گئے تھے (اور بدعہدی نہ کرو)۔

(۹) ترجمہ۔ (جو عہود) ظلم و زیادتی کے ڈر کی وجہ سے (پیش کئے گئے تھے) اور کیا (تمھاری) نفسانی خواہشا

وَاعْلَمُوا أَنَّنَا وَإِيَّاكُمْ فِيمَا اشْتَرَطْنَا يَوْمَ اخْتَلَفْنَا سَوَاءُ (۱)
عَنَنًا بَاطِلًا وَظُلْمًا كَمَا تُعْتَرُ عَنْ حَجْرَةِ الرَّبِيضِ الظِّبَاءُ (۲)
أَعَلَيْنَا جُنَاحُ كِنْدَةَ أَنْ يَغْنَمَ غَازِيهِمْ وَمِنَّا الْجَزَاءُ (۳)
أَمْ عَلَيْنَا جَرَّا إِيَادٍ كَمَا نِيطَ بِجَوْزِ الْمُحَمَّلِ الْأَعْبَاءُ (۴)
لَيْسَ مِنَّا الْمُضَرَّبُونَ وَلَا قَيْسٌ وَلَا جَنْدَلٌ وَلَا الْحَذَّاءُ (۵)
أَمْ جَنَايَا بَنِي عَتِيقٍ فَإِنَّا مِنْكُمْ إِنْ غَدَرْتُمْ لَبُرَاءُ (۶)
وَثَمَانُونَ مِنْ تَمِيمٍ بِأَيْدِيهِمْ رِمَاحٌ صُدُورُهُنَّ الْقَضَاءُ (۷)
تَرَكُوهُمْ مُلَحَّبِينَ وَآبُوا بِنِهَابٍ يُصِمُّ مِنْهَا الْحُدَاءُ (۸)

اس تحریر کو کم کرسکتی ہیں جو دستاویزوں میں (لکھی ہوئی) ہے (ہرگز نہیں بلکہ وہ تحریر علےٰ حالہٖ باقی رہے گی)۔

(۱) ترجمہ۔ اور اس بات کو خوب جان لو کہ ہم اور تم اُن شرائط میں جو حلف کے دن قرار پائی تھیں بالکل برابر ہیں (ہم پر کوئی زیادہ پابندی نہیں اور اگر ہیں اُن کا ایفا۔ لازم ہے تو تم پر بھی اُن کو پُورا کرنا ضروری ہے)۔

(۲) ترجمہ۔ تم ہم پر جھوٹا اعتراض اور ظلم کرتے ہو۔ جیسا کہ بکریوں کے باڑے کے (صدقہ کے) عوض میں ہرنیاں ذبح کردی جاتی ہیں (حالانکہ منّت بکری کی تھی اسی طرح تم دوسروں کی بَلا ہمارے ذمّہ ڈالتے ہو)۔

(۳) ترجمہ۔ کیا بنی کندہ کا یہ گناہ کہ اُن کا غازی (تم سے) غنیمت (چھین) لے جائے ، ہمارے سر ہے اور کیا اس کا بدلہ ہماری طرف سے ہونا چاہیے۔ مطلب۔ تم اُن کا تو کچھ نہ بگاڑ سکے اور ہم پر اس کا غصّہ اُتارتے ہو۔

(۴) ترجمہ۔ کیا ایاد کا گناہ بھی ہم پر ہے؟ یہ تمھارا بہتان ایسا ہی ناقابلِ برداشت ہے جیسا کہ لدے ہوئے اُونٹ کے (کمر کے) وسط پر اور بوجھ رکھدیے جائیں (یعنی یہ مصیبت پر مصیبت ہے)۔

(۵) ترجمہ۔ پٹنے والے یا پیٹنے والے ہم میں سے نہیں اور نہ قیس و جندل و حذّاء ہم میں سے ہیں۔ مطلب مضربون اگر بصیغۂ مفعول ہے تو بنی تغلب کو عار دلانا مقصود ہے اور اگر بصیغۂ فاعل ہے تو اپنی برأت کرنا اور ان کو عار دلانا مقصود ہے۔

(۶) ترجمہ۔ کیا بنی عتیق کے گناہ ہمارے ذمّہ ہیں؟ پس اگر تم غدر کروگے تو تمھاری ہم پر کوئی ذمّہ داری نہیں (ہم تمام غدّاروں سے بیزار ہیں)۔

(۷) ترجمہ۔ بنو تمیم کے اسّی بہادروں نے (تم سے جنگ کی) جن کے ہاتھوں میں ایسے نیزے تھے جن کی بھالیں موت تھیں (تم اُن کا کچھ نہیں بگاڑ سکے)۔

(۸) ترجمہ۔ اُن اسّی بہادروں نے اُن لوگوں کو (جن پر وہ چڑھ کر گئے تھے) ٹکڑے ٹکڑے کرکے چھوڑا اور ایسے اموالِ غنیمت (اُونٹ) لے کر لَوٹے کہ جن کی حُدی خوانی بہرا بنائے دیتی تھی۔ (یعنی وہ اُونٹ اور اُن کے حُدی خوان بہت کثیر تعداد میں تھے)۔

أَمْ عَلَيْنَا جَرَّا حَنِيفَةَ أَوْ مَا جَمَعَتْ مِنْ مُحَارِبٍ غَبْرَاءُ (۱)

أَمْ عَلَيْنَا جَرَّا قُضَاعَةَ أَمْ لَيْسَ عَلَيْنَا فِيمَا جَنَوْا أَنْدَاءُ (۲)

ثُمَّ جَاؤُوا يَسْتَرْجِعُونَ فَلَمْ تَرْ جِعْ لَهُمْ شَامَةٌ وَلَا زَهْرَاءُ (۳)

لَمْ يُحِلُّوا بَنِي رِزَاحٍ بِبَرْقَا ءِ نِطَاعٍ لَهُمْ عَلَيْهِمْ دُعَاءُ (٤)

ثُمَّ فَاءُوا مِنْهُمْ بِقَاصِمَةِ الظَّهْـ ـرِ وَلَا يَبْرُدُ الْغَلِيلَ الْمَاءُ (٥)

ثُمَّ خَيْلٌ مِنْ بَعْدِ ذَاكَ مَعَ الْغَلَّا قِ لَا رَأْفَةٌ وَلَا إِبْقَاءُ (٦)

وَهُوَ الرَّبُّ وَالشَّهِيدُ عَلَى يَوْ مِ الْحِيَارَيْنِ وَالْبَلَاءُ بَلَاءُ (۷)

(۱) **ترجمہ**۔ کیا بنو حنیفہ اور اُن بنو محارب کا گناہ جن کو (مقام) غبراء نے اپنے اندر جمع کیا تھا ہم پر ہے (اس کا بدلہ کیا تم ہم سے لینا چاہتے ہو؟)۔

(۲) **ترجمہ**۔ کیا قضاعہ کا گناہ (کہ اُنھوں نے تمھیں لُوٹا) ہم پر ہے؟ نہیں بلکہ جو کچھ اُنھوں نے کیا ہم اُس میں ذرا ملوّث نہیں۔

(۳) **ترجمہ**۔ (جب قضاعہ کے لوگ ان کا مال لُوٹ کے لے چلے تو) پھر وہ (تغلب) ان سے اپنا مال واپس لینے آئے لیکن اُن کے لئے نہ سیاہ اُونٹنی واپس ہوئی نہ سفید (یعنی اپنا کوئی مال اُن سے واپس نہ لے سکے)۔

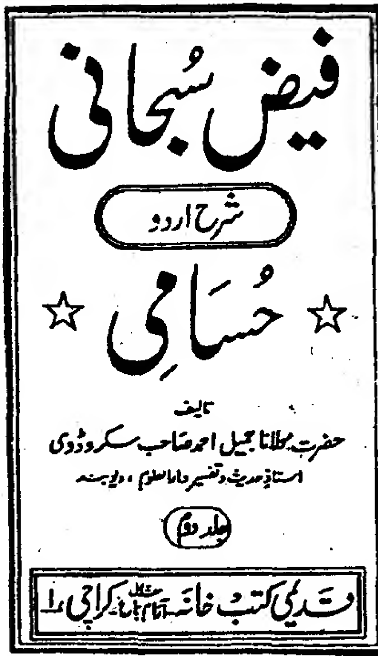
(۴) **ترجمہ**۔ اُنھوں نے بنی رزاح کو (مقام) نطاح کی پتھریلی زمین میں ایسے حال میں نہیں اُتارا کہ وہ (بنی رزاح) ان کے لئے بددُعا کر سکتے بلکہ اُن کو جان سے مار کر چھوڑا۔

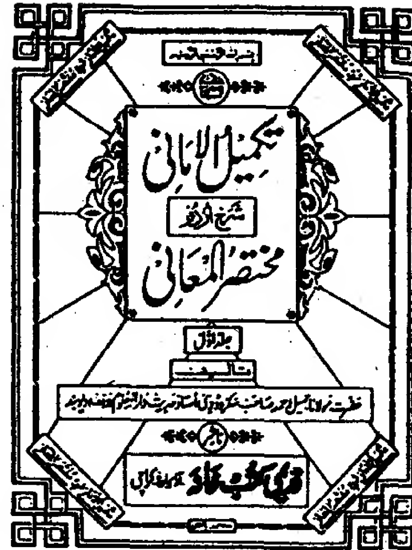
(۵) **ترجمہ**۔ پھر اُن سے ایک ایسی مصیبت لے کر واپس ہوئے جو کمر توڑ دینے والی تھی اور پانی (کینہ کی) سوزشِ اندرونی کو نہیں بجھاتا ہے (پس یہ بنی تغلب حسد و کینہ کی آگ میں جلتے رہے اُن کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے)۔

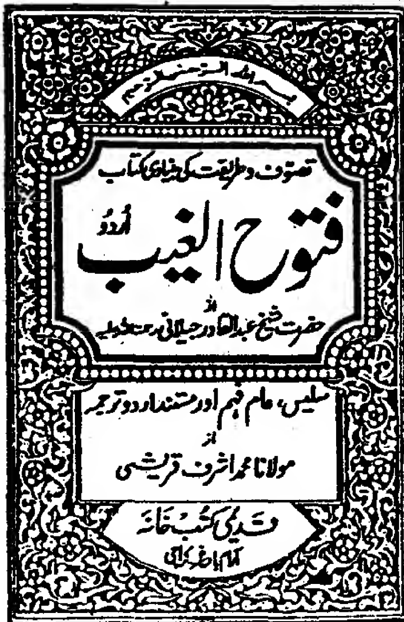
(۶) **ترجمہ**۔ پھر اس کے بعد غلّاق کے ساتھ ایک لشکر (تم پر چڑھ آیا) جس میں شفقت کا مادہ تھا اور نہ رحم کا (لہٰذا اس نے بے دردی سے تم کو مارا)۔

(۷) **ترجمہ**۔ وہ (عمرو بن ہند) مالک ہے اور حیارین کی جنگ کا گواہ ہے (جس میں ہم کو فتحمندی نصیب ہوئی تھی) جب کہ بڑا کٹھن وقت تھا۔









الفوز الکبیر

فی

اصول التفسیر

(اردو)

جس میں قرآن حکیم کی تفسیر کے تمام بنیادی اصول پر نہایت معتبر و مفید بحث کی گئی ہے

تالیف

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

مترجم

مولوی رشید احمد صاحب انصاری

قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی



شرح المعلقات السبع

تأليف

أبي عبد الله الحسين بن أحمد الزوزني

قدم له وحققه
الدكتور محمد خير أبو الوفا

راجعه وصححه
مصطفى قصاص

ويليها قصيدة البردة لكعب بن زهير
بانت سعاد

قديمي كتب خانه
مقابل آرام باغ - كراچی